₹ 5/-
Vol-12 / Issue No. 4 / February 2020 / Pages 52
ماہنامہ

لوک راجیہ

مراٹھی

بولتا ہوں مراٹھی، سُنتا ہوں مراٹھی، جانتا ہوں مراٹھی، مانتا ہوں مراٹھی

مراٹھی بھاشا

گورو دن (یوم پذیرائی)

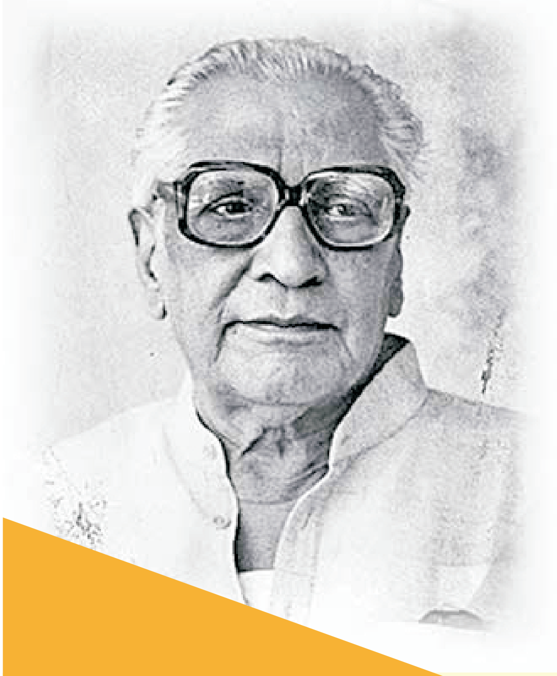

شہری وی وی شرواڈ کر عرف کُسما گرج نے مہاراشٹر کے ادبی ثقافتی شعبہ میں اہم تعاون دیا ہے۔ وی۔ایس کھانڈیکر کے بعد مراٹھی ادب کو گیان پیٹھ ایوارڈ حاصل کرانے والے وہ دوسرے عظیم ادیب۔ ان کی یاد کو خراج عقیدت کے طور پر ان کی 27 فروری کے پیدائشی دن کو مراٹھی بھاشا گورو دن کے طور پر حکومت کی جانب سے منایا جاتا ہے۔

بھروسہ کریں مادری زبان کی قابلیت پر

زبان بند خانہ میں فروغ نہیں پاتی۔آج بھی جو مراٹھی مروّج ہے وہ بھی کئی زبانوں کے الفاظ اور کاروباری اسم،علامتوں کا نذرانہ لے کر پھلی پھولی اور شاداب ہوئی ہے۔کوئی بھی زندہ سماج کی زبان تالاب جیسی لبریز نہیں ہوتی،بلکہ زمانہ کے لحاظ سے حاصل ہونے والے نئے علم، خیالات،احساسات کے جھرنوں کو اخذ کر کے آگے بہنے والی ندی کی طرح بہتی رہتی ہے۔دیگر ترقی پذیر زبانوں سے رابطہ رکھ کر ہی وہ فروغ پا سکتی ہے۔ثقافت کے رسم و رواج میں ڈھلی اور اسی وجہ سے ترقی سے باز رہنے والی زبانیں مردہ کالم یا خانہ میں کیسے جمع ہوتی ہیں،یہ تاریخ نے بتایا ہے۔یہ احساس مراٹھی نے اپنے پندرھویں صدی کے سفر میں برقرار رکھا ہے اور اسی لئے نئے دور کے چیلنج کا سامنا کرنے کی طاقت کے متعلق مشکوک رہنے والے ہم اس کی اولاد لیکن کمزور ہیں۔ہمارا بیر کسی بھی زبان سے نہیں۔اور ماوشی (خالہ) کی محبت سے ہمیں پالنے ولی انگریزی سے تو بالکل نہیں۔ماوشی بائی (خالہ) نے اب ہماری ماں کے گھر کا قبضہ دوبارہ ماں کو دیں اتنی ہی ہماری مانگ ہے۔لہٰذا ہمارے سوال سوال ہے وہ انگریزی کے بائیکاٹ کا نہیں،بلکہ مراٹھی کی حفاظت کا اور فروغ کا۔

زبان (بھاشا) یعنی الفاظ کا ذخیرہ نہیں۔سماج کے نظریاتی،حساس متحمل دور سے آگے لے جانے والی اور نتیجتاً سماج کی بدلتی زندگی کو سالمیت،قد و قامت اور مفہوم دینے والی زبان ایک عظیم طاقت ہوتی ہے۔دھاگے میں پروئے گئے موتیوں کی طرح سماج زندگی کے مکمل وضع،انداز اور ترقی کی تحریک اسی میں پروئی ہوئی ہوتی ہے۔لہٰذا مراٹھی پر خطرہ اس کے ڈکشنری (لُغت) اور ادب پر خطرہ نہیں بلکہ مہاراشٹر کی شناخت پر،مراٹھی شناخت پر اور یہاں کے لوگوں کے مستقبل کو بھی خطرہ ہے۔سماج کی ترقی اور انقلاب خود کی زبان کے کناروں پر بوئی جا سکتی ہے۔ ایسا انقلاب کے بانیوں نے کہا ہے۔سنسکرت کیا دیوتا کی دین ہے! پراکرت بھاشا کے راستے ہم تک آئی ہے۔کیا چوری سے ہے کیا؟ ایسا سلگتا سوال سنت ایکناتھ نے پوچھا تھا۔آج وہی سوال انگریزی کے تعلق سے پوچھا جا سکتا ہے۔کئی معروف سائنسدانوں نے اور ڈاکٹروں نے ضرور وہاں کی انگریزی ٹرمینولاجی ٹرم (Terminology Term) قبول کر کے سبھی مضامین،تمام سطح پر مادری زبان میں سیکھنا مفید ہوتا ہے۔ایسا بار بار کہا گیا ہے،لہٰذا خود کی زبان کی حفاظت کا مسئلہ منترالیہ کا یا کسی سرکاری محکمہ کا نہیں بلکہ وہ تمام سماج کا مسئلہ ہے یہ دھیان میں رکھتے ہوئے حکومت نے اگر سبھی کا تعاون حاصل کیا تو اس خطرہ کو شکست دینا مشکل ہے۔ایسا مجھے محسوس نہیں ہوتا۔دنیا میں سبھی معیاری زبانوں نے جو حاصل کیا ہے وہ مراٹھی بھی حاصل کر سکتی ہے۔صرف آپ کا یقین،بھروسہ ہونا چاہئے۔امرت سے ہی شرط جیتنے والی ہے اپنی مادری زبان کی قابلیت پر۔

(12-13 اگست 1989 کو ممبئی میں منعقدہ عالمی مراٹھی پریشد میں کوی کُسما گرج عرف وی۔وی شرواڈکر کی صدارتی تقریر سے)

اندرون

مراٹھی کا فروغ مراٹھی کی عظمت صفحہ 14

زبانوں کے لحاظ سے صوبوں کی تشکیل کے تحت یکم مئی 1960 کو ریاست مہاراشٹر کی تشکیل کے وقت سے آزاد ریاست کا انتظامیائی کام کاج مراٹھی زبان میں کرنے کے لئے مہاراشٹر راج بھاشا ایکٹ 1964 کے تحت مراٹھی بھاشا یہ راج بھاشا کے طور پر عمل میں آئی۔

میرا مہاراشٹر، آپ کا کاروبار سب کی خوشحالی صفحہ 17

ریاست کی ترقی میں روزگار دستیابی کو سب سے زیادہ ترجیح وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے نے دی ہے۔ ریاست کو ترقی کی راہ پر اگر لے جانا ہے تو سبھی شعبوں میں ترقی ہونا ضروری ہے۔ اس کے لئے ریاست میں سبھی طبقات کو ساتھ لے کر چلنے کا ذریعہ وزیر اعلیٰ نے قبول کیا ہے۔ زراعت، صنعت اور تعلیم جیسے شعبوں کی ترقی یہ ایک دوسرے کے رابطہ سے ممکن ہے۔ اس پر ان کی توجہ ہے۔

شفاف ماحول، خوشگوار سیاحت صفحہ 23

ریاست کی ترقی میں سیاحت اہم کردار نبھا سکتی

ہے۔ ماحولیات میں شفافیت، سیاحتی کاروبار میں اضافہ کے لئے کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہم سب ماحولیات کی صفائی کے لئے اپنے پن کے ساتھ کوشش کریں۔ ایسا کہتے ہیں سیاحت اور ماحولیات کے وزیر شری آدتیہ ٹھاکرے

ہم کریں گے ہی...... 28

وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے نے مراٹھواڑہ کے دورے کے دوران کئی موضوعات کے تعلق سے پالیسی ساز فیصلے کئے۔

زبان میں قابل احترام معروف/مراٹھی زبان 5
عظیم مراٹھی، یہ لیجیے ثبوت 6
مراٹھی دل و دماغ کی...... 10
مہاجال میں مراٹھی 13
مراٹھی کا فروغ مراٹھی کی عظمت 14
مراٹھی مہاراشٹر آپ کا کاروبار سب کی خوشحالی 17
آپ کی کرسی آپ کا اعزاز 20
شفاف ماحول خوشگوار سیاحت 23
مہاراشٹر کو تم پر ناز ہے 27
ہم کریں گے ہی............ 28
ایک جھلک 31
کابینہ میں طے ہوا...... 35
آبی قلت ختم ہوئی 39
چھوٹا دیش، اونچی اُڑان 41
قلعوں کا راجہ: راج گڈ 44
ذمہ داری اور ابھیئے یوجنا 46
مہاراشٹر اسٹیٹ اُردو ساہتیہ اکاڈمی کا کل ہند مشاعرہ 47
کابینہ 49

میری مراٹھی مٹی کا

میری مراٹھی مٹی کا
لگائیں تلک پیشانی پر
کہ اس کے ساتھ پیدا ہوئے
پہاڑوں......دروں کے پتھر
اس کے دامن میں جنم لئے

کالے مضبوط ہاتھ
جس کے مضبوط حوصلوں نے
دی ملک الموت کو مات
کبھی نہ پھیلائیں ہاتھ
نہ مانگیں کبھی دان
سنہری تختوں کے سامنے
کبھی نہ جھکائیں اپنی مان
اس کے آسمانوں میں
گونجتا آزادی کا نعرہ ہے
اس کے بچوں کے بانہوں میں
مساوات کا دیکھو پھوارا ہے
میری مراٹھی مٹی کا
لگائیں تلک پیشانی پر
کے اس کے ساتھ پیدا ہوئے
مادروطن کے کنکر پھر پر

(کسما گرج)

جلد نمبر:۱۱ رشمارہ نمبر:4رفروری ۲۰۲۰ء

محکمۂ اطلاعات ورابطہ
عامہ حکومت مہاراشٹر

لوک راجیہ

چیف ایڈیٹر
دلیپ پانڈھرپٹے
مینجنگ ایڈیٹر
اجئے امبیکر
سریش واندیلے
ایڈیٹر
انیل آلورکر
ادارتی بورڈ
پروین کلکرنی
گجانن پاٹل
راجہ رام دیوکر
اظہر خان
محمد اسلم پرویز
مشاورتی بورڈ
شاہد لطیف
سرفراز آرزو
سعید حمید
شکیل رشید
ترتیب وتزئین وڈی ٹی پی
فاروق سید (گل بوٹے)
تقسیم کار
منگیش ورکڈ
طباعت
ٹیکوون لمیٹیڈ ممبئی

خط وکتابت
اکاؤنٹ آفیسر، ڈائریکٹوریٹ آف انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز
نیوایڈمنسٹریٹیو بلڈنگ، 17رمنترالیہ ممبئی۔۳۲، پرروانہ کریں۔
Tel. No. 022 - 22616976 / 22617827
email:urdulokrajya@gmail.com

سالانہ خریداری بذریعہ منی آرڈر/ ڈیمانڈ ڈرافٹ/ چیک اکاؤنٹ آفیسر، ڈائریکٹوریٹ آف انفارمیشن اینڈ پبلک ریلیشنز نیوایڈمنسٹریٹیو بلڈنگ، 17 رمنزلہ، منترالیہ ممبئی۔۳۲، پرروانہ کریں۔ لوک راجیہ کے سالانہ خریداری کی تجدید کاری کے لئے رقم بھیجتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور تحریر فرمائیں۔ قیمت فی شمارہ: ۵/ روپیہ، سالانہ خریداری: ۵۰/روپیہ۔

شری انیل آلورکر ڈپٹی ڈائریکٹر انفارمیشن و پبلک ریلیشنز نے ٹیکوون لمیٹیڈ میں چھپوا کر منترالیہ ممبئی۔۳۲ سے شائع کیا۔

اس شمارے میں شائع شدہ مشمولات سے ایڈیٹر اور حکومت مہاراشٹر کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

تقسیم کاری وشکایت کی سماعت
022-22021530
Email : lokvitaran.dgipr@maharashtra.gov.in
ای لوک راجیہ: http://dgipr.maharashtra.gov.in

زبانوں میں قابلِ احترام معروف/مراٹھی زبان

"ہمارے من میں رہتی مراٹھی
ہمارے رنگ رنگ میں رنگتی مراٹھی
ہمارے گوشہ گوشہ میں پائی جاتی مراٹھی
ہماری نس نس میں ناچتی مراٹھی!"

کووی وریہ (شاعر) سُریش بھٹ کی نظم کے یہ مصرعے ہماری مراٹھی زبان کی عظمت کو بیان کرتے ہیں۔ مراٹھی ہماری سانس ہے اور ہماری شان ہے۔ آپ کو۔ ہمیں۔ مراٹھی بولنی آتی ہے، سننے آتی ہے یہ بڑی خوش نصیبی ہے۔ گیانیشور نے مراٹھی کو امرت سے تشبیہ دی ہے۔ امرت جیسی یا اس سے بھی زیادہ شیریں آپ کی۔ ہماری مراٹھی۔ یہ ستاروں میں بارہ راشی| سات دنوں میں روی۔ ششی| ان روشن زبانوں میں چمکدار! بولی مراٹھی|| ایسی عظیم ہے۔

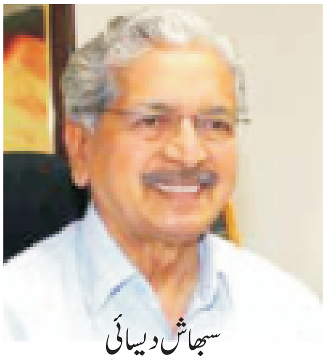

سبھاش دیسائی
(وزیر برائے کھدان مراٹھی بھاشا)

اس عظمت کو فادر اسٹیفن نے مذکورہ بالا مصرعوں سے ظاہر کیا ہے۔

مراٹھی زبان کی دو ہزار سے زائد عرصہ کی شاندار تاریخ ہے۔ جس کے مختلف ثبوت بھی ملے ہیں۔ یہ ثبوت ہماری مراٹھی کو عظیم زبان کا رتبہ حاصل کرانے کے لائق ہیں۔ مراٹھی زبان کو ایک عظیم زبان کا درجہ حاصل ہو، اس کے لئے ہماری کوششوں کو جلد ہی ثمر حاصل ہوگا۔ اس کا مجھے یقین ہے اور اعتماد بھی۔ شاندار رائے گڈھ پر لہراتا جھنڈا اور دلی کے تخت کو لرزاں دینے والی مراٹھی زبان کی شان اور جو ہر چھترپتی شیواجی مہاراج کی بھوانی تلوار جیسی روشن اور جوہر چمکدار ہے۔ لہٰذا ہماری سرکار برسراقتدار آتے ہی سب سے پہلے وزیراعلیٰ شری اُدھو ٹھاکرے نے ملک کے وزیراعظم کو خصوصی لیٹر لکھ کر مراٹھی زبان کو عظمت کا تاج پہنانے میں دیر نا کریں ایسی اپیل اور درخواست کی ہے۔

ہمارے دل و دماغ میں مراٹھی پائی جاتی ہے۔ مراٹھی کی شان و شوکت میں اضافہ کے لئے ہم اولین ترجیح دیں گے۔ اب آئندہ منترالیہ میں تمام فائلوں پر ریمارک مراٹھی میں ہی لکھے جائیں ایسا ضابطہ ہم نے بنا دیا ہے۔ اگر ایسے ریمارک مراٹھی میں نہیں آئیں گے تو فائلیں واپس کردی جائے گی۔ کسی بھی طرح کا دباؤ ہم مراٹھی کے تعلق سے قبول نہیں کریں گے۔

مراٹھی زبان کے فروغ کے لئے مراٹھی بھاشا محکمہ کو مزید فعال بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس کے لئے مراٹھی کے سینئر۔ عظیم، ادباء، مطالعہ کاروں کا تعاون ہم حاصل کریں گے۔ حال ہی میں ہم نے سینئر ادیب پدم شری مدھومنگیش کرنک اور دیگر معزز اشخاص کو خصوصی بات چیت کے لئے بلوایا تھا۔ مراٹھی دھارا اور بھی بیدار ہونے کے لئے مراٹھی پر عقیدہ رکھنے والے سبھی کے اہم مشوروں پر ہم غور کریں گے۔ مراٹھی کو اور بھی روشن کرنے کے لئے جامع پروگرام تیار کیا جائے گا۔

مراٹھی بھاشا محکمہ کی معرفت روبہ عمل ڈائرکٹوریٹ آف لنگوئیجیز، ساہتیہ اور سنسکرتی منڈل، راجیہ مراٹھی وکاس سنستھا اور وشوکوش منڈل کی معرفت آئندہ مختلف نئے پروجیکٹ روبہ عمل لائیں جائیں گے۔

ادبی تخلیق، لنگویج ریسرچ اور مراٹھی بھاشا کی جدید تکنیکی مہارت اور علم سے ربط رکھنے کی ہماری کوشش ہوگی۔ کتاب کا گاؤں تا رنگ ویکھری (پُستکا چے گاؤں تے رنگ ویکھری) ناٹیہ اوشکار) جیسے مراٹھی زبان کو حوصلہ دینے کے لئے شروع کئے گئے پروجیکٹ کی تیزی میں اضافہ کیا جائے گا اس کے علاوہ ملک کے سبھی مراٹھی بھائیوں کو اسمیں شامل کرنے کیلئے اس میں ربط بھی پیدا کیا جائے گا۔ مراٹھی بھاشا بھون کا پروجیکٹ علیحدہ علیحدہ وجوہات کی بنا پر زیر التواء تھا۔ اب اس پروجیکٹ کو ہم تیزی عطا کریں گے۔ جلد ہی شاندار بھاشا بھون ممبئی میں تعمیر ہوگا۔ اس بات کا میں یقین دلاتا ہوں۔

ہماری نس نس میں ناچنے والی مراٹھی کی شریمنتی (خوشحالی) اس کی مختلف بولیوں میں ہے۔ اس بولی کو اہم دھارے میں شامل کرکے مراٹھی کے دائرہ کو اور وسیع کرنے کا ہم نے فیصلہ کیا ہے۔ مراٹھی صرف ادب تک محدود نہ رہتے ہوئے وہ گیان بھاشا، جدید تکنیکی بھاشا، اسکل ڈیولپمنٹ کی بھی بھاشا (زبان) بنے، اس کے لئے ہم خصوصی کوشش کریں گے دسویں تک سبھی اسکولوں میں مراٹھی کو لازمی کرنے کا ہمارا ارادہ ہے مہاراشٹر میں رہنے والے ہر شخص کو مراٹھی زبان آنی چاہئے۔ انھیں مراٹھی میں ہی کاروبار کرنا چاہئے۔ مراٹھی کا دل بہت وسیع ہے۔ وہ کسی زبان کو دور نہیں ہونے دیں۔ اپنی شفافیت اور پاکیزگی کو برقرار رکھتے ہوئے مراٹھی نے دیگر زبانوں کے الفاظ کو اپنی ممتا کی آغوش میں شامل کرلیا ہے۔ سبھی کی شمولیت مراٹھی کی خصوصیت ہے۔ یہ بات دیگر لسانیوں کو دھیان میں رکھنی چاہئے اور مراٹھی کو اپنا بنانا چاہئے۔ ہماری مراٹھی یہ سبھی کو خوشیاں دینے والی، مسحور کرنے والی ہے۔ گروٹھا کور (شاعر) کہتے ہیں اس طرح اپنی مراٹھی۔

نرم کبھی ، تیز کبھی
پیٹھن سُبک (نفیس) نووار کبھی
کبھی کستوری کی معطر دیوی
وہ سات سُروں کا سُر کبھی

ایسی ہے۔ اس کی عظمت میں اضافہ کی، اس کی عزت برقرار رکھنے کی ذمہ داری مہاراشٹر کے ہر ایک شخص کی ہے۔ آنے والے دور میں یہ ذمہ داری ہم سبھی کو ایک ساتھ نبھانی ہے اور مراٹھی کا جھنڈا اور بھی بلند کرنا ہے۔ مراٹھی بھاشا گورو دن کے موقعہ پر مہاراشٹر کے سبھی شہریوں کو ہماری نیک خواہشات اور جس کوی شریشٹھ (بزرگ شاعر) کُسما گرج کے جنم دن کے موقعہ پر یہ دن منایا جاتا ہے۔ انھیں تہہ دل سے خراج عقیدت۔ اس دن کے موقعہ پر اس شمارہ میں مراٹھی بھاشا کے تعلق سے کچھ مضامین شائع کئے جارہے ہیں۔ جو آپ کو پسند آئیں گے۔ ایسی توقع ہے۔

نیک خواہشات کے ساتھ............

سبھاش دیسائی (مہمان ایڈیٹر)

بزرگ محقق شری وی کیتکر، راجہ رام شاستری بھاگوت، وی کے راج واڈے، اِراوتی کروے، کے. پی کلکرنی، دتّو وامن پوتدار، وی ایل بھاوے، آر بی جوشی وغیرہ کی تحقیق کے تحت مہاراشٹری (مراٹھی) بھاشا یہ کم سے کم ڈھائی ہزار سال پرانی ہے، ایسا صاف دکھائی دیتا ہے۔ مہاراشٹری، مراٹھی زبان کا یہ ڈھائی ہزار سال کا سفر مکمل طور سے عیاں ہوا یعنی مراٹھی بھاشا یہ عظیم بھاشا (زبان) ہونے کا غیر متنازعہ طور سے ثابت ہوتا ہے۔

عظیم مراٹھی، یہ لیجیے ثبوت

ہری نرکے

مراٹھی بھاشا ایڈوائزری کمیٹی کی پہلی میٹنگ میں اس وقت کے وزیر اعلیٰ نے مراٹھی بھاشا (زبان) کو اعلیٰ زبان کا درجہ حاصل ہونے کے لیے حکومت کوشش کرے گی، ایسا اعلان کیا۔ اس تعلق سے بات چیت میں اس کے متعلق درج ذیل جانچ کی جانب توجہ مبذول کرائی گئی تھی۔ (High antiquity of its early texts/ recorded history over a period of 1500-2000 years, - body of ancient literature/ texts, which is considered a valuable heritage by generations of speakers. The literary tradition be original and not borrowed from another speech community. The classical language and literature being distinct from modern, there may be a discontinuity between the classical language and its later forms of its offshoots.)

مراٹھی یہ دنیا کی 10 ویں نمبر کی زبان ہے۔ اس کا جنم 2000 سال قبل کا نہ ہونے سے مراٹھی کو اعلیٰ زبان کا درجہ نہ ملنے کا مدعا سامنے آیا۔ مراٹھی زبان کا جنم دراصل کہاں ہوا اس تعلق سے کرشنا جی پانڈورنگ کلکرنی، ڈائریکٹر مراٹھی سنشودھن مندر کی ''مراٹھی بھاشا اُدگم وِکاس'' 1933 میں شائع ہوئی کتاب نہایت اہم سمجھی جاتی ہے۔ اس میں وہ کہتے ہیں، سبھی پراکت بھاشا، اپبھرنش اور سنسکرت زبانوں نے اپنے اپنے طور سے مراٹھی کو جنم دینے میں تعاون دیتی دکھائی دیتی ہے۔ نت نئی پراکت بھاشا بولنے والے نئے نئے سماج، نئے نئے دور میں آریہ ورت سے کئی وجوہات کی وجہ سے مہاراشٹر میں اُترے اور وہیں سکونت پذیر ہوگئے۔ ان کے مرکب بول چال سے ہی مراٹھی بھاشا بنی۔ مہاراشٹر دیش جس طرح گوپ راشٹر، ملّراشٹر، اشمک کُنتل، ودربھ کوکن جیسے چھوٹے چھوٹے دیش خصوصیات سے مل کر بنا اور مہاراشٹر کی لوک بستی (کالونی) جس طرح نئے نئے عوامی طبقات سے مل کر بنی، اُسی طرح مراٹھی بھاشا نئے نئے پراکرت بھاشاؤں کی خاص طور سے مہاراشٹری اور اَپبھرنش کے مرکب سے بنی۔ مہاراشٹر دیش، مراٹھا سماج اور مراٹھی زبان کی تشکیل اوپر دیے گئے طور طریقوں کے ذریعے عیسوی کے بعد 700-600 کے قریب ہوئی۔ (صفحہ-168)

جامع مشاهده :۔ کے پی کلکرنی نے اپنی 496 صفحات کی اس ریسرچ بُک میں اس موضوع کا گہرا جائزہ لیا ہے۔ موضوع کے سبھی پہلوؤں پیش کرنے کے لیے اُنھوں نے اس حوالہ جات میں ماہرین کی 32 اہم حوالہ جاتی کتابوں کا استعمال کیا ہے۔ کلکرنی کی رائے مراٹھی زبان کی عمر 1400-1300 سال کی ثابت ہوتی ہے۔ ایسا ہے تو پھر مراٹھی بھاشا کو اعلیٰ زبان کا درجہ حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس تعلق سے (1) ڈاکٹر شری دھر وینکٹیش کیتکر کی تحریر کردہ ''پراچین مہاراشٹر'' جلد-1 اور 2، (2) ہال ساتواہنا کی ''گاتھاسپت شتی'' ایڈیٹر ایس اے جوگلیکر، (3) گُناڈھیا کی ''برہت کتھا'' اور راجہ رام شاستری بھاگوت، درگا بھاگوت، اِراوتی کروے، وی کے راج واڈے، وی ایل بھاوے، آر بی جوشی کی کتابوں کو جانچ کر کون سی تصویر سامنے آتی ہے، آئیے اس کی تلاش کی کوشش کریں۔

’’کتھا سریت ساگر‘‘ اس مہا گرنتھ کا مراٹھی ترجمہ شری ایچ اے بھاوے نے کیا ہے۔اس کی پانچوں ہی جلدوں میں معروف وِدُشی دُرگا بھاگوت کے پانچ طویل اور تشریحی دیباچے ہیں۔ اس دیباچے میں وہ کہتے ہیں، ’’گُناڈھیا کی برہت کتھا کا موازنہ، رامائن اور مہابھارت سے کیا جاتا ہے۔ قدیم بھارت کے ادب کی ایک خصوصیت ایسی ہے کہ بیشتر کتابیں غائب ہوگئی ہیں اور بے شمار کتابیں صرف جلدوں کی شکل میں پائی جاتی ہیں۔ایسی مذکورہ کتابوں میں گُنیاڈھیا کی برہت کتھا کا شمار ہوتا ہے۔ برہت کتھا کے تعلق سے تذکرہ کئی پرانی کتابوں میں ملتا ہے۔ برہت کتھا کا راست اور براہِ راست تعلق والی کتابیں سنسکرت اور پراکرت میں ہے۔ یہ کتاب شیوا اور ویشنو مت سے نکلی ہیں اور جین مت میں بھی یہ کتاب دستیاب ہے۔ تب مختلف روایتوں کو تسلیم شدہ برہت کتھا ایک قدیم مقبول کتاب تھی اس میں کوئی شبہ نہیں۔

برہت کتھا سے راست تعلق رکھنے والی کتاب دو ہیں۔ وہ دونوں ہی کاشمیر کی ہیں۔ گیارہویں صدی میں دستیاب ہوئی ہیں۔ دونوں کی زبان سنسکرت اور مت شیو ہیں۔ پہلی عالمی شہرت پانے والی کتاب، سوم دیوتا کی ’کتھا سریت ساگر‘ اور دوسری اکشمے دراں کی برہت کتھامنجیری‘ یہ دونوں ہی کتابیں شلوک بدّھ (قطعہ نما) ہیں۔ کتھا سریت ساگر کے ترجمے یوروپین زبان میں دستیاب ہے۔ لیکن برہت کتھامنجیری کے انگریزی میں ایک اور وہ بھی کچھ حصّوں کے ہی ترجمے ہوئے ہیں۔ گیارہویں صدی میں سوم دیوشرما کاشمیر کا راجہ اننت کو حاصل ہوئے۔کوی پنڈت نے اننت راجہ کی رانی سوریہ وتی کے لیے پیشا کی زبان میں اس زمانے میں دستیاب برہت کتھا پر سنسکرت میں کتھا سریت ساگر کی رچنا کی (تشکیل کی)۔ ہم نے یہ کتاب گُنا ڈھیا کی برہت کتھا سے ترتیب دی ہے۔ یہ بات سوم دیو نے کتاب کے شروع میں ہی کہہ کر گُناڈھیا کے اخلاق کو بھی بیان کیا تھا۔ ایسا درگا بھاگوت کہتے ہیں۔

قدیم مہاراشٹر : ڈاکٹر شری وی کیتکر اس کتاب کے بارے میں اپنی ’’پراچین مہاراشٹر‘‘ کتاب میں کہتے ہیں کہ پیشاچی میں اہم کتاب یعنی برہت کتھا ہے۔ وہ کُروجنگ کے بعد تاریخ کی محافظ ہے۔ اس لیے پیش کردہ کتاب میں برہت کتھا سے تاریخ کے خلاصہ کی بخوبی کوشش کیے جانے کا پتہ چلتا ہے۔ تاریخی کتھا (کہانی) کے ذرائع کی تلاش کے تحت کئی سوالات تبصرے کے لیے پیش ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک سوال کیا گیا یعنی برہت کتھا کے دور سے متعلق ہے۔ برہت کتھا آل انڈیا کتھا کا مجموعہ ہونے کی وجہ سے اور اس میں پرتشٹھان کتھا اور دکشناپتھ کتھا، کُنڈین پور کتھا شامل ہونے سے مہاراشٹر کی تاریخ میں اس مجموعہ کا استعمال کرنا حاصل ہوا۔ اس مجموعے کو تیار کرنے میں وررُوچی کا ہاتھ ہونے سے اور لطف کی یہ مہاراشٹر کی زبان کا ابتدائی گرامر (صرف ونحو) ہونے کی وجہ سے وررُوچی سے متعلق مزید بیان دینے کا موقع ملا۔ وررُوچی کی مہاراشٹری بودھ سے قبل کی ہے۔ اور اسکا گرامر پالی یا نصف ماگدھی (اردھ ماگدھی) زبان کے متعارف ہونے سے قبل کا ہے۔ ایسی ہماری رائے ہے۔ اور پیشہ چی زبان کے سربراہ جس زمانہ میں تھے وہ زمانہ وررُوچی کے گرامر سے ظاہر ہوتا ہے۔ وررُوچی کے دور سے قبل کچھ نسلیں پیشاچی یہ ادبی زبان تھی۔ اس دور میں مہاراشٹری بھاشا فروغ پا گئی تھی اور پراکرت زبان میں وہ ہی خاص زبان تھی۔ یہ صاف ہے۔ اس فروغ کا دور یا وررُوچی کے قبل کا دو تین سو سال تک کا تھا ایسا کہنے میں حرج نہیں۔ اس سے ’’پراکرت پرکاشا‘‘ کے نمودار ہونے کے زمانے میں چاروں ہی پراکرت، زبان کا گرامر ہوتا تھا اور مہاراشٹر جیسا لفظ بھی وجود میں تھا۔ یہ مکمل ممکن محسوس ہوتا ہے اور مہاراشٹر کی تاریخ میں ایک زبردست روشن دور کہا گیا یعنی وررُوچی کا اور پانی نی کا دور ہاں اس وررُوچی کی شناخت پانینی کے دور سے دُور نہیں ہونا چاہئے۔ اور وررُوچی اور پانینی یہ دونوں ہی قریب قریب ہم عصر ہونے کی وجہ سے وہ دونوں ہی ایک گرو کے شاگرد تھے یہ خیال پیدا ہوکر اور دانشور طبقہ کے روایتی مجموعے میں داخل ہوکر وہ کتھا پیٹھ لمبک میں شامل ہوگئی ہوگی۔ کتھا پیٹھ لمبک رچنا کا دور موریہ حکومت کے آغاز کا ہوگا، ایسی ہماری رائے ہے۔ (ص:12-11)

وہ آگے کہتے ہیں کہ مہاراشٹر لفظ اور بھاشا وِرورچی کے زمانے کا تھا اور ورورچی کے زمانے میں یہ زبان فروغ پا چکی تھی۔ وررُوچی کا دور قبل مسیح 800 سے 600 تک، تسلیم کیا گیا تو مہاراشٹر کی آزاد زبان پہلے دو تین سو سال تو ڈیولپ ہونی چاہیے یعنی ق.م. کے پہلے ہزار سالوں سے قبل ہی یعنی ق.م. کے

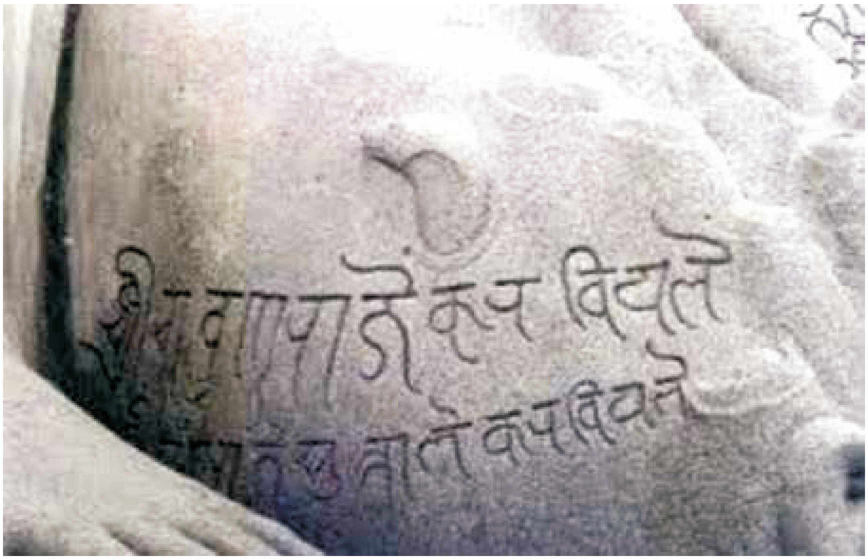

شرون بیڑ گوڑ میں گومٹیشور کی مورتی کے نیچے مراٹھی میں کنندہ کتبہ۔ ’’شری چامنڈ ارائے کروِیلے گنگارائے سُتّالے کرویلے‘ قدیم بھارت میں سب سے پرانی مراٹھی کے کتبے کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔

دوسرے ہزار سالوں میں مہاراشٹر کا ابتدائی ترقی کا دور تھا اور اس زبان کے نام کی وجہ بنے جو مہا اور رٹھ کا ایک راشٹری کرن (نیشنالائزیشن) جو قبل مسیح کے دوسرے ہزار سال کے دوران ہوا ہوگا ایسا دکھائی دیتا ہے۔ اشمک راجہ کُرو جنگ میں الجھ گیا اور کُرو جنگ سے اشمک کی ثابت قدمی کا ثبوت ملتا ہے اور مہا اور رٹھ کی نیشنلائزیشن اور اشمک راجہ کی ثابت قدمی کے ساتھ ہی کوشش ضروری تھی۔ اشمک راجیہ شروع ہونے سے قبل ہی ملک میں رٹھا کا پرسار (تشہیر) ہوکر مہاراشٹر بنا ہوگا اور ان کی متحدہ عوام میں اشمک راج کُل پیدا ہوا ہوگا۔ ایسی ہی تاریخ ہوگی یہ دکھائی دیتا ہے۔ (ص:13)

ہالاں کی سپت شتی : ۔ ڈاکٹر کیتکر ہالاں کی سپت شتی کے تعلق سے کہتے ہیں، مہاراشٹر میں بے حد قدیم ادب یعنی، ہالاں کی سپت شتی ہے۔ اس سے یہ دکھائی دیتا ہے کہ اس وقت سربراہ جانپد ہلیک تھے۔ گودا کنارہ اور وندھیہ پہاڑ یہ دونوں ہی علاقے ادب میں داخل ہو رہے تھے۔ زبان کا نام پراکرت ہی زیادہ عزیز تھا۔ (ص:29) کیتکر کا اندازہ ہے کہ ساتواہن کے دور میں اپبھرنش زبان وجود میں آئی ہوگی۔ کیونکہ ساتواہن کے دور میں اپبھرنش کا وجود تھا ایسی گواہی برہت کتھا دیتی ہے۔

راجہ رام شاستری بھاگوت کے منتخبہ ادب، درگا بھاگوت نے مرتب کیا ہے۔ ان کی پہلی جلد مرہاٹھیا کے تعلق سے چار کلمات اس موضوع پر اہم روشنی ڈالتی ہے۔ راجہ رام شاستری بھاگوت کہتے ہیں ''مہاراشٹر کا لفظ بہت پرانا ہے۔ نند کی حکومت مگدھ ملک پر تھی یعنی شالی واہن شک سے قبل تقریباً سوا چار سو سال ورروچی کے نام کا ایک دانشور ہوا۔ انھوں نے ''پراکرت پرکاش'' نامی پراکرت زبان کا یعنی سنسکرت ڈراموں میں بال بھاشا کے قواعد، صرف ونحو تیار کیا ہے۔ اس گرامر کا آخری ذریعہ ''شیش مہاراشٹری وت ہے۔ اشوک نے مہاراشٹر دیش میں دھرم اُپدیش کرنے کے لیے کچھ بودھ بھکشوں کو روانہ کیا۔ ایسی بودھ لوگوں کی روایت ہے۔ نند کے بعد چندر گپت نے حکومت کی۔ چندر گپت کے بعد ان کا لڑکا بندوسار تخت نشین ہوا اور بندوسار کے بعد ان کا لڑکا پریہ درشنی یا اشوک کو تخت ملا۔ تب بہتّر بائیس سو سال کا ''مرہٹھ'' یا مہاراشٹر لفظ ہے۔ ایسا کہنے میں حرج نہیں۔ (ص8-7) وہ آگے کہتے ہیں، باقی سبھی مرہاٹھی زبان کی طرح شورسینی بھاشا کے قوانین ہیں۔ ایسا سمجھیے۔ ان ذرائع کا مطلب جیسے ہم بال بھاشا کہتے ہیں اس میں قبل کے دور کی شورسینی بھی تھی۔ شورسینا یعنی متھورا منڈل صوبہ کی جو قبل کی زبان ہے وہ شورسینی۔ اعلیٰ ذات کی اور (کولین) عورتیں جو زبان پرانے زمانہ میں ڈراموں میں بولتی تھی وہ یہی ''شورسینی'' ناٹک کہا گیا تو یعنی عوامی حالات کی ہو بہو تصویر، جی ہاں تب سنسکرت میں ڈرامے جس وقت ہونے لگے اُس وقت اعلیٰ ذات کی عورتوں کی زبان ''شورسینی'' تھی۔ اس تعلق سے کوئی شبہ نہیں۔ اِس ''شورسینی'' زبان کی ایک فطرت جیسے سنسکرت ویسی ہی دوسری مزاج کی مہاراشٹری عرف قدیم ترین مرہاٹھی۔ ایسا کاتیاین کہتا ہے۔ شورسینی سے ماگدھی اور پیشاچی نام کی بولی بھاشا متعارف ہوئیں۔ مگدھ یعنی گیا اور پاٹنا کے آس پاس کا علاقہ

نیواس میں واقع کھامب (ستون) اس مقام پر گیا نیشور نے گیانیشوری تحریر کی)

اس ملک کی قبل کی جو زبان وہ مگدھی۔ پنجاب وغیرہ صوبوں میں رہنے والے لوگوں کے ''پشاچ'' یہ پرانا نام دکھائی دیتا ہے۔ بال ہِک یعنی بلک، بخارا اور سمرقند وغیرہ مقامات کے لوگ سبھی پشاچا کی اولاد ایسا کرن پرواٹ میں لکھا ہوا ہے۔ ان لوگوں کی پہلے کی زبان ''پیشاچی''۔ شورسینی سے مگدھی اور پیشاچی نمودار ہوئی اور شورسینی کی فطرت جیسے سنسکرت ویسے ہی مرہاٹھی ایسا کاتیاین کہتے ہیں اور پھر سبھی بال بھاشا کی جڑ قدیم مراٹھی ایسا کہا گیا تو کوئی حرج نہیں۔ ''گاتھا نچی بھاشا مہاراشٹری'' ایسا جمالیات پرست کہتے ہیں۔ گاتھا شبد والے 'گئے' دھات سے گاتھا شبد نے ہمیشہ آریہ یا گیتی سنسکرت میں سمجھی جاتی ہے ان جمالیات پرست گانے کی زبان عہد قدیم کی مہاراشٹرین ہی تھی یہ کہا جاسکتا ہے۔ تب سبھی بولی بھاشا کی فطرت اور لوک گیت پرانے دور کے جس زبان میں ویسی ہی ایک قدیم مرہاٹھی بھاشا ہے۔ شورسینی کی فطرت سنسکرت یہ کاتیانا نے یہ بات پہلے ہی کہہ دی تھی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہے قدیم زبانوں میں مرہاٹھی انتہائی قدیم زبان ہے۔ مہاراشٹری سے نکلی شورسینی اور شورسینی سے نکلی مگدھی اور پیشاچی یہ دونوں زبانیں۔ تب مگدھی اور پیشاچی قدیم زبانیں مرہاٹھی کے ہی تانے دار تھیں شورسینی کی حقیقی ماں کہا گیا تو نہیں تو یعنی وہ اکیلی مراٹھی زبان ہے۔ (ص: 12-13)

اہم ثبوت : قدیم مراٹھی میں (1) گاتھا سپت شتی (2) پرورسینا کے سیتو کاویہ (3) گوڈودھ (4) راج شیکھر کی کرپُرمنجری، جیسی کتابیں اور گناڈھیا کی پیشاچی بھاشا میں برہت کتھا کتاب یہ بہت اہم ثبوت ہے۔ نند کے وقت کے شالیواہن کا گناڈھیے یہ اہم تھا۔ اس کتاب کی فی الوقت سنسکرت میں دو شلوک کی طرز پر ترجمے موجود ہیں۔ شری لنکا میں مہاونش پالی زبان میں سینہلی رسم الخط میں کتاب میں اشوک نے بودھ بھکشوؤں کی مہاراشٹر میں روانہ کرنے کا تذکرہ ہے۔ بھوبھوتی کے بعد دو سال راج شیکھر ہوا۔ وہ مہندر پال راجہ کے پاس پناہ گزیں تھا۔ وہ خود کو چُوڑامنی کے طور پر سمجھتا ہوگا۔

اِراوتی کروے اپنی ''مراٹھی لوکانچی سنسکرتی'' کتاب میں کہتے ہیں، مغربی جانب شک اور مہاراشٹر میں شاتواہن آنے سے پہلے مہاراشٹر کی زمین میں سنسکرت یا سنسکرتو دبھاؤ بھاشا مضبوط ہوئی تھی اور اسی لئے باہر سے آئے راجاؤں نے دراوڑ بھاشا نہ قبول کرتے ہوئے مہاراشٹری (سنسکرت پراکرت اوتار) اپنائی (صفحہ 203) وہ آگے کہتے ہیں، سبھی بھارت کی سنسکرتی جن نظموں میں تکمیل پائی وہ ویدر بھی طور طریقے کی تھی، یعنی ودربھ کی سنسکرت روایت میں مقام دھیان میں آتا ہے۔ جیسی اپرانت اُسی طرح

ودربھ یہ اب قدیم آریہ (سنسکرت بولنے والوں کی) کالونی تھی۔ دونوں ہی کالونیوں میں ونیا کا علاقہ ہوگیا۔ سنسکرت ڈراوڑ سے نبرد آزمانہ ہونے سے نہیں۔ پہلے مشہور ویدربھی کا نام لویا مدرا ہے۔ یہ نام آریہ نہیں۔ وہ لوپامنڈا کا اور روپ نہیں نا؟ منڈ لوگوں کی راج کنیا لوپا ایسا اس کا مطلب ہوا۔ منڈا کا ناگا سے تعلق تھا۔ اس کا بودھ ادب میں ثبوت ملتا ہے۔ کوسلا کا راجہ پسینڈی کے من میں گوتم بودھ کے گھرانہ میں شادی کرکے بودھ کے رشتہ بنے ایسا تھا۔ واس بھکتیا کی شادی سے جنم لئے وِدوڈبھ نے سبھی شاکیہ نسل کو ناس کیا۔ یہ کتھا پالی ادب میں کہی گئی ہے۔ ق۔م 500 سے 600 سال کی وہ کتھا ہے۔ یعنی اس وقت ناگ اور منڈ ایک ہو گی ایسا دکھائی دیتا ہے۔ (صفحہ 213 اور 14) اِراوتی کروے نے آگے اس تعلق سے

مزید معلومات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ مہاراشٹر کے راجہ شاتواہن نے پرتشٹھان عرف پیٹھن میں حکومت کی۔ پراکرات بھاشا کو حوصلہ دیا اور متبادل کے طور پر مراٹھی کے جنم کو مدد کی۔ مہاراشٹر کے بیشتر سبھی سنت کوی کا جنم وسطی مہاراشٹر میں ہوا اور فی الحال کی مراٹھی کی نوعیت انھوں نے طے کی۔ اس علاقے کا پرانا نام اشمک ہے۔ اشمک کے سب میں مشہور راجہ کے طور پر پرتشٹھان کے شاتواہن کے پہلے پرتشٹھان میں نرسینہہ نام کا راجہ تھا۔ ایسا تذکرہ سوم سوامی کی کتھا سریت ساگر میں پایا گیا۔ اس کتھا کے تعلق سے آنجہانی شری وی

کیتکر نے قدیم مہاراشٹر کی تاریخ میں تحریر کیا ہے۔ شاتواہنوں کو سنسکرت معلوم نہیں تھی۔ انھوں نے پراکرتی کو پناہ دی۔ مہاراٹھی نام کے مانڈلک راجہ سے شادی کے تعلقات کو جوڑا ایسی روایت اور کتبے کی تحریر سے دکھائی دیتا ہے۔ شاتواہن، چالوکیہ، راشٹرکوٹ اور یادو گھرانوں نے مہاراشٹر پر یکے بعد دیگر حکومت کی۔ مہاراشٹر میں بودھ گپھائیں شاتواہن اور واکاٹک اور چالوکیہ کی کارکردگی میں ہے۔ اس میں سبھی تحریر پراکرتی میں ہے۔

لیلاوتی اپبھرنش بھاشا میں تحریر کی گئی نظموں میں مشہور بودھ پنڈت ناگارجن یہ پالا کا دوست اور ہتوپدیشک تھا ایسے کہا گیا ہے۔ اس تعلق سے رٹھ اور مہارٹھ کے نام کتبے میں شامل ہیں۔ اس کے اہم کتبے مغربی مہاراشٹر میں ہیں۔ آندھرا اور کرناٹک اس طرح دوسنسکرت والی راشٹر سے برابری کرکے مراٹھی نے اپنی

جنوبی سرحد کو پختہ کیا۔ اتنا ہی نہیں مراٹھی بھاشا کرناٹک کے منبع تک پہنچی۔ اس کے کئی سنسکرت وجوہات ہیں۔

چالوکیہ اور راشٹرکوٹ دونوں ہی جینانویائی (جین مقلدین) تھے اور ان کی سربراہی میں بہت ساری اہم جین کتابیں مہاراشٹر میں لکھی گئیں۔ کرناٹک کے منبع میں مہاراشٹری بھاشا میں کتاب کے کام حکومت کے تعاون سے ہو رہے تھے ایسے واضح طور پر دکھائی دیتا ہے۔ مراٹھی ادب کی پختگی، اصولوں کے بیچ، اس پراکرت ادب میں ہے۔ برہت کتھا کا دنیا کے کتھا ادب میں چارہ نہیں۔ ہالا کی سپت شتی میں نظمیں عوامی ادب (لوک واڈمئے) ہے۔ کوئی بھی راجہ کے راج کوی کے ذریعہ تحریر کی گئی یہ نظمیں نہیں بلکہ مہاراشٹر میں مروج مقبول نظموں کا مجموعہ ہے۔ اس میں حکومت کے دربار کی تصویر کشی نہیں گاؤں گاڈیا کے، پاٹلوں کے، یعنی مہاراشٹر کی موجودہ دیہی زندگی کی تصویر دیکھنے کو ملتی ہے۔ لیلاوتی یہ کتھا ہال راجہ کی ہے۔ یہ کوی (شاعر) اپنی زبان کو مرہٹھ دیسی زبان ایسا نام دیتا ہے

درگا بھاگونت نے راجہ رام شاستری بھاگونت کی تحقیق کا لب لباب (خلاصہ) کو بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ پرانی مہاراشٹری سنسکرت کی بہ نسبت پرانی اور صحیح زندہ بھاشا (زبان ہے۔ یہ انھوں نے بتلایا ہے۔)

معروف بزرگ محقق شری وی کیتکر، راجہ رام شاستری بھاگونت، وی کے راج واڈے، اِراوتی کروے، کے پی کلکرنی، دتووامن پوتدار، وی ایل بھاوے، آر۔ بی۔ جوشی وغیرہ کے مذکورہ تحقیق کے تحت مہاراشٹری (مراٹھی) بھاشا (زبان)، کم سے کم ڈھائی ہزار سال پرانی ہے جو صاف طور سے دکھائی دیتا ہے۔ مہاراشٹری، مرہاٹھی بھاشا کا یہ ڈھائی ہزار سال کا سفر مکمل طور سے عیاں ہوا ہے یعنی مراٹھی بھاشا یہ اعلیٰ معیاری بھاشا (زبان) ہونے کا غیر متنازعہ طور پر ثابت ہوتا ہے۔

☆☆

(لوک راجیہ جنوری۔ فروری 2012 سے دوبارہ طباعت)

مراٹھی دل و دماغ کی...

ڈاکٹر وبجناتھ انمولواڈ

آج کے دور میں ''انگریزی جیسی گیان بھاشا (علمی زبان) کو مرکز مان کر خاص طور سے کاروبار کیا جارہا ہے۔ عالمی سطح پر انگریزی بھاشا (زبان) اور اس کے اثرات کتنے وسیع ہیں اس تعلق سے دنیا کے کئی لسانی مطالعہ کاروں نے الگ الگ طریقہ سے تجزیہ کیا ہے۔ ان میں سے ہی ڈاکٹر پرکاش پرب کہتے ہیں۔ ایک جانب ''انگریزی جیسی زبان سامراجی (سامراجیہ وادی) تاریخ، نیز سائنس، ٹیکنالاجی، صنعت جیسے شعبوں میں بین الاقوامی کاروبار کی وجہ سے عالمی رابطہ زبان کے طور پر تیزی سے پیش رفت کر رہی ہے۔ تو دوسری جانب سیکڑوں زبانیں یا بولی بھاشا برائے نام ہونے کی راہ پر ہیں۔ بدلتی اقتصادی پالیسی کی وجہ سے اور زندگی کے سنگھرش کی وجہ سے سماج کی زبان انتخاب کرنے پر اور زبان کے طور طریقوں پر بھی اثر ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ اس سے ایسا پتہ چلتا ہے کہ مادری زبان صرف مادی ترقی کا ذریعہ نہیں۔ اس کے باہر بھی اس کا ایک سماجی، ثقافتی موقف ہوتا ہے۔ سماج کی ایک مخصوص شناخت ہوتی ہے۔ بولی بھاشا کی حقیقت کو ظاہر کرنے والے ایسے کئی نظریات پیش ہو رہے ہیں۔

مجموعی اعتبار سے بھارتیہ بھاشا یا بولی جانے والی بھاشا کے تعلق سے غور کیا جائے تو ڈاکٹر گنیش دیوی کا بھاشا کے تعلق سے کاموں کا ابھی بھی تذکرہ کرنا ہوگا۔ وہ ''بھارتیہ بھاشا چے لوک سرویکشن'' اس کتاب میں کہتے ہیں کہ 1951 کی مردم شماری کے تحت بھارت میں کل 782 زبانیں اور بولی درج کی گئیں۔ لیکن یہ تعداد 1961 میں 1652 تک بڑھی ہوئی تھی۔ اس سے پہلے بھی سرجارج گریئرسن کے ''لنگویسٹیک سروے آف انڈیا'' (1903-1923) نے 19/ویں صدی کی آخری دہائی میں بھارت میں جو معلومات یکجا کی اس کے مطابق بھارت میں اس زمانہ میں 179 زبانیں اور 544 بولی وجود میں تھیں۔ اور 1921 کی مردم شماری کے مطابق تب کے بھارت میں 188/زبانیں اور 490 بولی وجود میں تھیں۔ کسی ملک میں لسانی کاروبار کتنا پیچیدہ ہوتا ہے یہ مذکورہ بالا مثال سے دھیان میں آتا ہے۔ عالمی لسانی ذخائر ضائع ہوئے تو متعلقہ زبان میں ہزاروں سال سے اظہار کی جانے والی عوامی ثقافت ضائع ہوتی۔ کثیر علم ختم ہو جاتا ہے۔

بدلتا زمانہ اور بولی بھاشا: آج کے بدلتے زمانہ میں کئی شعبوں میں جو اہم تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں، ان کی نوعیت کی تبدیلی زبان میں بھی ہو رہی ہے۔ بولی بھاشا (زبان) کے حوالہ سے یہ تبدیلی بہت تیزی سے ہونے کا پتہ چلتا ہے۔ فی الوقت دنیا میں موجود تقریباً چھ ہزار زبانوں میں تین ہزار زبانیں اس رواں صدی کے اواخر تک ختم ہو جائے گی۔ ایسی ہر جگہ چرچا ہے۔ زبان کی آج کی صورتحال پر نظر ڈالی گئی تو اس کی موت کی رفتار ہر دو ہفتوں میں ایک بھاشا، ایسی ہے۔ فی الوقت دنیا میں صرف 100/سے کم لسانی 500/زبانیں ہیں۔ 1500 زبانوں میں صرف 1000 لسانی ہیں اور 3000 زبان ایسی ہیں کہ جن کے بالترتیب صرف

گلوبلائزیشن کی وجہ سے انسانی زندگی میں گرانقدر تبدیلی ہو رہی ہے۔ اس پس منظر میں مراٹھی میں بولی بھاشا کے حوالہ سے غور کیا گیا تو یہ زبانیں روز بروز دشواریوں سے دوچار ہونے کی تصویر دکھاتی دیتی ہے۔ مہاراشٹر میں سیاسی دور کے تحت سماجی زندگی میں زبردست تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ جس کی تاریخ گواہ ہے۔ زمانہ حال میں ہم ''گلوبل کال (دور)'' کا تجربہ حاصل کر رہے ہیں۔ گلوبلائزیشن کے وسیع پروسیس کی وجہ سے اور دُنیا قریب آنے سے سماج، افراد اور زبان کے مابین باہمی تعلقات نے بھی نیا رخ لیا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے۔ قومی اور بین الاقوامی سطح پر کئی بولی بھاشا تیزی سے غائب ہو رہی ہیں۔

10,000 لسانی باقی بچے ہیں۔

بولی بھاشا کے ختم ہونے کی آج کی حقیقت کتنی سنگین ہے یہ مذکورہ بالا مثال سے ہمیں معلوم ہوتا ہے۔ مستقبل میں زبان ضائع ہونے کی تصویر مزید گہری ہونے کے امکانات سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ بدلتے دور میں بولی زبانوں کے وجود کو برقرار رکھنا ہوتو وہ زبان بولنے والے لوگ بیدار ہونے چاہیے۔ زبان کو زندہ رکھنے کے لیے انسان کو زندہ رہنا پڑتا ہے۔ کیونکہ نسلی ثقافت کے مختلف پہلوؤں کا درشن بولی بھاشا کے ذریعہ ہی ہوتا ہے۔ لیکن بولی کا مطالعہ کہاں تک کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ بھی دھیان میں رکھنا چاہیے کہ بولی کی ترقی کا یا ختم ہونے کا متعلقہ لسانی ہی ذمہ دار ہوتا ہے۔ کوئی بھی ترقی یافتہ زبان سماج کے نظرانداز کئے جانے کی وجہ سے پیچھے رہ سکتی ہے۔ اسی طرح نظر انداز بھاشا منصوبہ بندی کی مناسب راہ سے ترقی کی راہ پر ہی شامل کی جاسکتی ہے۔ مثلاً ہبرو، کوکنی وغیرہ مختصراً ایسا کہا جائے گا کہ زبان کی موت کو جیسے اقتصادی، قدرتی آفات وجہ ہوسکتی ہے۔ اسی طرح سماجی اور سائیکالوجی امور بھی ذمہ دار ہوتے ہیں۔ آج دستیاب کئی زبانوں میں سے صرف 87٪ زبانوں میں اخبارات شائع ہوتے ہیں۔ 71٪ زبانوں میں ریڈیو کے پروگرام نشر ہوتے ہیں اور 15٪ زبانوں میں فلم پروڈیوس ہوتی ہیں۔ یہ آج کے بھارت کی لسانی صورت حال ہے۔ اس میں اضافہ ہونا زمانہ کی ضرورت ہے۔

مہاراشٹر میں بولی بھاشا: مہاراشٹر میں جغرافیائی تشکیل کے مطابق بدلتے گئے زبان کے کئی روپ کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً اہیرانی، آگر، کوہڑی، خاندیشی لیوا، سندگڑی، جھاڑی، تاوڈی، پوواری، مالونی، واڈھولی، سامدیوی، اور سنگمیشوری اس کے علاوہ آدی واسی جماعت کی تقریباً 23٪ بولی بھاشا، بھٹکیہ وکت کی 19، اس کے علاوہ، جغرافیائی علاقوں کو واضح کرنے والی ناگپوری، ناگری، کولہاپوری، ساتاری، مراٹھواڑی، چندگڑی، کوکنی، وغیرہ زبانیں ہیں۔

بدلتے زمانہ کے پیش نظر مقامی زبانوں کے پیچیدہ نظریات ان کی ہی زبانوں سے ظاہر کرنے کی صلاحیت دن بدن کم ہوتی جارہی ہے۔ بولی بھاشا میں الفاظ کی شان، روایتی علم، لفظی فن کو پرونا، متواتر مٹھاس، جیسی خصوصیات صرف بولی بھاشا میں ہی پائی جاتی ہے۔ یہ بات پرمان زبان میں کیسی آئے گی؟ بولی بھاشا کی یہ خصوصیت تسلیم کرنے کے باوجود انسان کو علیحدہ علیحدہ وجوہات کی وجہ سے دیگر زبانیں سیکھنی پڑتی ہیں۔ غالباً وہ متعلقہ بھاشا سیکھتا ہی ہے۔ ایک سے زیادہ زبان سیکھنے کی قابلیتی طاقت کائنات میں ہی وہ حاصل ہوگئی ہوتی۔ لیکن خود کی زبان کو چھوڑ کر دوسری زبان کی وجہ سے ہمارا بہت فائدہ ہوگا ایسی سمجھ سماج میں ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے۔ جس کی وجہ سے خود کی زبان

اور بولی بھاشا کا معیار بے حد نیچے گرتا جارہا ہے۔

''بھاشا'' اور ''بولی'' میں ہم ہمیشہ امتیاز کرتے ہیں۔ یعنی ''پرمان بھاشا'' اور ''بولی بھاشا'' اس میں ایک فرق لکیر ہے ایسا تسلیم کر کے اس لکیر کو زیادہ گہرا کرڈالتے ہیں۔ اس طرح کے موقف کی وجہ سے ''علاقائی بولی بھاشا'' کی حالت مزید سنگین ہوتی جارہی ہے۔ سماجی امتیازی لکیر کی غیر مساوات کی وجہ سے بھی بولی بھاشا کی تیزی میں ترقی نہ ہونے کی تصویر واضح طور پر محسوس ہوتی ہے۔ اس تعلق سے گنیش دیوی کی ایک مثال دیکھتے ہیں۔ ''جب کسی سماج میں ایسا محسوس ہونے لگتا ہے کہ اسے زندگی کے گزر بسر کے لیے دوسری زبان میں تعلیم حاصل کرنا ضروری ہے، تب وہ سماج نئے لسانی حالات قبول کرنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ اسی لئے موجودہ دنیا میں لسانی ورثہ کا نقصان ہورہا ہے؟ یہ پروسیس لسانی نقصان کو فروغ دیتا ہے کیا؟ اس پر غور آج ہی کرنا ضروری ہے۔ ایسا ہے تو انسانی زبان کا مستقبل مشکل میں ہے یہ ماننا پڑے گا۔ ثقافتی سطح پر جو سماجی طبقہ پہلے ہی اقلیت میں ہے، مقامی نیز قومی سطح پر جو سماج کمزور ثابت ہوا ہے، جس سماج کی آواز پہلے ہی کم ہوگئی ہے۔ وہ زبان کی بربادی کے لیے سب سے پہلے شکار ہوگا یہ ظاہر ہے۔ اسی سے آج کی بولی اور بولی لسانیوں کے حالات دھیان میں آتے ہیں۔ پرمان بھاشا کا وجود آخر بولی بھاشا سے ہی ہوتا ہے۔ پرمان بھاشا پر یقین رکھنے والے بولی بھاشا کو نظر انداز نہ کریں۔ اسے مناسب فروغ اور محفوظ کریں تب ہی پرمان بھاشا مزید فروغ پائے گی۔ اس میں کوئی شک نہیں۔

مہاراشٹر میں ''لسانی ذات'' تشکیل پانے کی پرانی روایت ہے۔ گلوبلائزیشن کو قبول کرنے سے ایک نئی ''انگریزی بولنے والا طبقہ تیار ہوا ہے۔ اعلیٰ ملازمتوں کا انھوں نے ٹھیکہ لیا ہے۔ اس طبقہ کو بولی بھاشا کا، ثقافت کا یا مراٹھی کا کبھی بھی فخر محسوس نہیں ہوتا۔ ان کے بچے انگریزی میڈیم میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ بولی بھاشا یا مادری زبان بولنے والے بچے لیکن مراٹھی میڈیم سے ہی تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ ان میں غریب مزدور، کسان، کامگاروں کے بچے زیادہ تعداد میں شامل ہیں۔

انگریزی زبان کی حمایت اور مراٹھی زبان کو نظر انداز کرنا یہ بات غریبوں کے فائدہ کی نہیں۔ جمہوریت میں لوک بھاشا کو اہمیت ہے یا غیر ملکی زبان کو؟ لیکن اپنی ٹھیکہ داری کو برقرار رکھنے کے لیے جمہوریت کی، لوک بھاشا کی قربانی دینے والے لوگ بہت سارے تیار ہوگئے ہیں۔ ان کی اس ٹھیکہ داری کو ختم کرنا چاہیے۔

بھاشا (زبان) کو برقرار رکھنا یا محفوظ کرنا یہ کام کچھ آثار قدیمہ کے باقیات کو برقرار رکھنے جیسا نہیں۔ روزمرہ کے کام کاج میں اس کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے، وہ مزید معیاری ہو اس کے

ماحول اور بولی بھاشا:۔جغرافیائی صورتحال، ماحول کے تحت بولی بھاشا کے روپ تبدیل ہوتے رہتے ہیں، مثلاً سمندر کے کنارے کے لوگوں کی زبان طویل پٹے کی ہوتی ہے۔ پہاڑی علاقوں کے لوگ سخت بولتے ہیں اور سرد ہوا کے مقام کے لوگ ملائم اور میٹھی زبان بولتے ہیں۔ دس کوس کے فاصلہ پر زبان تبدیل ہوتی ہے۔ ایسا ہم کہتے ہیں۔لیکن صرف بھاشا ہی تبدیل ہوتی ہے ایسا نہیں، وہاں کے پتھر، پہاڑ، ماڑ، زمین، ہوا، پانی، فصل، اناج اور غذا سبھی کا ذائقہ اور ان سبھی میں کچھ الگ پن محسوس ہوتا ہے اس کا اثر زبان پر نادانستہ طور پر ہوتا ہے۔

موجودہ مختلف فلمیں، ڈرامے یا ٹی وی پر مختلف پروگراموں کے ذریعہ زبانوں کا بڑے پیمانے پر توڑ مروڑ ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ایک چتروانی کے خوردنی اشیاء کے پروگرام میں مراٹھی زبان کے تعلق سے ایک مثال لے لیجیے۔ چپس میڈیم فرائے کر کے لائٹ ریڈ کلر آیا کہ اس میں گرین چلی کے باریک پیسیس مکس کریں۔ یہ آج کی مراٹھی زبان کی کفیت ہے۔ کسی زبان کی روپ کی خوبصورتی تبدیل ہوئی کہ اس زبان کی کیا حالت ہوتی ہے یہ اس مثال سے ہمیں دھیان میں آتا ہے۔خود کی زبان میں دیگر زبان کے الفاظ آنے ہی چاہیے۔ جس کی وجہ سے ''بھاشا'' پرواہی (دھاراوالی) بن جاتی ہے۔لیکن ان الفاظ کا اتنا بھر مار نہیں ہونا چاہیے کہ ایسا کرنے سے زبان کا وجود ہی باقی نہ رہے۔

علم، سائنس، ٹیکنالاجی جیسے شعبوں میں انگریزی زبان کی طاقت زیادہ ہے۔ انٹرنیٹ، موبائل، وغیرہ پر کاروبار بیشتر انگریزی زبان میں ہی ہوتے ہیں۔ ہمیں اس زبان سے انکار نہ کرتے ہوئے اپنی زبان کی حفاظت کرنی چاہیے۔ اس کی حمایت کرنی چاہیے۔ کاروبار، بیوپار، تعلیم مادری زبان میں ہی زیادہ ہو۔ آنے والی نسل کو بولی زبان کی اہمیت معلوم ہو اس طرح بتلائے۔ ہر ایک بولی بھاشا کے فروغ اور حفاظت کے لیے اجتماعی سطح پر کوشش کریں۔ ایک وسیع اس طرح بھاشا تحریک شروع کر کے جگہ جگہ ''لوک بھاشا سنواد کیندر'' قائم کریں۔ تب ہی بولی بھاشا برباد ہونے سے بچائی جاسکتی ہے۔

بدلتے دور میں خود کی زبان یا بولی بھاشا کے سامنے کتنے ہی بڑے پہاڑ جیسے چیلنج آئیں پھر بھی اس پر اقدام تلاش کیے جاسکتے ہیں۔ ان میں سے ایک ٹھوس اقدام یعنی خود کی زبان پر فخر ہے۔

لیے زبان کے فروغ کے پروسیس کو تیز گام کرنا، مناسب منصوبہ بنانا، یہ اپنا فرض اولین ہونا چاہیے۔ آج ریاستی حکومت نے زبان کے فروغ کے لیے دھیمی رفتار سے کیوں نہ ہو اقدام کیے ہیں۔ یہ بات مراٹھی بھاشا کے فروغ کے لیے اہم ہے۔ ایسا کہا جاسکتا ہے۔ آزاد مراٹھی بھاشا محکمہ، بھاشا سنچالنالیہ (ڈائرکٹوریٹ آف لینگویجیز) راجیہ مراٹھی وکاس سنستھا، وشوکوش نرمتی منڈل، ساہتیہ اور سنسکرتی منڈل جیسے پروجیکٹوں کے ذریعہ زبان کو مزید فروغ دینے کے لئے ٹھوس کوشش کی جارہی ہیں۔ پرتیکے گرنتھ، بولی اکاڈمی کے علاوہ مختلف ادبی اقسام کے ذریعہ بھی مراٹھی کے یا علاقائی بولی بھاشا کو عیاں کیا جارہا ہے۔

وسطی دور میں کرتن، بھاروڈ، ابھنگ، (بھجن) دشاوتاری، شاہیری واڈمئے (ادب)، اِسفُٹ رچنا وغیرہ کے ذریعہ ''بولی'' کے مختلف تجربات کا انکشاف ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ نیز دلت، دیہی، استری وادی آدی واسی، جیسے ادبی دھارے کے ذریعہ مختلف بولی بھاشاؤں کے ذریعہ ادبی تخلیق بڑے پیمانے پر ہورہی ہے۔ اسٹریٹ ڈرامے، وگ ناٹیہ، فلم، ٹی وی، آکاش وانی، اخبارات سے بھی بولی کے اقدام کیے جارہے ہیں۔ اس طرح کے مختلف تجربات سے بولی بھاشا کی منصوبہ بندی پروجیکٹ روبہ عمل لائے گئے تو وہ باقی رہے گی۔

''لوک ساہتیہ میں روایتی اشیاء، چترمالا، پوشاکھ، ودھی ناٹیہ، یاوا سودیو، پوتراج جیسے خصوصی افراد کے متعلقہ بھاشا کے انداز سمیت اقدام کر کے موجودہ مفہوم ذرائع کا انکشاف کرنا یعنی بھاشا (زبان) کا بہاؤ بھی برقرار رکھنا، سے اس طرح مختلف سطحوں پر بھاشا کو متواتر برقرار یا دھارے میں شامل کرنے کے لیے سبھی نے مل کر کوشش کی تو اس کا معیاری وجود برقرار رہ سکے گا۔

حوالہ جات لسٹ: (ا) ڈاکٹر پرکاش پرب، پونہ، یونیورسٹی کے مراٹھی شعبہ کے اُدبھودن کلاس میں 17/12/2004 تا 6/1/2005 کے دوران کی گئی تقاریر (2) ڈاکٹر گنیش دیوی، بھارتیہ بھاشا کے لوک سروے، سمپا، ارون جا کھڑے، پدم گندھا پرکاشن، پونہ 2012۔ (3) ڈاکٹر وبجناتھ انمولواڈ، مرتب اساپ پرکاشن، ناندیڑ (4) ارون سادھو، لوک راجیہ، فروری 2014۔ (5) گنیش دیوی، لوک ستہ، 22/ستمبر 2013۔☆☆

اسسٹنٹ پروفیسر، مراٹھی بھاشا محکمہ
سوامی رامانند تیرتھ مراٹھواڑا ودیا پیٹھ ناندیڑ

مراٹھی کے فروغ کے لیے سرکاری سطح کے ساتھ ہی نجی ادارے اور افراد خصوصی کوشش کر رہے ہیں۔ ایک زمانہ میں مہاجال یا انٹرنیٹ کے جالوں میں مراٹھی گم ہو کر رہ جائے گی، ایسا محسوس ہونے کے باوجود مہاجال پر بھی مراٹھی اپنا مقام مستحکم کر رہی ہے۔ پر مراٹھی زیادہ سے زیادہ پہنچانے میں مراٹھی نوجوانوں کی پیش رفت یقیناً حوصلہ بڑھانے والی ہے۔

مہاجال میں مراٹھی

کشوری مہابڑے

مراٹھی زبان پر بڑھتے غیر قانونی قبضہ جات کے بارے میں چرچا (بات چیت) انٹرنیٹ کے آنے کے بعد مزید شدید ہوگئی۔ بیشتر کام کمپیوٹر پر ہونے سے اور کمپیوٹر کی زبان (یہاں کمپیوٹر کے ذریعہ رابطہ کے لیے استعمال کی جانے والی) خاص طور سے انگریزی ہونے سے مراٹھی زبان کے تعلق سے فکر مند لوگوں کے سامنے ایک زبردست سوالیہ نشان موجود تھا۔ 90ء کی دہائی میں محسوس ہونے والی یہ تشویش 2000 کی دہائی میں کم ہوئی اور 2010 کے بعد تو مراٹھی اب دنیا کی دیگر زبانوں کی قطار میں پہلے دس میں آنے کے قابل ہوگئی ہے۔ یونیکوڈ کی تلاش کو ان تمام میں اہم جزو کہنا چاہیے۔ اسی کے ساتھ ہی مراٹھی اخباروں کے شروع کردہ ویب سائٹ اور وکی پیڈیا سے سوشل میڈیا میں مراٹھی کا اصرار کرنے والے نئے نوجوانوں کی بدولت مراٹھی زبان اظہار خیال کا ایک مضبوط میڈیا ثابت ہو رہی ہے۔

تاریخی پہلو : دنیا بھر میں بارہ کروڑ سے زائد لوگوں کی مادری زبان مراٹھی ہے۔ مراٹھی صرف زبان نہیں بلکہ وہ مہاراشٹر کی تاریخ ڈھونے والی اور ثقافت بھی ہے۔ لہٰذا نئے بدلتے میڈیا کے تحت کیا وہ پیچھے ہو رہی ہے۔ ایسی تشویش لاحق تھی۔ لیکن کئی حملوں کو ہضم کرنے والی مراٹھی نے کمپیوٹر حملہ میں اپنی خود کی انفرادیت نہ صرف برقرار رکھی بلکہ وہ آج بھی وہ دنیا بھر میں اپنا جھنڈا بہت ہی شاندار طریقہ سے لہرا رہی ہے۔ اس کے پس پشت دیوناگری تحریر کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے والوں اور اسے کرنے کے لیے مُصِر رہنے والے نوجوانوں کا تعاون اہم ہے۔ محکمہ اطلاعات ورابطہ عامہ کے منعقد کردہ سوشل میڈیا سمیلن میں بھی نوجوانوں نے یہی مدعا پیش کیا۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ تخلیقی کام کے دوران لاکھوں مراٹھی شائقین تک رسائی کرنے والے نوجوانوں نے یہاں اپنے خیالات پیش کیے۔ ٹیوٹر پر مراٹھی

نشریات کی ضرورت کو جان کر ٹیوٹر سمیلن منعقد کرنے والے سوپنیل شنگوٹے نے ٹیوٹر ساہتیہ سمیلن کے متعلق جانکاری دی۔ ملک۔ غیر ممالک میں ملازمت کے لیے جانے والے مراٹھی بھائیوں نے اس سمیلن میں شریک ہونے کے لیے یہ تجویز پیش کرنے کے متعلق انھوں نے کہا۔ ٹیوٹر جیسے میڈیا پر زیادہ سے زیادہ نیٹ کر افراد نے مراٹھی میں لکھا جائے اور اس کے ذریعہ مراٹھی کی تشہیر ہو۔ اس مقصد کے تحت ٹیوٹر سمیلن جیسی انوکھی مہم کا جنم ہوا ہے۔ اس آن لائن سمیلن میں ٹیوٹر سمیلن میں یہ ہیش ٹیگ کا استعمال کر کے ٹیوپلس میں شامل ہوا جاسکتا ہے۔

اس ہیش ٹیگ کے ساتھ ہی ٹیوپلس ان کے تحریر کردہ ادب کے لیے دیے گئے خصوصی ہیش ٹیگ کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس میں کل بارہ ہیش ٹیگ دیے گئے ہیں۔ اس میں نظم، بلاگ، کہانی، اسکول، کھمنگ جیسے علیحدہ علیحدہ موضوعات پر ہیش ٹیگ دیے گئے ہیں۔ اسے مراٹھی نیٹ کروں کی بہترین حمایت مل رہی ہے اور صرف مہاراشٹر اور بھارت میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں نیٹ کری اس سمیلن کے ذریعہ اپنی تحریروں کے ساتھ شامل ہو رہے ہیں۔ ایک معنوں میں یہ نئے شاعر، نئے مصنّفین کے لیے منچ قائم ہوا ہے۔

اپنی زبان سے محبت کو ان الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا اسی لیے کولہاپور۔ سانگلی میں آئے سیلاب کا سامنا کرنے کے لیے مراٹھی میں درد بھری آواز لگاتے ہی نوجوانوں نے پیش رفت کرتے ہوئے راتوں رات لاکھوں کی مدد کی، یہ جانکاری سمیلن میں مدعو کردہ ایک نوجواں نے دی۔

صرف ساہتیہ سمیلن منعقد کر کے یا دن منا کر زبان کے استعمال میں اضافہ نہیں ہوگا۔ بلکہ حقیقی طور سے تقاریر، بیان، مضامین میں متواتر استعمال ہونے والے ادب سے مراٹھی زبان آنے والی نسل کو سونپی جاسکتی ہے۔ سوشل میڈیا، اس کے لیے ایک بہترین ذریعہ ہے۔

☆☆

(آنتر واسیتا، محکمہ اطلاعات ورابطہ عامہ)

زبانوں کے لحاظ سے صوبوں کی تشکیل کے تحت یکم مئی 1960 کو ریاست مہاراشٹر کی تشکیل کے وقت سے آزاد ریاست کا انتظامیائی کام کاج مراٹھی زبان میں کرنے کے لئے مہاراشٹر راج بھاشا ایکٹ 1964 کے تحت مراٹھی بھاشا راج بھاشا کے طور پر عمل میں آئی۔ مراٹھی بھاشا کی ہمہ جہت ترقی کے نقطہ نظر سے ریاست مہاراشٹر کے سوورن مہوتسوی سال میں 22 جولائی 2010 میں مراٹھی محکمہ قائم کیا گیا ہے۔ مراٹھی زبان کی تشہیر یہ اس محکمہ کی اہم پالیسی ہے۔ اس پالیسی کی عمل آوری موثر طور پر کرنے کے لئے مراٹھی بھاشا محکمہ کے تحت راجیہ مراٹھی وکاس سنستھا، ڈائرکٹوریٹ آف لنگوئیجز، مہاراشٹر راجیہ مراٹھی وشوکوش نرمتی منڈل، مہاراشٹر راجیہ ساہتیہ اور سنسکرتی منڈل، محکمے روبہ عمل ہیں۔

مراٹھی کا فروغ مراٹھی کی عظمت

اجئے بھوسلے

آج کی مراٹھی کی نوعیت کا پایہ ای۔ ایس۔ پُو 200 (قبل مسیح) کے دور میں ساتواہن گھرانہ میں دکھائی دیتا ہے۔ اس کے بعد کے دور میں سنسکرت یا کنڑ زبان کو شاہی مدد حاصل ہونے سے مراٹھی بھاشا کے فروغ میں کمی ہوئی۔ اس کے بعد یادو کے دور میں اس زبان کو دوبارہ تقویت ملی۔ درمیان کے زمانہ میں مغل حملہ کی وجہ سے پرشین (فارسی) زبان کے استعمال میں اضافہ ہونے لگا۔ ان حالات میں وارکری فرقہ نے مراٹھی زبان کو زندہ رکھنے کے لئے اہم خدمات انجام دیں۔ برٹش (انگریزوں) دور حکومت میں انگریزی کو حاصل ہونے والی حکومت کی سرپرستی اور مالی تعاون کی وجہ سے سبھی علاقائی زبانوں پر ایک قسم کی آفت آ گئی تھی۔ لیکن ملک آزاد ہوا اور زبان کے لحاظ سے صوبوں کی تشکیل ہونے سے ہر صوبے میں اپنی مقامی زبان اور ثقافت کو فروغ حاصل ہوتا گیا۔ مہاراشٹر میں بھی ریاستی حکومت نے مراٹھی زبان اور مہاراشٹر کی ثقافت کی حفاظت، نگرانی اور فروغ کے لئے یکم مئی 1992 کو راجیہ مراٹھی وکاس سنستھا (ریاستی مراٹھی ترقیاتی ادارہ) قائم کیا۔ اس کے علاوہ مراٹھی کے فروغ کے لئے مراٹھی ساہتیہ سنسکرتی منڈل، مراٹھی زبان کی ڈکشنری کے فروغ کے لئے وشوکوش نرمتی منڈل قائم کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف پرائیویٹ ادارے خود سے مراٹھی کی تشہیر کے لئے کام کر رہے ہیں۔

مراٹھی کی تشہیر کے لئے حکومت کی سطح پر کئی پروجیکٹ روبہ عمل ہیں۔ مراٹھی زبان کی قدامت کے زیر غور مراٹھی کو بلند درجہ حاصل کرانے کے لئے کمیٹی مقرر کی گئی۔ کمیٹی نے زبان کی قدامت، اہمیت اور مسلسل استعمال، قدیم زبان اور اس کے جدید روپ میں پائے جانے والے ناتوں پر غور کرتے ہوئے اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کی تھی۔ یہ رپورٹ مرکزی حکومت کے پاس روانہ کی گئی۔ نیز مراٹھی کی ہمہ گیر ترقی کے لئے آئندہ 25 سال کے حالات پر غور کرتے ہوئے جامع مراٹھی بھاشا پالیسی مرتب کرنے کے کام سرکاری سطح پر شروع ہے۔ انتظامیہ کے ماتحت مختلف علاقائی آفس بکھری ہونے کی وجہ سے سبھی آفسوں کو ایک چھت کے نیچے سہولیات کی فراہمی کے نقطہ نظر سے ممبئی میں مراٹھی بھاشا بھون قائم کرنے کا اہم فیصلہ حکومت نے کیا ہے۔

مراٹھی بھاشا سنوردھن (فروغ) پندھروڈا، مراٹھی بھاشا گوروودن، واچن پریرنا دن کے ذریعہ مراٹھی کی جوت روشن رکھنے کے لئے کام زور وشور سے شروع ہیں۔ سبھی مضامین کے الفاظ مراٹھی زبان میں دستیاب ہونے کے نقطہ نظر سے وشوکوش منڈل کے پروجیکٹ کے تحت اب تک 20 جلدیں شائع کی گئی ہیں۔ یہ وشوکوش (ڈکشنری) موبائل پر بھی دستیاب ہے۔

حکومت کے کام کاج اور عدالتی کام کاج میں مراٹھی کا استعمال موثر طور پر ہونے کے لئے کئی (پری بھاشا) زبانوں کی ڈکشنری تشکیل کی جا رہی ہے۔ اس طرح کی ڈکشنری اب موبائل پر بھی

دستیاب کرائی گئی ہے۔ ڈائرکٹوریٹ آف لنگویجیز نے مختلف موضوعات کی تقریباً 29 پری بھاشا کوش شائع کی ہے۔ 10 پری بھاشا کوش کے کام جاری ہیں اور نئی 30 پری بھاشا کوش زیر غور ہے۔ راجیہ مراٹھی وکاس سنستھا مراٹھی کا استعمال مزید معیاری ہونے کے لئے سیمینار، اشاعت کے ذریعہ مراٹھی زبان کے فروغ کے کام انجام دیئے جارہے ہیں۔

راجیہ مراٹھی وکاس ادارہ کی معرفت دیگر ریاستوں میں مراٹھی لسانی طلباء کو مدد، مہاراشٹر کے باہر کام کرنے والے اداروں کو امداد، کتابوں کی نمائش، موڑی رسم الخط کا مطالعہ، غیر مراٹھی لسانیوں کے لئے پروجیکٹ، مراٹھی نایاب کتابوں کا کمپیوٹرائزیشن، ادارہ کے معاملات میں اشاعت کو ای۔ کتاب کی شکل میں تبدیلی کرنا جیسے اہم پروجیکٹ روبہ عمل ہیں۔

بھاشا ایڈوائزری کمیٹی: ریاست مہاراشٹر کے عموماً آئندہ 25 سالوں میں مراٹھی بھاشا کی پالیسی طے کرنا، بھاشا کے فروغ کے لئے نئے اقدام اور پروگراموں کا مشورہ دینا، اور اس کے تحت حکومت کی رہنمائی کرنا، اس کے لئے ڈائرکٹوریٹ آف لنگویجیز کے تحت بھاشا مشاورتی (ایڈوائزری) کمیٹی قائم کی گئی ہے۔

اعلیٰ زبان کا درجہ: کسی زبان کو اعلیٰ زبان کا درجہ دینے کی کارروائی مرکزی حکومت کی جانب سے کی جاتی ہے۔ مراٹھی زبان کو اعلیٰ زبان کا درجہ حاصل ہونے کے تعلق سے رپورٹ پیش کرنے کے لئے ریاستی حکومت نے سینئر ادیب پروفیسر رنگناتھ پٹھارے کی زیر صدارت مراٹھی زبان کے ماہر و محققین کی اعلیٰ مراٹھی بھاشا کمیٹی تشکیل کی تھی۔ اس کمیٹی کی رپورٹ مرکز کو روانہ کی گئی ہے اور اس تعلق سے مرکزی حکومت سے رجوع کیا جارہا ہے۔

مراٹھی بھاشا سنوردھن (فروغ) پندھرواڑا: مراٹھی زبان کی شان وشوکت کی حفاظت کے لیے اس کے فروغ اور تشہیر کے لیے ہر سال یکم جنوری تا 15 جنوری کے دوران مراٹھی بھاشا سنوردھن پندھرواڑا منایا جاتا ہے۔

ہائی کورٹ کی مستند (آتھارائزڈ) زبان: بھارتیہ دستور کی دفعہ 348(2) کے تحت ہائی کورٹ کی آتھارائزڈ زبان مراٹھی کرنے کے تعلق سے لاء اینڈ جیوڈیشیری محکمہ کی جانب سے آئندہ کارروائی شروع ہے۔

پری بھاشا اصلاحات (ٹرمینولاجی) ڈکشنری: ڈائرکٹوریٹ آف لنگویجیز نے اب تک مختلف موضوعات اور گیان (علم) برانچ کی پری بھاشا (Terminology) ڈکشنری حکومت کے کام کاج میں کارآمد ڈکشنری اور حکومت کے کام کاج میں رہنمایانہ کتاب شائع کی ہے۔ ان میں حکومت کے کام کاج میں کارآمد ڈکشنری۔6۔ حکومت کے کام کاج میں کارآمد رہنمایانہ کتاب۔9، ٹرمینولاجی (پری بھاشا) ڈکشنری۔ 29، پری بھاشک شبداولیا۔4، سمیت 50/ اشاعتیں، شائع کی ہیں۔

ریاستی قوانین مراٹھی میں: ویب سائٹ پر شائع کردہ ریاستی ایکٹ کی تعداد 602 ہیں۔ ان میں سے جدید کر کے، کتابوں کی شکل میں شائع کردہ ریاستی قوانین کی تعداد 329 ہیں۔

مراٹھی ڈکشنری: مہاراشٹر راجیہ ساہتیہ اور سنسکرتی منڈل کا قیام 1960/ میں کیا گیا۔ اس کے بعد اس منڈل کی تقسیم ہوکر علیحدہ طور پر مہاراشٹر راجیہ مراٹھی وشوکوش نرمتی منڈل کا قیام 1980/ میں کیا گیا۔ منڈل کے قیام کے بعد مراٹھی وشوکوش کے ایک تا 20/ (کوڈ جلد) اور جلد 29 (لسٹ والیوم) شائع کرنے کا منصوبہ تھا۔ اس کے مطابق مراٹھی وشوکوش (ڈکشنری) کی پہلی جلد 1976 میں شائع کی گئی ہے اور آخری جلد 20 (اتر اردھ) جون 2015/ میں شائع کی گئی ہے۔ 2019 میں 21/ ویں لسٹ والیوم شائع کی گئی۔ اسی کے ساتھ کمار وشوکوش کی جلد 2/ جیوسرشٹی اور ماحولیات پارٹ۔1 (انکورن تا گلوکوز) پارٹ۔2، (گھٹ سرپ تا پیرامیشیم) پرنٹ کی شکل میں اور آڈیو ویژول کے ذریعہ نیز بریل رسم الخط میں شائع کی گئی ہے۔ پارٹ۔3۔ (پانگارا تالینگ پاریشت سنکرمن)، یہ تینوں ہی جلدیں ملا کر 850/ اندراج ویب سائٹ پر دستاب کرائے گئے ہیں۔

گیان منڈل: مراٹھی وشوکوش کی جدید کاری کے لیے گیان منڈل قائم کرنے کے لیے منظوری دی گئی ہے۔ اس کے تحت مراٹھی وشوکوش نرمتی منڈل کی معرفت مہاراشٹر میں علیحدہ علیحدہ یونیورسٹیاں، تعلیمی اور ریسرچ اداروں میں مضامین کے لحاظ سے 60/ گیان منڈل قائم کرنے کا منڈل کا ارادہ ہے۔ اس میں سے فی الحال 45/ گیان منڈل قائم ہیں۔

کتابوں کا گائوں: مہابلیشور کے قریب بھلّار گاؤں میں شروع کیا گیا ہے۔ بھلّار گاؤں میں عوامی جگہوں کے 25/ مقامات منتخب کیے گئے ہیں۔ سیّاحوں کو وہاں بہ آسانی کتابیں پڑھی جا سکے ایسی یوجنا ہے۔

رنگ ویکھری: مراٹھی ادب میں مصنّفین کے ادبی شاہکاروں کے مختلف فن کے تحت ڈرامائی انکشاف پیش کرنے کے لیے لگائے

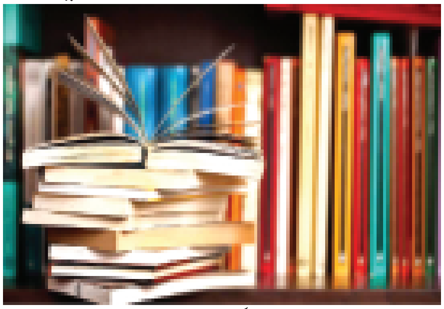

جانے والے رنگ ویکھری اس کالج کے طلباء کے لیے مقابلوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

واچن یاترا: واچن پریرنا دن کے موقع پر ڈکن کوئین اور پنچ وٹی، گاڑیوں کے پاس ہولڈرس کے ڈبوں میں موبائل لائبریری کی واچن سیوا شروع کی گئی ہے۔

کتاب اشاعت یوجنا: پرائیوٹ

ناشر کی معرفت عموماً جن کتابوں کو شائع کرنے سے انکار کیا جاتا ہے، ایسی کتابوں کے طالب، مشتاق نیز عام قارئین کو کم قیمت میں دستیاب کرانے کی یہ یوجنا ہے۔اس یوجنا کے تحت (سائنس) شاشتریہ گرنتھ مالا، بہترین کتابوں کا ترجمہ، مہاراشٹر کی تاریخ سے متعلق تاریخی دستاویزات کو حاصل کرنے اور اشاعت، نظریاتی، نقاد، بائیوگرافیکل، (مہاراشٹر کے کاریگر) جیسے موضوعات پر کتابیں شائع کی جاتی ہے۔ نیز دوبارہ طباعت بھی کی جاتی ہے۔ اس یوجنا کے تحت منڈل نے اب تک 549 کتابیں شائع کی ہیں۔

للت (فائن) کتابوں کی اشاعتی یوجنا:۔ اس یوجنا کے تحت مراٹھی میں افکاری اور سائنسی موضوعات پر کتابوں کی کمی کے پیش نظر تحریر کردہ سائنسی اور تیکنیکی موضوعات پر ریسرچ اور خصوصیات سے پُر اس طرح کے اعلیٰ معیار کے مضامین پر امداد کے لیے غور کیا جاتا ہے۔ منڈل کے پاس کتابوں کی اشاعتی امداد کے لیے افراد یا اداروں کی جانب سے موصول ہونی والی کتابوں کے اشاعتی اخراجات کا 75/ فیصد یک مشت لیکن زیادہ سے زیادہ 30,000 روپے کی حد تک مالی امداد دی جاتی ہے۔

نئے مصنفین کی حوصلہ افزائی امدادی یوجنا:۔ اس یوجنا کے تحت جن کی ایک بھی کتاب شائع نہیں ہوئی ہے، ایسے نئے مصنّفوں کی کہانی، افسانے، فائن نظمیں، ڈرامہ (یک بابی) بچوں کے ادب جیسے مضامین کی اشاعت کے لیے منڈل کی جانب سے امداد دی جاتی ہے۔ ناشر نے نئے مصنفین کی کتابیں مقرر کردہ طریقہ سے منڈل کو شائع کرنے کے بعد اشاعتی اخراجات کی 75 فیصد امداد منڈل کی جانب سے دی جاتی ہے، اس یوجنا کے تحت اب تک 2197 نئے مصنفین کی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔

ادبی اداروں کو امداد:۔ اِس یوجنا کے تحت آل انڈیا مراٹھی ساہتیہ مہا منڈل، ودربھ ساہتیہ سنگھ، ناگپور مراٹھواڑہ ساہتیہ پریشد، اورنگ آباد، مہاراشٹر ساہتیہ پریشد پونہ، مراٹھی ساہتیہ سنگھ، ممبئی کوکن مراٹھی ساہتیہ پریشد، رتنا گیری اور جنوبی مہاراشٹر ساہتیہ سبھا، کولہاپور اس طرح کل 7/ ساہتیہ اداروں کو مختلف ادبی پروجیکٹوں کے ذریعہ مراٹھی بھاشا اور ساہتیہ کے فروغ کے کام کے لیے ہر سال بالترتیب 10/ لاکھ روپے امداد دی جاتی ہے۔

مراٹھی ساہتیہ سمیلن کو امداد: آل انڈیا مراٹھی ساہتیہ منڈل کی جانب سے ہر سال آل انڈیا مراٹھی ساہتیہ سمیلن منعقد کیا جاتا ہے۔ اِس آل انڈیا مراٹھی ساہتیہ سمیلن کے

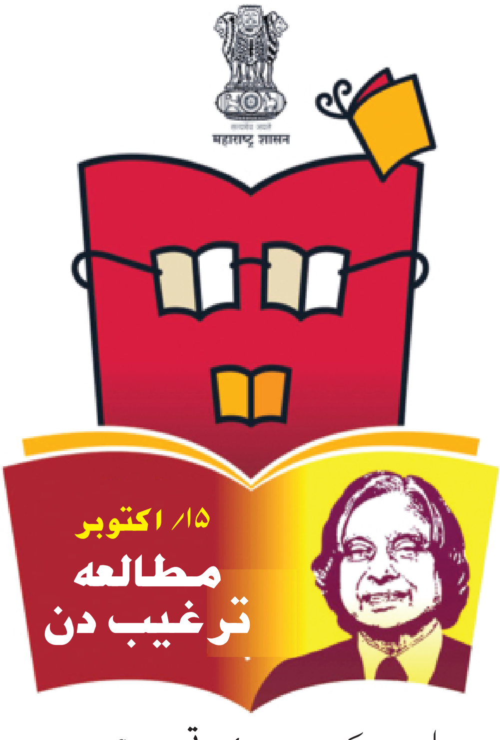

لیے 50/ لاکھ روپے امداد دی جاتی ہے۔ اہم ساہتیہ سمیلن کی طرح ہی علیٰحدہ دھارے کے عوامی گروپ کے اور نظر انداز کردہ طبقہ کے دیگر مراٹھی ساہتیہ سمیلن کو امداد دی جائے، اس مہاراشٹر راجیہ سنسکرتک پالیسی 2010 کی تجویز کے تحت منڈل کی جانب سے ہر سال 2/ لاکھ روپے اس طرح کل رقم 30/ لاکھ روپے امداد دی جاتی ہے۔ گزشتہ سال سے یہ امداد 60/ لاکھ روپے کی گئی ہے۔

جریدوں کو امدادی یوجنا:۔ اس یوجنا کے تحت مختلف موضوعات پر مراٹھی زبان میں شائع ہونے والے 55/ جریدوں (میگزین) کو ہر سال امداد دی جاتی ہے۔

راجیہ ادبی (واڈمئے) پُرسکار یوجنا:۔ اِس یوجنا کے تحت (الف) بالغوں کے ادبی شعبہ میں 22 ادبی ایوارڈ، (ب) بچوں کے ادبی شعبہ میں 6/ ایوارڈ، (ک) پہلے اشاعتی شعبہ میں 6/ ایوارڈ اور (ڈی) سرفوجی راجے بھوسلے برہن مہاراشٹر ایوارڈ ایک اس طرح 35/ راجیہ واڈمئے (ادبی) ایوارڈ منڈل کی جانب سے دیے جاتے ہیں۔

جیون گوروپُرسکار یوجنا:۔ مراٹھی ساہتیہ/ ادبی شعبہ میں خاصی اور اہم کار کردگی کرنے والے معروف سینئر ادباء کو گیان پیٹھ ایوارڈ یافتہ سینئر ادیب آنجہانی وندا کرندیکر کے نام جیون گورو ایوارڈ منڈل کی جانب سے 2012-13 سے تفویض کیے جارہے ہیں۔ اِس ایوارڈ کی نوعیت پانچ لاکھ روپے نقد، اعزازی نشان اور توصیفی مکتوب اس طرح ہے۔

شری پی بھاگوت ایوارڈ یوجنا

ساہتیہ زمتی (ادبی تخلیق) کے شعبہ میں قابل ذکر اور بہترین خدمات انجام دینے والے اشاعتی ادارہ کو اشاعتی پیشہ میں اہم کام کرنے والے شری پی۔ بھاگوت کے نام سے ہر سال ایوارڈ دیا جاتا ہے۔ اس ایوارڈ کی نوعیت تین لاکھ روپے نقد، اعزازی نشان اور توصیفی مکتوب ہیں۔

برھد پروجیکٹ یوجنا: مہاراشٹر کے ادب، ثقافت اور تاریخ جیسے موضوعات نیز سائنس، جدید ٹیکنالاجی، سماج وِدّیا کے دائرہ میں آنے والے موضوعات پر مراٹھی میں کتابوں کی اشاعت کرنے، یہ مہاراشٹر راجیہ ساہتیہ اور ثقافتی بورڈ کے اہم مقاصد ہیں۔ اس مقصد کے مطابق اس یوجنا کے تحت، ادب، ثقافت، فن، تاریخ، سائنس، ٹیکنالوجی، نظریاتی، سماجی، تنقیدی، بائیوگرافکل، سائنسی، ادبی ریسرچ جیسے موضوعات پر متنوع نئے اور نایاب نوعیت کے برحد کتابی (برحد گرنتھ) پروجیکٹ کے تحت شائع کئے جاتے ہیں۔ ☆☆

میرا مہاراشٹر آپ کا کاروبار سب کی خوشحالی

ریاست کی ترقی کے دوران روزگار دستیابی کو سب سے زیادہ ترجیح وزیراعلیٰ اُدھو ٹھاکرے نے دی ھے۔ ریاست میں سرمایه کاری میں اضافه ھونا چاھیے، اسی کے ساتھ ھی فی الوقت جو صنعتیں قائم ھیں ان کی درپیش دشواریاں دور ھونی چاھئیے اس کے لیے صنعتکار اور حکومت کے مابین رابطه میں مزید اضافه کے لیے شری ٹھاکرے نے صنعتکاروں کے همراه میٹنگ منعقد کرکے ان کی دشواریوں کو سمجھا۔ ریاست کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ھوتو سبھی شعبوں کی ترقی ضروری ھے۔ اس کے لیے ریاست کے سبھی طبقات کو ساتھ لے کر چلنے کے ذرائع کو وزیراعلیٰ نے قبول کیا ھے۔ زراعت ،صنعت اور تعلیم جیسے شعبوں میں ترقی ایك دوسرے کے تعاون سے ھوسکتی ھے ان کا اس پر یقین ھےاور اسی نقطه نظر سے وہ فیصله کن اقدامات کررھے ھیں ۔

(1) وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے، اور بزرگ صنعتکار رتن ٹاٹا۔
(2) وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے۔ صنعتکار مکیش امبانی اور آنند مہیندرا
(3) سیہادری گیسٹ ہاؤس میں مہاراشٹر کی صنعتی ترقیات کے بارے میں بات چیت

زراعت، تعلیم اور روزگار کے لیے تعاون:

ریاست میں ترقیاتی کام تیزی سے مکمل کرکے، ان کے ذریعہ عوام کے معیار زندگی میں اضافہ پر حکومت کی توجہ ہے۔ جو پروجیکٹ ریاست کے مفاد کے ہیں، ان کے ذریعہ ریاست ترقیات کی راہ پر پیش قدمی کر رہی ہے۔ ان کی راہ میں حائل تمام روکاوٹیں دور کی جائے گی اس بات کی یقین دہانی وزیراعلیٰ نے صنعتکاروں کو کرائی۔ یہ ریاست صرف ایک طبقہ کی نہیں بلکہ سبھی طبقات کو اپنی محسوس ہونی چاہیے اس کے لیے صنعتکاروں نے بھی اپنا دست تعاون ریاست کی ہمہ جہت ترقی میں فراہم کرنا چاہیے ایسی اپیل آپ نے کی۔

بنیادی سہولیات میں سُدھار:۔

گزشتہ کچھ سالوں میں کچھ وجوہات کی وجہ سے کچھ صنعتیں ریاست کے باہر قائم ہوگئی ہیں لیکن ایک بھی صنعت یا کاروبار باہر قائم نہیں ہوگا اس جانب ریاستی حکومت توجہ دے گی۔ اس بات کا یقین وزیراعلیٰ نے دلایا۔

اسی طرح دیگر ریاستوں کے بہتر کاروبار بھی مہاراشٹر میں کس طرح شروع ہونگے اس کے لیے اُنھیں آمادہ کیا جائے گا۔ زمین کی لاگت، بجلی شرح ،سڑکوں نیز دیگر بنیادی سہولیات کی صورتحال اور مختلف لائسنس تیزی سے حاصل ہونے کے تعلق سے محکمہ صنعت کو نیز متعلقہ مشنریوں کو احکام جاری کئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی صنعتوں کو درپیش دشواریاں دور کی جائے گی۔

شہروں کو پہچان:

ریاست کی ترقی میں صنعتوں کے ساتھ ہی سیاحتی فروغ کو بھی اہمیت حاصل ہے۔ خاص طور سے اگر ریاست میں مختلف شہروں کی خصوصیات کو سیاحت کے نقشہ پر پیش کیا گیا تو اس سے سیاحت میں اضافہ تو ہوگا ہی اسی کے ساتھ شہروں کو ترقی کی نئی راہ پر لایا جاسکے گا۔ اور شہروں کی شناخت دنیا بھر میں ہوگی۔ اس طرح سے اس شعبہ کی ترقی کی جائے گی۔

پالیکا اسکولوں کی ترقی:

تعلیمی شعبہ میں معیاری تبدیلی رونما کرنے کے لیے حکومت کی معرفت پالیکا کی اسکولوں میں بہترین اور ٹیکنالاجی سے آراستہ تعلیم آسان، سہل طریقہ سے حاصل ہو، ٹیلی میڈیسین جیسی مشنریوں کے استعمال سے دور دراز علاقوں میں بہتر طبّی خدمات فراہم کرنے کے لیے بھی صنعتکاروں کی مدد حاصل کی جائے گی۔

صنعت اور تعلیم کا ربط:۔

صنعتوں کو حوصلہ دینے کے لیے حکومت کی پالیسی ہے۔ اس میں اسمال اور متوسط صنعتوں پر بھی غور کیا گیا ہے۔ صنعتوں کی ترقی سے ریاست میں روزگار کی دستیابی ہونے پر بھی توجہ دی گئی ہے اور صنعت اور تعلیم کو مربوط کیا جا رہا ہے۔ اس کی وجہ سے صنعتوں میں اضافہ، مہارت پر مبنی تعلیم اور روزگار دستیابی، یہ تینوں ہی باتیں حاصل کی جاسکتی ہے۔

صنعتکاروں نے ظاہر کیں توقعات:

صنعتوں کو مختلف لائسنس زیادہ تیزی سے حاصل ہوں، بجلی شرح میں زیادہ سہولت حاصل ہوں، صنعتوں میں اضافہ کے لیے زیادہ جرأت مندانہ فیصلے کئے جائیں، ٹیکنالاجی کا مناسب استعمال کیا جائے، ممبئی کو اقتصادی سینٹر بنایا جائے، بڑی صنعتوں کے ساتھ چھوٹی صنعتوں کے کاروبار کو بھی فروغ ہو، استطاعت والے مکانات کی یوجنا کو مزید مناسب طریقہ سے روبہ عمل لایا جائے، زراعتی شعبہ میں ترقی کے دوران مویشی پالن کاروبار کو فروغ دیا جائے، نئی صنعتی کالونی تعمیر کی جائے، خصوصی معاشی زون قائم کئے جائیں، خصوصی پروجیکٹ رسائی کے ذریعہ پروجیکٹوں کو تیزی دی جائے۔ سیاحتی کاروبار کو فروغ دیا جائے ایسے مختلف مشورے دیئے گئے۔

اس موقعہ پر رتن ٹاٹا، مکیش امبانی، اُدئے کوٹک، آنند مہیندر، آدی گودریج، ہرش گوئنکا، مانسی کرلوسکر، راجیش شاہ، آنند پیرامل، اشوک ہندوجا، نرنجن ہیرانندانی، ورون بیری، مہیند رٹزاکھیا، روی رہیجا، بابا کلیانی، گوپی چند ہندوجا، سجن جندال، گوتم سنگھانیا، دیپک پارکیھ، اُدئے کوٹک، پیروج شاہ گودریج، بھوپن ٹرکھیا، جیسے معززین صنعتکاروں نے اپنی توقعات کا اظہار کیا نیز نئی حکومت کو صنعتوں کے فروغ کے لیے مشورہ بھی دیا۔

ممبئی کی ترقی تیزی سے

ملک کی اقتصادی راجدھانی کہلائی جانے والی ممبئی کی ترقی کے بغیر ریاست کی ترقی مکمل نہیں ہوتی۔ لہٰذا ممبئی کی بنیادی ترقی کی جانب خاص طور سے توجہ دی جا رہی ہے۔ ممبئی میں غیر ملکی سیاحوں کے آنے کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ سیاحتی پیشے کو مزید فروغ دینے کے لیے ممبئی کی سڑکیں، فٹ پاتھ، کی حالت میں سُدھار کر کے اُنھیں بہتر معیاری خوبصورت بنایا جا رہا ہے، ایسی جانکاری وزیر برائے سیاحت آدتیہ ٹھاکرے نے دی۔ اس ترقی کے دوران ممبئی کے شہری کھلی سانس لے سکیں، اس کے لیے اربن فاریسٹ کی تجویز کو شہر میں روبہ عمل لایا جائے گا۔ 66 گرین مقامات فروغ دیئے جائیں گے۔ جس کی بدولت شہروں میں کاربن فُٹ پرنٹ کم ہونے میں مدد ہوگی۔ کثیف کچرا مینجمنٹ پر بھی مزید توجہ دی جا رہی ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ شہری سہولیات کے متعلق شکایتوں پر فوراً توجہ دی جا رہی ہے۔ ایسا انہوں نے فرمایا۔ ٹریفک نظام کو نظروں کے سامنے رکھتے ہوئے کل شہروں کی رچنا (تشکیل) ہو ایسی پلاننگ ہے ایسا انہوں نے کہا۔ اس وقت انہوں نے ممبئی 24 گھنٹے، پالیسی، ماحولیات، الیکٹرک کار جیسے مختلف موضوعات پر ترجیحی طور پر کام کئے جائیں گے ایسا کہا۔

18 ہزار قرض معاملات:

ریاستی حکومت نے روزگار اور خود روزگار کی دستیابی کے لیے شروع کردہ وزیراعلیٰ روزگار زرمتی پروگرام کی موثر عمل آوری کے احکام وزیر صنعت سبھاش دیسائی نے دیئے ہیں۔ اس پروگرام کے تحت دسمبر کے اواخر میں 23 ہزار درخواستیں موصول ہوئیں ہیں اور 18 ہزار درخواستیں اہل

حکومت مہاراشٹر اور سی آئی آئی (کانفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری) کے اشتراک سے منعقدہ بات چیت وزیر اعلیٰ اُدھوٹھاکرے سے اس پروگرام میں موجود معزز صنعتکار۔ اس موقعہ پر وزیر صحت سبھاش دیسائی اور وزیر سیاحت آدتیہ ٹھاکرے حاضر تھے۔

قرار دی گئی ہیں۔ اب تک قرض کی منظوری کے لیے 11 ہزار422 معاملات بنک کو روانہ کئے گئے ہیں۔ بنکوں سے منظوری کے پروسیس شروع ہیں۔

مکھیہ منتری روزگار زمتی پروگرام کو زبردست حمایت حاصل ہورہی ہے۔ خاص طور سے یعنی خواتین درخواست گذاروں کی تعداد 41 فی صد ہے۔ اس یوجنا کے تحت تقریباً10 ہزار استفادہ کو فائدہ دینے کا حکومت کا نشانہ ہے۔ سروس شعبہ کے لیے دس لاکھ اور متوسط اور بڑی صنعتوں کے لیے50 لاکھ تک مالی امداد دی جاتی ہے مارچ تک یہ نشانہ پورا کیا جائے گا۔

فوڈ پروسیس سینٹر:

ریاست کی صنعتی ترقی کے ذریعہ صنعتکار اور کسانوں کو خودکفیل بنانے کے لیے حکومت نے ترجیح دی ہے۔ اسی کے تحت اورنگ آباد (بڈکین) میں پانچ سو ایکڑ اراضیات پر ''فوڈ پروسیس سینٹر'' قائم کرنے کا اعلان وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے نے کیا ہے۔

کسان اور صنعتکاروں کی محنت اور خوداعتمادی کو حکومت کی فعال کوششوں کا زبردست ساتھ دینے کا حکومت کا ارادہ ہے۔ کسانوں کو قرض سے آزاد کرتے ہوئے ہی اب کسانوں کو فکروں سے آزاد کرنے کا حکومت کا موقف ہے۔ صنعتی ترقی کے ذریعہ یہاں کے کسان، بھومی پتروں کو روزگار کے مواقع فراہم کرانے، صنعتوں کو فعال بنانے کے لیے حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ صنعت اورزراعت ان دونوں محکموں کے ربط سے فوڈ پروسیس، تیل کے بیجوں کے پروسیس جیسے زراعتی مال سے منسلک اناج (فوڈ) پروسیس صنعتوں کو بڑے پیمانے پر فروغ دیا جائے گا۔ بِڈکن میں پانچسو ایکڑ اراضی پر فوڈ پروسیس سینٹر کا جلد ہی بھومی پوجن (سنگ بنیاد) کے بعد تیزی سے مرکز قائم کرنے کے کام مکمل کئے جائیں گے۔ نیز اس مقام پر100 ایکڑ اراضی خواتین صنعتکاروں کے لیے محفوظ رکھی جائے گی۔ مراٹھواڑہ میں صنعتی شعبہ میں خاصی تعداد میں کام ہونے سے صنعتی فروغ کے لیے سبھی طرح کا تعاون حکومت کی سطح پر دستیاب کرایا جائے گا۔

اسکل ڈیولپمنٹ کمپلیکس:۔

ریاست میں نئے نئے صنعتی گروپ، کاروبار کے مواقع میں اضافہ کیا جائے گا۔ اس کے لیے تیار فردی قوت دستیاب کرنے کے لیے جلد ہی شیندرا میں اِسکل ڈیولپمینٹ کمپلیکس قائم کیا جائے گا۔ بین الاقوامی مارکٹ میں خود کی آزاد شناخت پیدا کرنے کی صلاحیت مہاراشٹر کے مراٹھواڑہ کے صنعتی شعبہ میں ہے۔ روایتی صنعتی پیشہ سے آگے بڑھتے ہوئے علیحدہ جدید تجربہ کرکے دُنیا کو میڈ اِن انڈیا کی شناخت ہم کراسکتے ہیں۔ ایسا یقین دلانے والے کام مراٹھواڑہ میں ہورہے ہیں۔

زائد صنعتی کالونی:۔ اورنگ آباد میں زائد شیندرا انڈسٹریل کالونی ایک ہزار ہیکٹر اراضی پر شروع کی جائے گی۔ جالنہ عثمان آباد اور ناندیڑ میں صنعتوں میں اضافہ کے لیے بنیادی سہولیات مہیا کرانے کے کاموں میں بھی مزید تیزی پیدا کی جائے گی۔ کپاس پر مبنی صنعتی پیشے میں اضافہ کے لیے کپاس کی شرح میں اضافہ کیا جائے گا۔ عثمان آباد میں ٹیکنیکل حب شروع کیا جائے گا۔ مراٹھواڑہ میں بڑے پیمانے پر نئی صنعتیں قائم ہوگی۔ ان کے ذریعہ 8 ہزار360 کروڑ روپے کی نئی سرمایہ کاری ہوگی نیز صنعتکاروں کو سروس فیس کا بوجھ محسوس نہیں ہوگا۔ اس طریقہ سے وہ کم کیا گیا ہے۔☆☆☆

انیرودھ اشٹ پترے

انتظامیہ میں ہر شخص پھر وہ کوئی بھی عہدہ پر فائز ہو، ان کی مناسب عزت اور احترام کرنا چاہیئے، اس کے لیے وزیراعلیٰ اُدھو ٹھاکرے مُصر رہتے ہیں۔ سانگلی ضلع میں اسلام پور کی واڑوا تحصیل آفس کی نئی خوبصورت عمارت کے افتتاح کے موقعہ پر وزیراعلیٰ نے یہ مثال پیدا کی ہے۔

اسلام پور میں واڑوا تحصیل آفس کی ایک خوبصورت عمارت کا افتتاح وزیراعلیٰ شری ٹھاکرے کے ہاتھوں عمل میں آیا۔

افتتاح کے بعد وزیراعلیٰ اور سبھی معززین نے اس عمارت کے ہر منزلہ اور روم کو دیکھا۔ اوپری منزلہ کے میٹنگ ہال کو دیکھ کر وزیراعلیٰ آخر میں نچلی منزلہ واقع پر تحصیلدار کے روم کے پاس آئے۔ عمارت میں یہ اہم آفس ہونے سے آپ اندر آئے اور آفس کو بغور دیکھا۔

سامنے تحصیلدار کی کرسی تھی ہی۔ اس پر تھوڑی دیر بیٹھ کر اچانک آپ اُٹھے اور تھوڑی دور کھڑے ہوئے تحصیلدار رویندر سبنیس کا ہاتھ پکڑ کر کرسی کے پاس لائے اور کچھ ہی وقت کے بعد آپ نے فرمایا کہ تم تحصیلدار ہونا؟ پھر یہ کرسی تمھاری ہے۔۔۔ بیٹھئے یہاں خود وزیراعلیٰ محبت بھرے الفاظ میں حکم دے رہے ہیں۔ وہاں ضلع کلکٹر ابھیجیت چودھری، وزیر، وزیرمملکت موجود ہیں۔ لہٰذا فطری طور پر گھبرائے ہوئے سبنیس نے وزیراعلیٰ کو بہت ہی خاکساری کے ساتھ کہا کہ میں بیٹھ نہیں سکتا۔ لیکن وزیراعلیٰ نے طے ہی کرلیا تھا، یہ تمھاری عمارت ہے، اس جگہہ تم بطور چیف کام دیکھونگے یہ تمھاری کرسی ہے، اس کرسی پر میرے ہاتھوں تمھیں بٹھانا ہے۔ ایسا وزیراعلیٰ کے کہنے پر سبنیس کرسی پر بیٹھ گئے۔ اس اہم عہدہ پر تم ہو۔ تمھیں میں نے خود بٹھایا ہے۔ لہٰذا کام بھی برجستہ اور مستعدی کے ساتھ کرو۔ ایسا کہتے ہوئے وزیراعلیٰ نے سبنیس کی پیٹھ تھپتھپائی۔

اس بلڈنگ کے باہر ایک بہت پرانا کڑوا لیمو کا درخت تھا۔ اس درخت کو واڑوا کے لوگ آزادی کی جنگ کا گواہ مانتے ہیں، اُسے انھوں نے توڑنے بھی نہیں دیا تھا، لیکن بعد میں اسے دوسری جانب دوبارہ لگایا گیا۔ وزیراعلیٰ کو اس درخت کے متعلق پہلے ہی معلومات دی گئی تھی۔ اس درخت کی جگہ کے پاس کچھ وقت ٹھہر کر وزیراعلیٰ نے ساتھ کے افسران۔ ملازمین سے کہا کہ کڑوے لیمو کے اس درخت کی طرح بنیں، خوب سایہ دیں اور درخت کی طرح ہی محبت حاصل کریں۔ سب سے اہم یعنی تمھارے پاس آنے والے لوگوں کو سمجھیں۔

وزیراعلیٰ افتتاح کے بعد وہاں سے چلے گئے، لیکن تب سے میں جب جب اس آفس کی کرسی پر بیٹھتا ہوں، مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ پڑوس میں ریاست کے وزیراعلیٰ خود کھڑے ہیں، ان جذبات کا اظہار رویندر سبنیس نے کیا۔

عوام کو راحت:

انتظامیہ کے کاموں میں عوام کے مفاد کو ترجیح، شفافیت اور تیز گامی پیدا کرنے کے لیے ڈویژنل کمشنر کے آفس میں '' وزیراعلیٰ سچیوالیہ سیل (ککش) قائم کرنے کا فیصلہ وزیراعلیٰ اُدھو ٹھاکرے نے ناگپور کے سرمائی اجلاس کے دوران کیا تھا۔ اس کے بعد کچھ دنوں میں ہی ریاست کے سبھی ڈویژنل محصول کمشنر آفس میں وزیراعلیٰ سچیوالیہ ککش شروع کیا گیا ہے۔

درخواستوں پر کارروائی:

اس سیل میں پیش کی گئی درخواستیں متعلقہ علاقائی سطح کی مشنری کے پاس مناسب کارروائی کے لیے فوراً روانہ کی جائے گی لوک شاہی دن کے

وزیراعلیٰ اُدھو ٹھاکرے نے انتظامیہ کو عوامی مقبول اور حساس ہونا چاہیے اس کے لیے خود مثال پیدا کی ہے۔ کسان ہو یا طلباء یا انتظامیہ کے افسران اُنھیں ان کا حق ملنا چاہیے اس کے لیے وہ زبردست مُصر ہیں۔ عوام کو اپنے کاموں کے لیے ممبئی بار بار آنا نہ پڑے لہٰذا ڈویژنل سطح پر وزیراعلیٰ سچیوالیہ شروع کرنے کے فیصلہ کا اعلان ہی نہیں کیا بلکہ اسے فوراً روبہ عمل لایا۔

آپ کی کرسی آپ کا اعزاز

وزیراعلیٰ ادھو ٹھاکرے نے واڑوا تحصیل آفس کا افتتاح کرنے کے بعد تحصیل دار کو ان کی کرسی پر براجمان ہونے کے لئے کہا ان کے ہمراہ ممبر پارلیمنٹ دھیریہ شیل مانے

موقعہ پران درخواستوں پر کیا کاروائی ہوئی ہے اس کا جائزہ لیا جائے گا۔

رسید ملے گی۔ جائزہ لیا جائے گا: درخواست کے ساتھ آنے والے

کسان کی تکالیف جانکاری حاصل کرتے ہوئے
وزیراعلیٰ ادھوٹھاکرے

شخص نے اس سیل میں اپنی درخواست پیش کرنے کے بعد انھیں رسید دی جائے گی۔ علاقائی سطح پر کاروائی متوقع ہونے والی درخواستیں ڈویژنل کمشنر کے زیرنگرانی متعلقہ علاقائی افسران کے پاس فوراً روانہ کی جائے گی۔ جن درخواستوں پر حکومت کی سطح پر کاروائی متوقع ہے، جو موضوع پالیسی سازامور سے متعلق ہیں، ایسے اہم معاملات کی متعلقہ درخواستیں وزیراعلیٰ سچیوالیہ ککش میں پرنسپل سیکریٹری کو پیش کی جائے گی۔ روانہ کردہ درخواستیں اس پر کی گئی کارروائی زیرالتواء درخواستوں کی معلومات مکھیہ منتری سچیوالیہ سیل میں ہر ماہ کی 5 تاریخ سے قبل پیش کی جائے گی۔

کسان کو راحت:

وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے نے حلف برداری کی رسم کے بعد روزمرہ کی زبردست مصروفیت کے باوجود ایک کسان کے دکھ، تکالیف پر توجہ دی تھی۔ مایوس ہوکر زندگی ختم کرنے کی تیاری میں ممبئی داخل ہوئے ناندیڑ ضلع کے دھناجی جادھو وزیراعلیٰ شری ٹھاکرے کے الفاظ کی وجہ نئی امید لے کر واپس ہوئے تھے۔

وزیراعلیٰ شری ٹھاکرے نے بذات خود توجہ دے کر اس کسان کا گذشتہ کئی سالوں سے زیرالتواء مطالبہ آخر کار پورا ہوا۔ زمین کے سات بارہ پر اندراج جدید ہونے کی وجہ سے اُنھیں زبردست راحت ملی ہے۔

زمین پر قرض کے اندراج کی وجہ سے ”پھیر پھار“ نہ ہونے سے شری جادھو کا کاروبار رُک گیا تھا۔ اس پر انھوں نے ممبئی آکر اپنے حالات پیش کرنے کی کوشش کی۔ جس میں اُنھیں وزیراعلیٰ شری ٹھاکرے سے ملنے کا موقعہ ملا۔ شری جادھو نے اپنی زمین کے کام کاج اور قرض کے بارے میں جانکاری دی۔ وزیراعلیٰ نے پوری توجہ کے ساتھ حالات سے جانکاری حاصل کی۔ شری جادھو کو مایوس نہ ہونے اور تمام تر مدد بہم پہنچانے کا یقین دلایا۔ اور ساتھ ہی متعلقہ مشنری کو ہدایت جاری کی۔

اس کے تحت ناندیڑ ضلع کلکٹر ارون ڈونگرے نے محصول مشنری کے ساتھ، شری جادھو اور متعلقہ بنک آفیسر سے رابطہ قائم کیا۔ شری جادھو کے معاملہ میں حقیقت کی جانکاری حاصل کرکے زمین فروخت کے معاملہ میں پھیر پھار اندراج کرنے کی ہدایت جاری کی۔ اس پھیر پھار کی وجہ سے شری جادھو کو آئندہ قرض کی ادائیگی کے ساتھ زراعت کے متعلق کاموں کی راہ ہموار ہوئی ہے۔

(ٹیم لوک راجیہ)

سنتوش کو وزیراعلیٰ کا دلاسہ:

ممبئی میں چنے۔ پٹھانے فروخت کرکے تعلیم حاصل کرنے والے راجے واڑی (ضلع ستارا۔ تعلقہ مان) کے سنتوش سابڑے کو وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے نے دلاسہ دیا اور کہا کہ کوشش کرو، تمھیں جو چاہیے وہ مدد دی جائے گی۔

سنتوش سابڑے رات دس تا صبح پانچ بجے تک چوپاٹی پر چنے۔ پٹھانے فروخت کرکے پولیٹکل سائنس کا مطالعہ کرتا ہے۔ اس کا مقابلہ جاتی امتحان میں ایڈمنسٹریٹیو آفیسر بننے کا خواب ہے۔ ستارا سے ممبئی آکر مقابلہ جاتی امتحان کی تیاری کرنے والے سنتوش سابڑے کی خبر اخبار میں شائع ہونے کے بعد وزیراعلیٰ شری ٹھاکرے نے سنتوش سے رابطہ قائم کرنے کے احکام دیئے۔ جس کے تحت اپنا رات کا کام ختم کرکے یونیورسٹی جانے والے سنتوش کو منترالیہ آنے کے لیے پیغام دیا گیا۔

منترالیہ میں وزیراعلیٰ شری ٹھاکرے نے

ممبئی میں چنے۔ پٹھانے فروخت کرکے تعلیم حاصل کرنے والے
راجے واڑی (ضلع، ستارا، تعلقہ، مان) کے سنتوش سابڑے سے
بات چیت کرتے ہوئے وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے

سنتوش کے تعلق سے تفتیش کی اس کا جانکاری حاصل ہوتے ہی تعلیم کے سلسلہ میں اس کی کوششوں کی سراہنا کی۔ تعلیم حاصل کرنے کے لیے دیانت داری کے ساتھ کوشش کرو، اس کے لیے جو مدد چاہیے، وہ کی جائے گی، ایسا دلاسہ آپ نے دیا۔ اسی کے ساتھ ہی سنتوش کو کس طرح کی مدد چاہیے، اس کی جانکاری حاصل کرکے اُسے اسٹڈی کے لیے فوراً تمام تر مدد کی جائے ایسے احکام وزیراعلیٰ نے محکمہ سماجی انصاف کو دیئے۔

جذبات سے پُر ہوکر سنتوش نے وزیراعلیٰ شری ٹھاکرے نے خود توجہ دے کر ہمدردی کے ساتھ اس کی تفتیش کرنے کے لیے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اس سے تحریک حاصل کرکے اور بھی دل لگا کر محنت کے ساتھ تعلیم کے لیے کوشش کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔

شہداء کو انوکھا خراجِ عقیدت

راجندر پاٹل یڈراوکر

بیلگاؤں سمیت مکمل سرحدی علاقے کرناٹک میں پابندی کے لئے بائیکاٹ کے آندولن میں شہداء کو ہر سال 17 جنوری کو خراجِ عقیدت پیش کیا جاتا ہے۔ امسال وزیر مملکت راجندر پاٹل۔ یڈراوکر بیلگاؤں میں خراجِ عقیدت پیش کرنے کے لئے کس طرح گئے۔اس کا تجربہ ان کے ہی الفاظ میں......

شہداء کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے اور ریاستی حکومت سرحدی بھائیوں کے ساتھ ہیں، اس کا پیغام لے کر جمعہ 17 جنوری کو بیلگام روانہ ہوئے۔لیکن بیلگاؤں پہنچنے کے لئے ہمیں مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور ہم اس میں کامیاب بھی ہوئے۔

جمعہ صبح میں کولہاپور آیا۔ بیلگاؤں جاتے ہوئے کرناٹک پولیس کی جانب سے کوگنوڑی ٹول ناکہ پر مہاراشٹر کی گاڑیوں کی جانچ شروع ہونے کا معلوم ہوا۔لہٰذا بیلگاؤں کسی بھی طرح جانے کا ارادہ کیا اور پرائیویٹ کار سے نہ جاتے ہوئے مہاراشٹر ٹرانسپورٹ مہامنڈل کی بس سے ہم جانے کے لئے نکلے۔

ہماری بس سنکیشور بس ڈپو پہنچی۔ بس میں بہت سے کرناٹک پولیس والے بھی سوار ہوئے اور جانچ کرنے لگے۔ پولیس کو شبہ نہ ہو اس لئے میں نے جیکیٹ اور کان ٹوپی پہن لی اور طبیعت ٹھیک نہیں ہے ایسا بہانہ کیا۔اس لئے کرناٹک پولیس مجھے پہچان نہیں سکی۔ ورکرس کے ساتھ میں وہیں پر اتر گیا۔ وہاں سے بیلگاؤں تک کا سفر کرناٹک مہامنڈل کی بس سے کیا۔ بیلگاؤں سینٹرل بس ڈپو پر نہ اترتے ہوئے کے ایل ای اسپتال کے قریب اترنے کا فیصلہ کیا۔صبح ساڑھے گیارہ کے قریب ہم وہاں اترے۔

وہاں سے آگے رکشہ سے سفر کر کے سی بی ٹی کے راستے ہتاتما چوک پہنچے۔ دوپہر کے بارہ بجے تھے۔ پولیس تھے ہی۔ شہدا کو خراجِ عقیدت پیش کرتے وقت ہی انہوں نے مجھے قبضہ میں لیا۔لیکن سرحدی بھائیوں کے ساتھ مہاراشٹر ہے ایسا پیغام دینے میں ہم کامیاب ثابت ہوئے۔ اس کے لئے ہم کرناٹک پولیس کو چکمہ دینے میں کامیاب ہوئے۔

میرے ساتھ منگیش چیوٹے نے مہاراشٹر حکومت نے بطور رابطہ کار نامزد کردہ ریاست کے وزیر ایکناتھ شندے کا سرحدی بھائیوں کے لئے پیغام اس وقت پڑھ کر بتلایا۔ بیلگاؤں اور سرحدی علاقوں سمیت متحدہ مہاراشٹر ہونا ہی چاہئے۔ اس کے لئے ہم پابند ہونے کا یقین وزیر شندے نے اپنے پیغام میں دیا۔ بیلگاؤں پولیس نے بعد میں ہمیں مہاراشٹر کی حد میں چھوڑ دیا۔

(تحریر: اجئے جادھو: ڈی ایل او)

پردھان منتری راشٹریہ بال پُرسکار

فن (آرٹ) اور ثقافت کے شعبہ میں تعاون کے لئے اتھرولوہار اور حساب میں تخلیقی کاموں کے لئے دیویش بھئی یا مہاراشٹر کے دو بچوں کو راشٹرپتی رامناتھ کووند کے ہاتھوں ''پردھان منتری راشٹریہ بال پُرسکار'' سے سرفراز کیا گیا ہے۔

مرکزی خواتین و بہبود اطفال وزارت کی جانب سے راشٹرپتی بھون کے دربار ہال میں منعقدہ پروگرام میں ''پردھان منتری راشٹریہ بال پُرسکار 2020'' تفویض کئے گئے۔ مرکزی خواتین و بہبود اطفال کی وزیر اسمرتی ایرانی، وزیر مملکت دیباشری چودھری اور سیکریٹری ربیندر پوار اس موقعہ پر موجود تھے۔گزشتہ سال سے مرکزی خواتین و بہبود اطفال وزارت نے ''پردھان منتری راشٹریہ پُرسکار'' شروع کیا۔ تخلیقی، شجاعتی، سماجی خدمات، اسپورٹس، فن اور ثقافت کے شعبہ میں قابل ذکر کام کرنے والے 49 بچوں کو اس وقت ''بال شکتی'' ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اتھرولوہار اور دیویش بھئی یا مہاراشٹر کے بچوں کی بھی اس وقت پذیرائی کی گئی۔ ایوارڈ یافتہ بچوں کو راج پتھ پر منعقد ہونے والے یوم جمہوریہ کے موقعہ پر روڈ پریڈ میں شریک ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

سلام بہادروں کو

ممبئی کے پریل علاقہ کی زین سداورتے اور اورنگ آباد ضلع کے آکاش کھِلّارے کو ''راشٹریہ بال شوریہ پُرسکار برائے 2019'' کا اعلان کیا گیا ہے۔

''راشٹریہ بال شوریہ پُرسکار'' (قومی اطفال شجاعتی ایوارڈ) کا اعلان حال ہی میں کیا گیا ہے۔ ملک کی 12 ریاستوں کے 22 بچوں کو راشٹریہ بال شوریہ پُرسکار سے نوازا جائے گا۔ ان میں مہاراشٹر سے زین سداورتے اور آکاش کھِلّارے شامل ہیں۔ بھارتیہ بال کلیان پریشد کی صدر گیتا سدھارتھ نے پریس کانفرنس میں یہ جانکاری دی۔

شفاف ماحول
خوشگوار سیاحت

وزیرشری آدتیہ ٹھاکرے کے روزمرہ کام کاج میں نوجوانوں کی مختلف تجاویز ، نئی تدابیر ، ملکی ، غیر ملکی دوروں کے دوران کئے گئے معائنہ کا اثر دکھائی دے رہا ھے ۔ یہ تجاویز کیا ھوسکتی ھیں اس کا حل انھوں نے محکمہ اطلاعات و رابطہ عامہ کو حال ھی میں دی گئی ایک انٹرویو میں واضح کیا ۔ مستقبل میں اپنی پیش رفت کا روڈ میپ کیا ھوگا یہ انھوں نے اس انٹرویو میں تفصیل کے ساتھ بتلایا ۔ اس انٹرویو کا ایڈٹ کیا گیا یہ حصّہ ۔

آدتیہ ٹھاکرے،وزیر سیاحت

سیاحت، ماحولیات اور پروٹوکول یہ محکمہ اکثر کوئی مانگتا نہیں ۔لیکن یہ تینوں ہی محکموں میں کام کرنے کے لئے زبردست مواقع ہیں ۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ہماری نسل کو آگے ۔60-50 سال صحت مند زندگی گزارنی ہو تو ماحولیات کے محکمہ میں زبردست کام کرنا ضروری ہے۔ دنیا میں دوسری سرزمین کہیں بھی نہیں، لہٰذا ہم اپنی زمین کو نقصان نہ پہنچائے۔ ہماری زمین کو ہم کو ہی بچانا ہوگا۔ ہمارے پاس 4 سال خشک سالی کے تھے ۔لیکن موسلا دھار بارش ہوئی ۔ اب حال ہی میں بے موسم بارش ہوئی ۔ دیہی شہری ایسے دونوں ہی علاقوں میں کلائمیٹ چینج کے اثرات دکھائی دینے لگے ہیں ۔ دنیا میں کچھ مقامات پر درجہ حرارت نفی (مائنس) 60 سیلسیس ڈگری تک نیچے جا رہا ہے۔ لیکن کئی مقامات پر درجہ حرارت میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔فضائی آلودگی میں زبردست اضافہ ہو رہا ہے۔آئندہ دور میں ہمیں وائے فائے کے ہاٹ اسپاٹ جیسے آکسیجن کے ہاٹ اسپاٹ کرنا ہوگا کیا، ایسا ڈر پیدا ہوگیا ہے۔زمین کی ذمہ داری ہم سبھی پر ہے ۔ ہم سب اپنے علاقے کو صاف ستھرا رکھ کر ماحولیات کی حفاظت کی ذمہ داری نبھا سکتے ہیں۔لہٰذا ماحولیات کی حفاظت کے کاموں کو عوامی تحریک کا روپ دینے کا میرا ارادہ ہے۔اس کے لئے یہ محکمہ میں نے مانگا ہے۔

اس تحریک میں محکمہ ماحولیات کس طرح کام

کرے گا اس سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا کہ محکمہ ماحولیات اب تک صرف ریگولیٹری کے طور پر کام کرتا رہا ہے۔ یہ محکمہ لوگوں سے تھوڑا دور رہا ہے۔ اس محکمہ سے مجھے لوگوں کو جوڑنا ہے۔ ماحولیات یعنی صرف ریگولیشن اسے رخ دیتے ہوئے ماحولیات کی حفاظت کرنی ہو تو ہمیں خود اسکے لئے اقدام کرنے ہوں گے۔ اس کے لئے آئندہ دور میں ماحولیات کی حفاظت کے کاموں میں طلباء، نوجوان، خواتین کے ہمراہ عوامی تحریک چلائی جائے گی۔ اسکولوں میں عوامی بیداری، کالج میں تحریک، علیحدہ علیحدہ آفسوں میں ماحولیات کی حفاظت میں مختلف تجربات پہلے ہی سے شروع کئے جائیں گے۔ ہم نے اسکولوں میں ماحولیات کی حفاظت کا حلف لینے کا پروگرام منعقد کیا۔ جسے بہتر حمایت ملی۔ اب اس حلف نامہ کی عمل آوری ضروری ہے۔

ہم گھر اور شہر بھی میرا : ہر کوئی اپنے آس پاس 10 فٹ علاقہ میں صاف ستھرا اور آلودگی سے پاک رکھیں تو ماحولیات تحفظ کے بڑے کام ہو سکتے ہیں۔ میں میرے اردگرد کا ۱۰ فٹ کا علاقہ تبدیل کرکے بتلاؤں گا یہ عزم ہر کسی کو کرنا ہوگا۔ سینئر فلمی اداکار امیتابھ بچن نے بھی اس تعلق سے لوگوں سے اپیل کی ہے۔ یہ گھر میرا ہے، ویسے ہی یہ شہر بھی میرا ہے۔ ایسا ہر کوئی اپنے گاؤں کے تعلق سے، شہر کے تعلق سے محسوس کریں۔ ماحولیات کی حفاظت کی تحریک اپنے گاؤں اور شہروں کے متعلق یہ ''اپنا پن'' بہت اہم ہے۔ میں کچرا نہیں کروں گا اور اگر دوسرا کچرا اکٹھا کرے گا تو اسے ایسا کرنے سے منع کردوں گا، ہر ایک میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہئے۔ تب ہی سوا سو کروڑ آبادی والا ملک دنیا میں زبردست انقلاب پیدا کرسکتا ہے۔

سب کچھ ہوسکتا ہے : ماحولیات کی حفاظت مشکل محسوس ہوتا ہے ایسا ہوا تو بھی سب کچھ ممکن ہے۔ ایسا فرماتے ہوئے آدتیہ ٹھاکرے نے ممبئی میں روبہ عمل کچرا درجہ بندی کی کامیاب عمل آوری کی مثال دی۔ ستمبر 2017 میں ممبئی میں یومیہ تقریباً 10 ہزار میٹرک ٹن کچرا جمع ہوتا ہے۔ اس وقت 2019 تک ممبئی میں یومیہ کچرا اکٹھا کرنا عام طور سے 14 ہزار میٹرک ٹن ہوگا۔ ایسا اندازہ تھا۔ لیکن اس وقت ممبئی میں کچرے کو گیلا اور سوکھا اس طرح کی درجہ بندی کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ہاؤسنگ سوسائیٹیوں کو اس کے لئے آمادہ کیا گیا۔ کثیف کچرے کا انتظام کرنے والے پروجیکٹوں کو ایف ایس آئی میں رعایت دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس کا مثبت اثر ہوا اور 2019 میں اندازاً 14 ہزار میٹرک ٹن کچرے کو اکٹھا کرنا حقیقت میں لیکن 6 ہزار 500 میٹرک ٹن تک آیا۔ سوکھا کچرا علیحدہ کیا گیا۔ طے کیا گیا تو سب کچھ ہوسکتا ہے۔ کچرا مینجمنٹ کے اس طرح کے تجربہ کے لئے اب دیگر مقامی سوراجیہ اداروں کو بھی آگے آنا ضروری ہے۔

پلاسٹک سے آزادی : پلاسٹک پر پابندی کا مدعا اب اہم ہوگیا ہے۔ اس تعلق سے پوچھے گئے سوال کا جواب دیتے ہوئے شری ٹھاکرے نے کہا کہ، ہر پلاسٹک کی شئے خراب نہیں ہوتی۔ ہم پلاسٹک کی کرسیاں استعمال کرتے ہیں، وہ ضروری ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس کی وجہ سے ہم نے لکڑی کی کرسیوں کا استعمال کم کیا اور لکڑے کی ضرورت کم ہوئی اور درخت توڑے نہیں گئے۔ لیکن سنگل یوز پلاسٹک ماحولیات کے لئے خطرناک ہے۔ اگست 2017 میں ممبئی میں ہوئی موسلا دھار بارش کے وقت میں دیکھ رہا تھا کہ پلاسٹک کے کیری بیگ نالوں میں پھنسنے کی وجہ سے نالے بھر گئے تھے۔ پانی کا نکاس نہیں ہو رہا تھا۔ اسی طرح ''یوز اینڈ تھرو'' میں ہر پلاسٹک کی چیز جیسے کہ پلاسٹک کے برتن، چمچے، کٹوریاں، اسٹرا، کیری بیگ، جو ماحولیات کے لئے نقصان دہ ہیں۔ اس کا مکمل طور پر استعمال بند کرنا ضروری ہے۔ جو لوگ کپڑے کی تھیلیاں استعمال کرتے ہیں اُنھیں حوصلہ دینا اور ہوسکے تو ان کی پذیرائی کرنا ایسے پروجیکٹ ہمیں روبہ عمل لانا ہوں گے۔ پلاسٹک پر پابندی کے لئے 3 سال قبل حکومت نے قانون بنایا۔ اب دوکان، ریسٹورنٹ میں کیری بیگ دکھائی نہیں دیتے۔ کاغذی لفافے یا تھیلیاں یا کپڑوں کی تھیلیوں کے استعمال کی جانب لوگ دوبارہ رُخ کرنے لگے ہیں۔ آئندہ بھی ان چیزوں کے استعمال میں

انگلینڈ میں شیکسپیئر کا گھر

انگلینڈ میں شیکسپیئر کا اسٹریٹ فورڈ اپاؤن - وین ، اس گاؤں کے دورے کے دوران اپنے تجربہ کو بیان کرتے ہوئے شری آتیہ ٹھاکرے نے کہا کہ اس گاؤں میں شیکسئیر کا گھر ھے ۔ اس ایک گھر پر اس گاؤں میں یومیہ لاکھوں سیاح آتے ھیں ۔ ان سیاحوں کی وجہ سے علاقہ میں ریسٹورنٹ ، کیفے ، سوؤینئیر شاپس ، سنیما ہال ، بس گاڑیاں ، ٹیکسی ، میں زبردست رش ہوتا ھے ۔ اس سبھی کاروبار کے ذریعہ مقامی لوگوں کو روزگار حاصل ہوتا ھے ۔ اس علاقے کی ، ریاست کی اور ملک کے مالی نظام کو فروغ حاصل ہوگا ۔ غیرملکی زرمبادلہ حاصل ہوگا ۔ ایک سیاحت سے اتنا زبردست فائدہ ہوسکتا ھے ۔ ہمارے یہاں بھی ایسے کئی مقامات ھیں ۔ ان مقاما ت کی جانب دنیا بھر کے سیاح آئے تو کایا پلٹ ہوسکتی ھے ۔ ایک سیاحتی مقام کی وجہ سے اس مکمل علاقے کی ترقی ہوسکتی ھے

اضافہ ہوگا سنگل یوز پلاسٹک سے ہمیں مکمل نجات ملے گی ۔

تیرتھ علاقوں میں واقع ندیوں کی آلودگی کے بارے میں اظہارِ خیال فرماتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ تیرتھ کے علاقے اور وہاں واقع ندیاں یہ عقیدت کے نظریہ سے ہمارے لئے بہت اہم ہے ہی۔ لیکن ان تیرتھ علاقوں پر ندیوں کا فروغ کرنا یہ بھی ماحولیات کے اعتبار سے بہت اہم ہے۔ ریاست میں دیگر سبھی ندیوں کے ماحولیات کی حفاظت کرنا زمانہ کی ضرورت ہوگئی ہے ۔ پینے کے پانی کے سبھی ذخائر کو صاف ستھرا رکھنا ضروری ہے۔ اس نقطہ نظر سے ندیوں کو آلودگی سے پاک کرنے کے لئے ایک تفصیلی پروگرام بنانے کی ہدایت میں نے محکمہ کو دی ہے ۔ اس میں شہری ترقیات، دیہی ترقیات، ماحولیات ، صنعت ، آب فراہمی اور صفائی ایسے مختلف محکموں کا تعاون حاصل کیا جائے گا۔ سبھی محکموں کے رابطہ سے ریاست کی ندیوں کو صاف شفاف رکھنے کے لئے جلد ہی اقدامات کئے جائیں گے ۔ لیکن ان کاموں میں بھی صرف حکومت کی سطح پر کارروائی کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس میں عوام کا تعاون اور خواہش بھی اہم ثابت ہوگی۔ اس سے پہلے ہم قدرت کے پرستار تھے۔ آگ، ہوا، پانی اور آسمان کو ہم دیوتا مانتے تھے۔ لیکن بعد میں ان کے تعلق سے وہ عقیدت نہیں رہی اور آلودگی کرنے لگے، یہ رکنا چاہئے۔ قدرتی ماحول اور فضاء، پانی، مٹی، درخت، جانور، پرندے، پھول ان سبھی کی ہم نے حفاظت کرنی چاہئے۔

فضائی آلودگی کم کرنے کے لئے مستقبل میں ہمیں الیکٹرک کاروں پر زیادہ توجہ دینی ہوگی ۔ اس کے علاوہ غیر روایتی بجلی کا استعمال بھی ضروری ہے ۔ مستقبل میں ہم سو فیصد الیکٹرک موبیلٹی کر سکے ہیں اور فضائی آلودگی بڑے پیمانے پر کم ہوسکتی ہے۔ نیز صنعتوں کو ماحولیات کے مختلف قوانین کی تکمیل کے لئے پابند بنانا، ان سے قانون کے تحت گرین زون کی تشکیل کرانا۔ زائد آلودہ پانی اور کثیف کچرے کے انتظام کو ان کے لئے لازمی بنانا، اس پر بھی توجہ دینی ہوگی۔

پروٹوکول اور سیاحت : ۔ سیاحت، اب ایک پسندیدہ محکمہ ہوگیا ہے، ایسا بتلاتے ہوئے اس محکمہ کی معرفت ریاست میں ملکی، غیر ملکی سیاحوں کو متوجہ کرنے کے لئے کیا کیا کرنا ہے اس کی تفصیلی معلومات آدتیہ ٹھاکرے نے انٹرویو کے دوران دی۔ ہمارے ملک میں جہاں بے روزگاری بڑھی ہے ۔ ملک کی جی ڈی پی کم ہورہی ہے وہاں سروس کے شعبہ پر توجہ دینا بہت ضروری ہے۔ سیاحت کے فروغ سے وہ ہمیں بڑے پیمانے پر حاصل ہوسکتا ہے۔ مہاراشٹر نام کی طرح ہی عظیم (مہان) ریاست ہے۔ دنیا بھر کے لوگوں کو یہ ریاست بتلانی چاہئے۔ شیوارایا کے پہاڑی قلعوں سے لوگ عقیدت کی نظریہ کے تحت جڑے ہوئے ہیں۔

لیکن اسی کے ساتھ ان قلعوں کے آرکیٹیکچر، ٹریکنگ کے لئے وہاں دستیاب مواقع، ان قلعوں کی تاریخ بھی دنیا تک پہنچانی ہوگی۔ ریاست میں تقریباً 350 قلعے ہیں ۔ یہ قلعے سیاحت کے بین الاقوامی نقشہ پر متعارف کرانے ہوں گے۔ اس کے لئے ان قلعوں کی مرمت، ان کی خوبصورتی کے ساتھ وہاں پہنچنے کے لئے سڑکیں، بنیادی سہولیات اس طرح سبھی کچھ ہمیں فراہم کرنی ہوگی۔

محکمہ پروٹوکول کی ذمہ داری سنبھالنا بھی ریاست کے سیاحتی فروغ کے مقصد کے تحت ہے۔ ایسا آپ نے بتلایا۔ محکمہ پروٹوکول کے ذریعہ ملکی، غیر ملکی کونسلیٹ جنرل، غیر ملکی مہمانان، ہائی کمشنروں سے جڑ سکتے ہیں۔ ان کے ذریعہ مہاراشٹر کو دنیا میں دکھانے نیز دنیا کو مہاراشٹر کے قریب لانے کے مواقع حاصل ہوتے ہیں۔ دنیا کو اپنے قریب کرنا ہے تو سبھی ملکوں کے ساتھ یہ تمام ناتے ہمیں برقرار رکھنے ہوں گے ۔ سیاحت اور پروٹوکول جیسے دو محکموں کی معرفت ریاست کی سیاحت کو فروغ دیا جائے گا ۔ آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، سویزرلینڈ، انگلینڈ جیسے کئی ممالک کے مالی نظام سیاحت پر منحصر ہیں۔ کئی ممالک میں بارہ مہینے سیاح آتے ہیں ۔ موسم کے تحت سیاحوں کو متوجہ کیا جاتا ہے۔ ہمیں بھی یہ تمام باتیں کرنی ہوگی ۔

اے آر - وی آر ٹیکنالوجی کا استعمال : مہاراشٹر بیدار ہوا تو ملک بیدار ہوگا۔ ملک کی جی ڈی پی میں سب سے بڑا حصہ مہاراشٹر کا ہے۔ ہمارے مہاراشٹر کی کچھ باتیں ابھی بھی دنیا کے سامنے لانی ہوگی ۔ پہاڑی قلعے، منادر، واری جیسی روایت، تہوار اُتسو، کوکن کنارپٹی ، ایکوٹورازم ،

پنڈھرپور کی تقریب حیرت زدہ

پنڈھرپور کی وادی کی زبردست روایت ہمارے پاس ہے۔ وزیر اعلیٰ ادھو ٹھاکرے صاحب نے اس وادی کی جب ایریل فوٹو گرافی کی، تب اس ہیلی کاپٹر میں میں بھی تھا۔ لیکن میں نے کیمرہ ایک جانب رکھ کر حیرت زدہ ہوکر نیچے وادی دیکھ رہا تھا۔ لاکھوں لوگ ایک جذبہ کے تحت متحرک ہوکر واری میں شامل ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں۔ آشیرواد دیتے ہیں۔ لیتے ہیں اور یہ بھکتی کی تقریب مناتے ہوئے نکل جاتے ہیں۔ یہ تقریب حیرت زدہ ہوتی ہے ۔ یہ ہم دنیا کو بتلا سکتے ہیں۔ ہمارا گنیش اتسو بھی ایسا ہی ہے۔ جاپان، اسپین میں بھی ایسی زبردست تقریبات منائی جاتی ہیں۔ وہاں لاکھوں غیر ملکوں سیاح آتے ہیں۔ ہمارے اُتسو کی جانب بھی ہمیں توجہ دینے کی ضرورت ہے۔!

ممبئی 24 گھنٹے :

"ممبئی 24 گھنٹے" کے مدعے پر شری ٹھاکرے نے کہا کہ ممبئی ایک بین الاقوامی شہر ھے ۔ نیویارک ، لندن ، سنگار پور ، ھانگ کانگ جیسے شہر 24 گھنٹے شروع رھتے ھیں ۔ صرف لندن کی نائٹ اکنامی 5 بلین پاونڈ ھے ۔ ممبئی میں ملکی ، غیر ملکی ، سیاح ، صنعتکار ، ھائی کمشنر ، سیلیبرٹی ، غیرملکی مھمانان بڑی تعداد میں آتے ھیں ۔ ان کے لئے 24 گھنٹے سھولیات کی فراھمی ضروری ھے ۔ اس کے علاوہ ممبئی کے ملازمت پیشہ بھی دن بھر کام سے تھک ھار کر رات گھر پھنچتے ھیں۔ انھیں بھی خوشیوں سے لطف اندوز ھونے کے لئے فلم دیکھنے کے لئے ، ھوٹل ، ریسٹورنٹ ، کیفے میں جاکر کچھ کھانے کے لئے ممبئی 24 گھنٹے کھلی رھی تو اس کا ضرور فائدہ ھوگا ۔ اس کے علاوہ یہ پروجیکٹ ھم غیر رھائش پذیر علاقوں میں شروع کررھے ھیں ۔ جس کی وجہ سے رھائش پذیر افراد کو اس سے کچھ بھی تکلیف نھیں ھوگی ۔ جس مقام پر سیکیوریٹی انتظام ، سی سی ٹی وی ، مختلف اقسام کے لائسنس ، پارکنگ ، فوڈ سیکیوریٹی ، فائر بریگیڈ کی عمل آوری ھوتی ھے ۔ ایسے انتظامیہ کو ھی اجازت دی گئی ھے ۔ مالس ، گیٹیڈ ملس ، جیسے مقامات پر یہ تجویز روبہ عمل لائی جارھی ھے۔

ممبئی 24 گھنٹے تجویز کا خیال ، روزگار میں اضافہ اور مالی نظام کی ترقی کے تحت کرنا ضروری ھے ۔ فی الوقت ممبئی میں سروس کے شعبہ میں تقریباً 5 لاکھ روزگار دستیاب ھیں ۔ یہ ایک شفت کے روزگار ھیں۔ ممبئی 24 گھنٹے شروع رھی تو 3 شفت شروع ھوکر سروس کے شعبہ میں روزگار میں 15 لاکھ تک اضافہ ھوسکتا ھے ۔ اس کے علاوہ محصول میں اضافہ ھوگا ، بیوپار بڑھے گا ، سڑکوں پر رکشہ ، ٹیکسی کا کاروبار بڑھے گا ، سپلائی چین مزید مضبوط ھوگی ۔ مالی نظام کو فروغ حاصل ھوگا ۔ ممبئی میں سیاح یا صنعتکار آئے تو وہ یھاں تقریباً 36 گھنٹے رُکتے ھیں۔ لیکن ممبئی میں 24 گھنٹے سھولیات فراھم کی گئی تو 2 تا 3 دن تک وہ رُک سکتے ھیں۔ سیاح شھر میں رکے تو وہ سڑکوں پر جائیں گے ، ٹیکسی میں بیٹھتے ھیں ، شاپنگ کرتے ھیں ، ھوٹل میں کھانا کھاتے ھیں، اس سے ھوٹل ، ریسٹورنٹ ، کیفے ، تھیئٹرس ، رکشہ ، ٹیکسی ، شاپنگ جیسے سبھی کاروبار کو فروغ حاصل ھوگا ۔ ان انتظامیہ میں نئے روزگار دستیاب ھوں گے ۔ ان کاروبار پر مبنی سبزیوں سے لے کر پٹرول پمپ تک جیسے مختلف سپلائے چین (زنجیر) کے نظام کا بھی فروغ ھوگا ۔ ممبئی 24 گھنٹے تجویز کو ھاؤسنگ کے ٹرم میں دیکھا گیا تو ھم کچھ شعبوں میں ایف ایس آئی ڈبل کرتے ھیں ویسا ھی یہ معاملہ ھے ۔ کیونکہ 24 گھنٹے استعمال کرنے سے ایک ھی جگہ کا ھم دو وقت استعمال کرسکتے ھیں ۔ یہ تجویز اندور میں پیش ھوئی ۔ وھاں ایک ھی مقام پر دن میں سراف بازار منعقد ھوتا ھے اور رات اسی مقام پر کھاؤ گلی شروع ھوتی ھے ۔

فاریسٹ ٹورازم ، ہیریٹیج ٹورازم ، ایگری ٹورازم ، اسپریچول ٹورازم ، جیسی سیاحت میں متنوع ہمارے یہاں ہیں ۔ یہ تمام باتیں ہمیں دنیا کو بتلانا ہے ۔ ریاست میں یونیسکو کے اعلان کردہ کچھ ورلڈ ہیریٹیج سائٹس ہیں ۔ اے آر وی آر (آگمینٹیڈ ریلیٹی ۔ ورچیول ریلیٹی) جیسی کچھ جدید ٹیکنالوجی کا استعمال کرکے ان سیاحتی مقامات کی معلومات کو مزید موثر طور پر سیاحوں تک پہنچائی جائے گی ۔ یہ سبھی چیلنج کے طور پر نہیں بلکہ مواقع کے طور پر میں دیکھتا ہوں ۔

گاؤں جیسے ھوٹل : ہمیں کوکن میں بھی سیاحوں کے لئے سہولیات فراہم کرنی ہوگی ۔ لیکن ایسا کرتے وقت کوکن کی خوبصورتی متاثر نہ ہو اس جانب توجہ دینی ہوگی ۔ گاؤں کو جیسے تھے ویسے ہی برقرار رکھ کر وہاں کی ثقافت کے مطابق ہوٹل ، ریسٹورنٹ شروع کئے جائیں گے ۔ ہوٹل جدید سہولیات سے آراستہ ہونے چاہئے ۔ لیکن ان کے روپ ان گاؤں جیسے ہی ہونے چاہئے ۔

ماحولیات ، سیاحت اور پروٹوکول یہ تینوں ہی محکمے ایک دوسرے سے منسلکہ ہیں ۔ یہ تینوں ہی محکموں سے رابطہ قائم کرکے ریاست کے مفاد کے لئے کچھ تو بہتر یقیناً کرنے کا میرا ارادہ ہے ۔

(تحریر ارشاد باغبان ۔ ڈی ایل او)

مہاراشٹرکوتم پرناز ہے

جن کی گھوڑ سوار فوج ان کی سر زمین اور جن کی بحریه ان کا سمندر ، یه دھیان میں رکھتے ہوئے چھترپتی شیواجی مہاراج نے سوراجیه کے لئے پہلی بحریه کی تشکیل کی ۔ گراب ، گلبلے ، ترانڈے ، تارُو ، شِباڈ ، مچوا ، پگار ، واگھور ، جیسی مختلف سمندری گاڑیوں (کشتیوں) کی تعمیر کی۔ چھترپتی سمبھاجی راجے نے بھی سِدّی ، ڈچ ، پُرتگیز کوشه (مات) دینے کے لئے بحریه کی توسیع کی ۔ چھترپتی کی اس بحریه کی تشکیل میں کئی بہادروں نے تعاون دیا ان میں سے ایک یعنی کانھوجی آنگرے ۔ 26 جنوری کو شیواجی پارک پر پیش کردہ اس تصویری رتھ سے سوراجیه (حکومت) کی خدمت کرتے وقت کانھوجی کی قیادت میں سمندر میں سوراجیه کے بھگوے تورن کس طرح شان کے ساتھ لہرانے لگے ، انھوں نے انگریز ، ڈچ اور فرینچ پر سمندر سے کس طرح نگرانی کی ، اس کا شجاعتی کارنامه ظاهر کیا ۔ قلابه ، وجے درگ ، سوورن دُرگ ، مقامات پر اصلاحی جہاز سازی ، اسلحه سازی کی خاصی کارکردگی کی ۔ کانھوجی کی اجازت بغیر سمندر پر کوئی بھی کسی بھی طرح کی سرگرمی نہیں کرسکتا تھا ۔ سمندر تجارت پر بھی ان کی نگرانی تھی ۔ موجوں پر سوار ہوکر ، طوفانی ہواؤں کا مقابله کرتے ہوئے ، تعمیر ہوئی یه بحریه شیوباکی، ہاتھ میں سرلیکر ، حکومت کی ذمه داری سنبھالتے ہوئے ، لڑے یه سردار دریا کے ۔ اس طرح جن کی قابلیت کا تذکرہ کیا جاتا ھے ۔ وہ کانھوجی آنگرے ان کی خدمات کو تین بار تعظیمی سلام کرنے والے اس تصویری رتھ کی تعمیر معروف آرٹ ڈائرکٹرنتن چندرکانت دیسائی نے کی ھے ۔

جہاز پر چھترپتی شیواجی مہاراج کا گھوڑ سوار مجسمہ بنایا گیا ہے ۔ کانہوجی آنگرے کے کاموں کی جانکاری دینے والی یہ جھانکی اس موقعہ پر پیش کی گئی۔ پریڈ میں 60 فنکار شامل تھے۔

☆☆

وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے نے مراٹھواڑہ کے دورے کے دوران کئی موضوعات کے تعلق سے پالیسی ساز فیصلے کیے۔ مراٹھواڑہ میں صنعتوں کو فروغ حاصل ہو، اس کے لیے تمام تر ضروری اقدامات کا یقین تو دلایا ہی اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ زراعت کے لیے مفید جوڑ کاروبار پر توجہ دی جانے کے بارے میں کہا۔ کسان محنت کش اور نوجوانوں کی ترقی ہی ہماری حکومت کا اہم مقصد ہے ایسا آپ نے مزید فرمایا۔

مراٹھواڑہ دورے کے دوران وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے نے مختلف ترقیاتی کاموں کا معائنہ کرکے ان کی تکمیل کے لیے متعلقہ ضروری ہدایات دی، ان کے ہمراہ وزیر صنعت شری سبھاش دیسائی۔

ہم کریں گے ہی

سنجیونی جادھو ، پاٹل

وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے لگاتار کاموں میں مصروف رہتے ہیں جو ان کی فطرت ہے۔ کوئی بھی مسئلہ کا متبادل مناسب اقدام کرتے وقت بے حد حساسیت کے ساتھ مسئلہ کو حل کرنے کی مہارت کیا ہوتی ہے، اس کا تجربہ وزیر اعلیٰ اُدھوٹھاکرے کے اورنگ آباد کے پہلے ہی دورے میں حاصل ہوا۔

مراٹھواڑہ میں گزشتہ تین۔ چار سالوں سے خشک سالی کی شدت میں اضافہ ہورہا ہے۔ اس مسئلہ کا سامنا کرنے کے دوران ہی 2019 میں بے وقت بارش نے سنگین مشکلات پیدا کردی۔ اورنگ آباد سمیت مراٹھواڑہ میں عثمان آباد، بیڑ، لاتور، ان اضلاع کے دو تعلقوں میں بارش مگر چار تعلق خشک ترین، حالت میں تھے۔ اس کا کسی طرح بھی راستہ ڈھونڈ نکالنے کے لیے انتظامیہ اور کسان کوشش کر ہی رہے تھے کہ دیوالی کے قریب مراٹھواڑہ میں بے موسم بارش نے پوری طرح سے تہلکہ مچادیا۔ جو کسان بارش کے پانی کا بے چینی سے انتظار کر رہے تھے، ان کے کھیتوں میں مہینہ، ڈیڑھ مہینہ ذخیرہ کیے گئے پانی کی وجہ سے کسانوں کی آنکھیں نم ہوگئیں۔ ہاتھ اور منہ تک آنے والی فصل خراب ہوگئی۔ ان حالات کو شری ٹھاکرے نے وزیر اعلیٰ بننے سے پہلے ہی اس علاقہ میں دورے کے دوران دیکھا تھا۔ تجربہ حاصل کیا تھا۔

اِس تمام حالات کے پیش نظر وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے کے ذریعہ سرمائی اجلاس میں کسانوں کو راحت دینے والی قرض معافی یقیناً بڑا سہارا ثابت ہوئی۔ وزیر اعلیٰ کے عہدہ کی ذمہ داری قبول کرنے کے ساتھ ہی ریاستی حکومت کا اعلان کردہ یہ فیصلہ وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے کی قیادتی صفات اور کسانوں کے تئیں حساسیت کے جذبہ کی جھلک دکھانے والا ثابت ہوا۔ اس کے پیش نظر اورنگ آباد میں لاتور، پربھنی، عثمان آباد، اورنگ آباد ضلع کی جائزہ میٹنگ کے لیے نیز مہا ایکسپو2020 صنعتی نمائش کے افتتاح کے موقعہ پر وزیر اعلیٰ کا اورنگ آباد دورہ حال ہی میں اختتام پذیر ہوا۔

عثمان آباد ضلع ترقی: عثمان آباد ضلع کی ترقی کو فنڈ ناکافی ہونے نہیں دیا جائے گا۔ ایسا یقین وزیر اعلیٰ شری ٹھاکرے نے دلایا۔ بجلی کنکشن کے لیے رجسٹریشن پورٹل لگاتار شروع رکھیں۔ سولار پروجیکٹ مکمل ہونے کے لیے کنٹریکٹروں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ ''مہاوترن آپلیا داری'' (مہاوترن آپ کے در پر) یوجنا مزید موثر طور پر روبہ عمل لائی جائے۔ عوام کی ترقی کے لیے اور اضلاع کی ہمہ جہت ترقی کے لیے سبھی کومل کر کڑی محنت اور مشقت کرنے کی ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ ایسا وزیر اعلیٰ نے کہا۔

اِس میٹنگ سے قبل ان کے ہاتھوں اورنگ آباد اسمارٹ سٹی پروجیکٹ کے تحت اسمارٹ سٹی بس اور بس اسٹاپ پروجیکٹ کی مجوزہ تصاویر کے بورڈ کی نقاب کشائی کی گئی۔ اورنگ آباد دیہی علاقوں میں خواتین اور نوجوانوں میں قانون کے متعلق بیداری پیدا کرنے کے لیے مراٹھواڑہ میں پہلی بار اورنگ آباد دیہی پولس فورس نے جدید تعلیمی پولس وین شروع کی ہے۔ دشواریوں کے دوران

خواتین کو فوری امداد دستیاب ہونے کے لیے ”پولس ایپ“ تیار کیا اس وین کو شری ٹھاکرے نے ہری جھنڈی دکھا کر عوام کے سپرد کیا۔

عثمان آباد ضلع کی میٹنگ کے بعد اورنگ آباد میونسپل کارپوریشن کے اہم پانی، سڑکیں اور کچرا جیسے موضوعات کے متعلق شہر میں لوگوں کی صحت کے نقطہ نظر سے اہم کچرے کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے جلد سے جلد فنڈ مہیا کرایا جائے گا۔ ایسا کہا اور شہر کچرا مُکت کرنے کے کام کو حکومت ترجیح دے گی۔ نیز شہر کے اہم جو کوئی بھی زیرالتوا مسائل ہیں وہ سبھی مسائل جلد از جلد حل کیے جائیں گے۔ اسمارٹ شہر پروجیکٹ کے لیے علیحدہ افسران کا تقرر بھی کیا جائے گا۔ ایسا شری ٹھاکرے نے بتلایا۔

اورنگ آباد ضلع: اورنگ آباد ضلع جائزہ میٹنگ میں آبپاشی، پانی، سڑکیں، صحت عامہ، فصل بیمہ، سیاحت اور تعلیم جیسے مسائل کے بارے میں اظہار خیال فرماتے ہوئے شری ٹھاکرے نے سلّوڈ کے پانی کے مسئلہ کے حل کے لیے پورنا ندی پر زائد بیریجیس کے بارے میں سروے کیا جائے گا۔ ایسا واضح کیا۔

فصل بیمہ یوجنا کے تعلق سے بھی کمپنیوں کے نمائندوں کے ساتھ رابطہ قائم کرکے کسانوں کو ان کے آفس میں بار بار جانا نہیں پڑے گا۔ اس بات کو شری ٹھاکرے نے واضح کیا۔ وزیر اعلیٰ کے اس فیصلہ سے دوبارہ کسانوں کے تئیں ان کی حساسیت دکھائی دی۔

پربھنی ضلع: پربھنی ضلع جائزہ میٹنگ میں شری ٹھاکرے نے پربھنی میں محکمہ زراعت کے سب ڈویژنل آفس شروع کرنے کے بارے میں حکومت کو تجویز روانہ کریں جسے فوری منظوری دی جائے گی۔ نیز خالی نشستوں کے بارے میں جائزہ لے کر یہ عہدے ایک ماہ میں پُر کیے جائیں، ایسے احکام بھی وزیر اعلیٰ شری ٹھاکرے نے میٹنگ میں جاری کیے۔ پربھنی ضلع اسپورٹس کمپلیکس کی حالت خستہ ہوگئی ہے اس اسپورٹس کمپلیکس کی مرمت کے لیے فنڈ مہیا کرانے کے بارے میں

فوری رابطہ: مراٹھواڑہ میں ضلعی سطح کی مشنری اور عوامی نمائندوں کی سماعت، اس طرح کی اس دورے کی نوعیت تھی۔ 9/ جنوری صبح 11/ بجے یعنی پلاننگ کردہ وقت پر وزیر اعلیٰ اورنگ آباد ائیر پورٹ پر تشریف لائے۔ وہاں سے آگے موٹر کار سے اورنگ آباد کلا گرام، گروارے کمپلیکس علاقہ میں مراٹھواڑہ ایسوسی ایشن آف اسمال اسکیل انڈسٹریز اینڈ ایگریکلچر (مسی آ) کے ذریعہ منعقدہ ”ایڈوانٹیج مہاراشٹر ایکسپو“ اس صنعتی نمائش کا افتتاح ان کے ہاتھوں ہوا۔ اس وقت یہاں کی نمائش میں صنعتکاروں نے جو پیداواری اشیا پیش کی تھی، اس کا معائنہ کرکے، بلحاظ علاقہ بنائے گئے اسٹال ہولڈرس کو پیداوار حاصل کرتے وقت درپیش مشکلات اور اقدامات کی چرچا ہمدردی کے ساتھ کی۔ اور ایسا کرنے والے شخص یقیناً حساس ہوتے ہیں۔ اور یہ حساسیت اور سادہ پن بار باران کے دورے کے دوران دکھائی دیا۔

اس موقعہ پر وزیر اعلیٰ نے کسان اور صنعتکاروں کی محنت کو اور خود اعتمادی کو حکومت کی فعال کوششوں کا بھرپور ساتھ دینے کا حکومت کا ادارہ ہے، ایسا فرماتے ہوئے ایک طرح سے صنعتکاروں کو یقین دلایا۔ نیز افتتاح کے موقعہ پر بولتے ہوئے شری ٹھاکرے نے کہا کہ کسانوں کو قرض سے آزاد کرتے ہوئے اب کسانوں کو فکروں سے آزاد کرنے کا حکومت کا موقف ہے۔ صنعتی ترقی کے ذریعہ یہاں کے کسان، بھومی پتروں کو روزگار کے مواقع فراہم کرنے، صنعتکاروں کو فعال بنانے کے لیے حکومت کی اولین ترجیح ہے۔ نیز صنعت اور زراعتی کے محکموں کے رابطہ سے فوڈ پروسیس، تیل کے بیج پروسیس جیسے زراعت مال سے منسلکہ اناج پروسیس صنعت کو بڑے پیمانے پر فروغ دیا جائے گا۔ اور بِڈکن میں 500/ ایکڑ زمین پر فوڈ پروسیس مرکز کا جلد ہی بھومی پوجن (سنگ بنیاد) کرکے تیزی سے سینٹر قائم کرنے کے کام مکمل کیے جائیں گے اور اس مقام پر 100/ ایکڑ اراضی خواتین صنعتکاروں کے لیے ریزرو ہوگی۔ اس بات کا اعلان شری ٹھاکرے نے کیا۔

صنعتی شعبہ میں بڑے پیمانے پر کام ہو رہے ہیں۔ ایسا فرماتے ہوئے اورنگ آباد کے صنعتکاروں کی سراہنا کی۔ نیز بین الاقوامی مارکٹ میں خود کی علیحدہ شناخت پیدا کرنے کی گنجائش مہاراشٹر میں مراٹھواڑہ کے صنعتی علاقوں میں ہے۔ روایتی صنعتی کاروبار سے آگے جاتے ہوئے علیحدہ جدید تجربہ کرکے دنیا کو ”میڈان انڈیا“ کی شناخت ہم کرا سکتے ہیں۔ اس بات کا یقین دلانے والے کام مراٹھواڑہ میں ہو رہے ہیں۔ مراٹھواڑہ کی یہ صنعتی طاقت دکھانے والی نمائش ہے۔ ان الفاظ میں نمائش کی سراہنا بھی کی۔

اِس افتتاح کے بعد انھوں نے بالترتیب اورنگ آباد، لاتور، عثمان آباد، پربھنی اضلاع کا وہاں کے عوامی نمائندوں کی موجودگی میں جائزہ لیا۔

شیندرا۔ بڈکن صنعتی ترقیات پروجیکٹ کی مجوزہ تصویر۔

بتلاتے ہوئے اس کمپلیکس کے ذریعہ بین الاقوامی معیار کے کھلاڑی متعارف ہوں گے ایسی توقع بھی وزیراعلیٰ شری ٹھاکرے نے ظاہر کی۔ پاتھری کے فروغ کے لیے تیرتھ علاقے ترقیاتی پروگرام کے تحت فنڈ مہیا کرایا جائے گا۔ میڈیکل مسائل کے بارے میں مراٹھواڑہ کے طلباء کو انصاف دلانے کے لیے میڈیکل مسائل کے بارے میں زون طریقہ کار سے جانچ کر کے اس میں سُدھار کی جائے گی۔ ایسا کہتے ہوئے پربھنی بیرونی ٹرن روڈ کے لیے تحویل اراضی کے مسئلہ کو حل کرنے کے لیے مرکز سے رجوع کیا جائے گا ایسا آپ نے کہا۔

پربھنی شہر کی پینے کے پانی کی بڑھتی ضرورت کے پیش نظر زائد پائپ لائن، زیرزمین گٹر یوجنا، ضلع میں باندھ کے کام تیزی سے مکمل کرنے کے احکام متعلقین کو دیے۔ ایلدری باندھ کے رساؤ کی مرمت کر کے باندھ سے آبپاشی کے لیے بائیں اور دائیں نالے تعمیر کر کے زراعت کو وافر مقدار میں پانی دستیاب کیا جائے گا۔ صنعتوں کو فروغ دینے کے لیے نئی انڈسٹریل کالونی تعمیر کرنے کے لیے جلد ہی جگہ دستیاب کرانے کے بارے میں بھی نیز شہر میں جھوپڑپٹی مالکان کو پردھان منتری آواس یوجنا کے تحت شامل کرنے کے لیے ضلع کلکٹر کو کارروائی کرنے کی ہدایت شری ٹھاکرے نے دی۔

دورے کے دوسرے روز سڈکو کے ایم جی ایم علاقہ میں پریہ درشنی گارڈن میں مجوزہ بالا صاحب ٹھاکرے کے اسمارک کی جگہ کا دورہ کیا۔ اس موقعہ پر انھوں نے اس علاقہ میں واقع ایک بھی درخت کو نہ توڑتے ہوئے، بلکہ اس میں خاص طور سے پرندوں کی رہائش کے لیے جامن، چافا کے درخت لگائے جائیں گے۔ اس بات کی یقین دہانی کرتے ہوئے شری ٹھاکرے نے ماحولیات سے محبت کا ثبوت دیا۔

لاتور ضلع: لاتور ضلع جائزہ میٹنگ کے وقت، خشک سالی سے متاثرہ لاتور ضلع میں پانی کے مسئلہ کو ترجیحی طور سے حل کیا جائے گا۔ دستیاب پانی

ذخیرہ کو استعمال کرنے کے ساتھ ہی ضرورت کے تحت پانی کا مناسب طور سے استعمال کرنے کے ساتھ ہی مختلف پانی کے متعلق یوجنا سے رابطہ رکھتے ہوئے پانی کی منصوبہ بندی کی جائے گی۔ ایسی یقین دہانی شری وزیراعلیٰ اُدھو ٹھاکرے نے کرائی۔ نیز سالہا سال سے ضلع کو درپیش مسائل وہیں فوری اوقات میں حل کیے جائیں، ایسی ہدایت متعلقہ محکموں کے سربراہوں کو دی۔ فصل بیمہ کے تعلق سے وقت پر بیمہ کمپنیوں کے ساتھ حکومت کی سطح پر رابطہ قائم کر کے فوراً فصل بیمہ کے پیسے کسانوں کے بنک اکاؤنٹ میں جمع کیے جائیں گے۔ کسانوں کے مفاد کے دوررس نتائج رونما کرنے والی یوجنا حکومت کی سطح پر مرتب کی جارہی ہیں۔ اس کے لیے فوراً میٹنگ کا انعقاد کیا جائے گا۔ گائرن زمین کا استعمال ایم آئی ڈی سی کے لیے کیا جائے گا۔ مراٹھواڑہ میں ان چار اضلاع کی طرح ہی دیگر باقی ماندہ چار اضلاع کے جائزہ کے لیے ہم دوبارہ آئیں گے ایسا بھی آپ نے فرمایا۔

مراٹھواڑہ کے مسائل کیا ہے۔ مسائل کی شدت کتنی ہے اور اِن مسائل پر فوری نیز طویل مدتی اقدامات کون سے ہیں، ان اقدام کی عمل آوری کس طرح ہورہی ہے، مقامی حالات کے پیش نظر اقدامات کے تحت کونسی اصلاح ضروری ہیں۔ ان تمام امور کے نقطہ نظر سے یہ دورا اہم اور مثال پیدا کرنے والا ثابت ہوا۔ مراٹھواڑہ کے مختلف مسائل حل کرنے کے لیے سرکار مستعد ہے، یہ دلاسہ وزیراعلیٰ کے دورے نے دیا یہ یقینی۔

علیٰحدہ وزیر اعلیٰ ککش (سیل) کا قیام:

ڈویژنل کمشنر کے آفس میں ''مکھیہ منتری سچوالیہ ککش'' قائم کیا گیا ہے۔

(انفارمیشن اسسٹنٹ، ڈویژنل انفارمیشن آفس، اورنگ آباد)

اہم اعلانات:

- مراٹھواڑہ میں 8 ہزار 360 کروڑ روپے کی نئی سرمایہ کاری۔ بڈکن میں 500 ایکڑ اراضیات پر فوڈ پروسیس سینٹر قائم کر کے 100 ایکڑ اراضیات خواتین صنعتکاروں کے لیے محفوظ۔
- شیندرا میں اسکل ڈیولپمینٹ سینٹر۔
- لاتور ضلع کے کسانوں کے لیے دودھ اکٹھا کرنے کے تحت دودھ پاؤڈر پروجیکٹ شروع کیا جائے گا۔ دیونی گائے کے بین الاقوامی اینمل (مویشی) ریسرچ سینٹر کی معرفت معیاری گائے کی نسل کے فروغ کے لیے جگہ۔
- عثمان آباد ضلع کے نقطہ نظر سے اہم کرشنا مراٹھواڑہ آبپاشی پروجیکٹ کے تحت مراٹھواڑہ کے لیے فراہم کیا جانے والا پانی، کرشنا کھورے وغیرہ کے تعلق سے قانوناً اور ٹیکنیکی امور کا مطالعہ کر کے اس رپورٹ کو مہاراشٹر جل پریشد کو روانہ کیا جائے گا۔
- پربھنی میں محکمہ زراعت کا سب ڈیویژنل آفس شروع کرنے کے بارے میں حکومت کو تجویز روانہ کرنے کے لیے منظوری۔
- پربھنی ضلع میں صنعتی کالونی تعمیر کرنے کے لیے جگہ۔

ایک جھلک

ممبئی پاربندر پروجیکٹ :

ملک میں سمندر پر سب سے زیادہ طویل ممبئی۔ پاربندر پروجیکٹ کے (ممبئی ٹرانس ہاربر لنک) پُل کے پہلے گالے کی تعمیر کے کام کا آغاز وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے کے ہاتھوں عمل میں آیا۔

اس پروجیکٹ کے لیے معیاد 54 ماہ کی ہے۔ پھر بھی فی الوقت اس کے کام تیزی کے ساتھ شروع ہیں۔ لہٰذا مدت سے پہلے یہ پروجیکٹ مکمل ہوگا۔

ایسا ہے پروجیکٹ:۔ ممبئی شہر میں شیوڑی اور اہم زمین پر نہوا کو جوڑنے والا تقریباً 22 کلومیٹر طویل 6 طرفہ (3+3 راستے) پل شامل ہے۔ اس پُل کی سمندر میں لمبائی 16.5 کلومیٹر ہے۔ زمین پر پُل کی کل لمبائی تقریباً 5.5 کلومیٹر ہے۔ اس پُل کو ممبئی شہر میں شیوڑی اور اہم زمین پر شیواجی نگر اور نیشنل ہائی وے۔ 4 بی پر چرلے گاؤں کے قریب اِنٹر۔چینج ہے۔ یہ بھارت میں سب سے طویل سمندر پر پل ثابت ہوگا۔

ممبئی۔ پابندر پروجیکٹ کے (ممبئی ٹرانس ہاربرلنک) پل کے پہلے گالے (مرحلہ) کے تعمیراتی کام کا آغاز وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے کے ہاتھوں عمل میں آیا۔ ساتھ میں شہری ترقیات کے وزیر ایکناتھ شندے، ممبر پارلیمنٹ اروند ساونت، ممبر اسمبلی اجئے چودھری۔ وغیرہ)

پروجیکٹ کی موجودہ صورتحال:

یہ پروجیکٹ جاپان بین الاقوامی کوآپریشن ایجنسی۔JICA کے قرض کے تعاون سے روبہ عمل ہے۔

- پروجیکٹ کے تعمیراتی کام 3 آرکیٹکٹ کنٹریکٹر کے ذریعہ اور 1 انٹلیجنٹ ٹرانسپورٹ سسٹم کنٹریکٹر کے ذریعہ کیا جائے گا۔ پروجیکٹ کے 3 پیکیجیس کے کنٹریکٹرس کو 23 مارچ 2018 کو کاموں کے آغاز کا حکم دیا گیا ہے۔
- پروجیکٹ کی دسمبر 2019 کے آخر میں تقریباً 19 فی صد اقتصادی ترقی ہوئی ہے۔ پُل کے پایہ اور ستون کے تعمیراتی کام پورے شباب پر ہیں۔ اسی طرح سیگمینٹ کا سٹنگ اور عارضی پل کے تعمیراتی کام زور وشور سے جاری ہیں۔
- پروجیکٹ کے تعمیراتی کاموں کی مدت تقریباً ساڑھے چار سال ہے۔ جس کے تحت پروجیکٹ ستمبر 2022 تک مکمل کرنے کا منصوبہ ہے۔

شیوبھوجن تھالی کا آغاز:۔

یوم جمہوریہ کے موقعہ پر ریاست میں شیوبھوجن یوجنا کا آغاز کیا گیا۔ ریاست میں پہلے دن 11 ہزار 417 لوگوں نے اس کھانے سے استفادہ کیا۔۔

ریاست میں غریب اور ضرورت مند عوام کو سہولیاتی شرح میں کھانا مہیا کرانے کے لیے وزیراعلیٰ اُدھوٹھاکرے کی پیش رفت سے شیوبھوجن یوجنا کی عمل آوری شروع کی گئی ہے۔ اب تک ریاست میں 122 شیوبھوجن مراکز شروع کئے گئے ہیں۔ ان مراکز کے ذریعہ غریب جنتا کو 10 روپئے میں کھانا مہیا کرایا جارہا ہے۔ شیوبھوجن حکومت کی اہم یوجنا ہے۔ جس کی ریاست میں بخوبی عمل آوری کے لیے غذا، شہری رسد وتحفظ صارفین محکمہ کو آگاہ کیا گیا ہے۔ شیوبھوجن یوجنا کے تحت اکولہ ضلع میں 2، امراوتی 3، بلڈانہ 3، واشم 2، اورنگ آباد 4، بیڑ۔ ہنگولی۔ 1، جالنہ 2، لاتور، 1، ناندیڑ، 4، عثمان آباد، 3، پربھنی 2، پال گھر 3، رائے گڈھ 4، رتنا گیری 3، سندھودرگ 2، پریل 3، اندھیری 3 ، وڈالا 2 ، تھانہ 7، کاندیولی 2، بھنڈارا 2، چندرپور 3، گڈچرولی 1 ، گوندیا 2، ناگپور 7، وردھا 2، احمدنگر 5، دھولیہ 4، جلگاؤں 7، نندوربار 2، ناسک 4، کولہاپور 4، پونہ 10، سانگلی 3، ستارا 4، سولاپور 5، اس طرح مراکز شروع کئے گئے ہیں۔ متعلقہ اضلاع کے نگراں وزراء کے ہاتھوں شیوبھوجن یوجنا کا آغاز کیا گیا۔

کینٹن، سیلف ہیلپ ادارے، مہیلا بچت گٹ، بھوجنالیہ، ریسٹورنٹ، میس کے ذریعہ شیوبھوجن یوجنا روبہ عمل ہے یعنی جن مراکز کو یوجنا کی عمل آوری کے لیے منظوری دی گئی ہے ان مراکز سے یوجنا کے تحت دوپہر 12 تا 2/بجے کے دوران کھانا دستیاب کرایا جاتا ہے۔ استفادہ کی 10 روپئے کی رقم کے علاوہ باقی ماندہ رقم محکمہ غذا وشہری رسد کی جانب سے امداد کے طور پر مراکز کے چلانے والوں کو دستیاب کی جائے گی۔

کیمو تھیرپی سہولت میں اضافہ:

کیموتھیرپی کی سہولت میں اضافہ ریاست کے سبھی ڈسٹرکٹ

اسپتالوں میں کیے جانے کا اعلان وزیر صحت راجیش ٹوپے نے کیا۔ منترالیہ میں محکمہ کی ذمہ داری قبول کرنے کے بعد محکمہ کی جائزہ میٹنگ منعقد کرکے انھوں نے یہ سہولت ریاست بھر میں شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ ریاست میں فی الوقت ۱۱/(گیارہ) ڈسٹرکٹ اسپتالوں میں کیموتھیرپی کی سہولت دستیاب ہے۔ کینسر کا بڑھتا تناسب دیکھتے ہوئے مریضوں کو راحت دینے کے لیے سبھی ضلع اسپتالوں میں بھی یہ سہولت مہیا کرائی جائے گی۔ اس کے لیے ٹاٹا اسپتال کے تعاون سے تمام ترضروری ٹیکنیکی امور مکمل کرنے کی ہدایت محکمہ کو اس وقت دی گئی۔

طبی اداروں کے جالے (نیٹ) ریاست بھر میں پھیلے ہوئے ہیں، انھیں مضبوط، صاف شفاف، میڈیکل افسران کی دستیابی جیسے امور پر توجہ دی جائے گی۔ دستیاب سہولت کے ذریعہ شہریوں کو زیادہ بہتر طریقہ سے سروس فراہم کرکے شہریوں کے طبّی مشنریوں کی جانب دیکھنے کے نظریہ کو تبدیل کرنے کے لیے کوشش کی جائے گی۔ بدلتے زندگی کے طرز عمل کی وجہ سے بلڈ پریشر، ذیابطس، عارضہ قلب جیسی بیماریوں کا تناسب بڑھنے سے اس تعلق سے عوام میں زیادہ بیداری ضروری ہے۔ میڈیکل افسران کی خالی نشتیں پُر کرتے وقت دیہی علاقوں کے اسپتالوں میں ادویات کا ذخیرہ کافی موجود رہے اس جانب توجہ میڈیکل مشنری دیں۔ ایسے احکام وزیر صحت نے اس وقت دیے۔

ریزرویشن کی معیاد میں اضافہ : دستوری ترمیم:۔

مہاراشٹر ودھان سبھا اور ودھان پریشد کی ایک روزہ خصوصی میٹنگ میں درج فہرست ذات، جماعت کے لیے لوک سبھا اور راجیہ سبھا میں ریزرو (محفوظ) نشتیں رکھنے کے لیے نیز اینگلو انڈین سماج کو نامزدگی کے ذریعہ نمائندگی دینے کے لیے آئندہ 10/سالوں کے لیے مدت میں اضافہ دینے والی پارلیمنٹ نے منظور کردہ دستوری (126/ویں اصلاح) بل، 2019 بل کے قرارداد متفقہ رائے سے منظور کی گئی۔

ہر تعلقہ میں ایک اسپتال:

عام آدمی کو طبی علاج ومعالجہ کے لیے مفید ثابت ہونے والی مہاتما جیوتی با پھلے جن آروگیہ یوجنا کے دائرہ میں اضافہ کیا جائے گا۔ ریاست میں اب ہر تعلقہ میں ایک اسپتال یوجنا کے تحت شامل کرانے کا فیصلہ کیا جارہا ہے۔ ریاست بھر میں شامل اسپتالوں کی تعداد دوگنا کرکے تقریباً ایک ہزار اسپتالوں کی شمولیت یوجنا کے

6500 آروگیہ وردھنی کیندر:۔

ہیلتھ کے تعلق سے احتیاطی اور معیاری سروس لوگوں تک پہنچانے کے لیے سبھی سب سینٹر، پرائمری آروگیہ سینٹر اور شہری پراتھمک آروگیہ کیندروں کو مرحلہ درمرحلہ آروگیہ وردھنی کیندر میں تبدیل کیا جارہا ہے۔ مارچ اواخر تک کل تقریباً 6500 آروگیہ وردھنی کیندر ریاست میں قائم کئے جائیں گے۔ ایسی جانکاری وزیر صحت راجیش ٹوپے نے دی۔

گڈچرولی، واشیم، عثمان آباد اور نندوربار ریاست کے چار اضلاع، نیز بھنڈارا، چندرپور، وردھا، ستارا، پال گھر، ناسک، لاتور، پونہ، احمد نگر، ناندیڑ، ہنگولی، گوندیا، امراوتی سندھودرگ، جلگاؤں اس طرح 19 اضلاع میں کل 1169 میڈیکل سب سینٹر کے اور سبھی اضلاع میں 1501 (دیہی علاقوں کے) اور 413 (شہری علاقوں کے) پرائمری آروگیہ کیندر اس طرح کل 3083 آروگیہ کیندروں کو آروگیہ وردھنی کیندر میں تبدیل کیا گیا ہے۔ دوسرے مرحلہ میں جالنہ، بیڑ، پربھنی جیسے مراٹھواڑہ کے اضلاع سمیت باقی ماندہ اضلاع میں یہ کیندر (سینٹر) شروع ہوں گے۔ ان کیندروں میں سموادائے آروگیہ ادھیکاری، کے عہدہ پر آیورویدک، یونانی، نرسنگ ڈگری ہولڈر تقرر کئے جائیں گے۔ میڈیکل خدمتگار، ہمہ مقاصد آروگیہ سیوک، اس طرح کے ورکرس کے ذریعہ آروگیہ وردھنی کیندر میں اور اس کے تحت شامل گاؤں میں پرائمری آروگیہ سہولیات کی فراہمی کی جائے گی۔ منتخب کردہ سموادائے آروگیہ افسران کو چھ ماہ کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔ 2019-20 میں پریلیمیزی امتحان میں کامیاب ہوئے 3696 (آیورویدک 2388، یونانی 233 اور بی ایس سی نرسنگ 1075) سموادائے آروگیہ افسران کی ٹریننگ اگست 2019 سے شروع کی گئی ہے۔ تربیت یافتہ سموادائے آروگیہ افسران یہ نکاس، یعنی متعلقہ امتحان کامیاب ہوکر فروری 2020 سے آروگیہ سب سینٹر پر فائز ہوں گے۔ جس کی وجہ سے مارچ سے اب تک 3500 آروگیہ وردھنی کیندر شروع ہوں گے۔ ایسا وزیر صحت نے فرمایا۔

راجیش ٹوپے
وزیر برائے صحت

جدید زندگی طرز عمل کی وجہ سے غیروبائی امراض میں اضافہ ہوا ہے۔ لہٰذا فی الوقت فراہم کی جانے والی ماتا بال سنگوپن آروگیہ سیوا میں اضافہ کرکے غیروبائی امراض کی جانچ کے لیے آروگیہ سیوا آروگیہ وردھنی کیندر کے ذریعہ فراہمی کا ارادہ ہے۔

آروگیہ وردھنی کیندر میں 13 سروس:۔

- ڈیلیوری سے قبل اور ڈیلیوری سروس۔
- نوزائد بچوں کو دی جانے والی سروس
- بچوں اور نوعمر کو بیماریوں اور ٹیکہ کاری کی سروس۔
- فیملی پلاننگ، مانع حمل اور ضروری میڈیکل سروس۔
- وبائی امراض اور پلاننگ اور عام امراض کی بیرونی مریضوں کی سروس۔
- وبائی امراض پلاننگ اور جانچ۔
- غیروبائی امراض پلاننگ اور جانچ۔
- نفسیاتی میڈیکل پلاننگ اور جانچ۔
- ناک، کان، گلا اور آنکھ عام امراض کے متعلق سروس۔
- دانت اور منہ کے امراض کی میڈیکل سروس۔
- بڑھتی عمر میں امراض اور متعلقہ علاج۔
- پرائمری علاج اور ایمرجنسی سروس۔
- آیوش اور یوگا۔

ایک جھلک

تحت کی جائے گی۔ جس کی بدولت زیادہ سے زیادہ مریضوں کو اسکا فائدہ ہوگا اور راحت حاصل ہوگی۔ اس یقین کا اظہار وزیر صحت راجیش ٹوپے نے کیا۔

جن آروگیہ یوجنا کے ذریعہ عام آدمی کو مہنگے طبی علاج کی سہولت حاصل ہو رہی ہے۔ اس یوجنا کے تحت شامل اسپتالوں کی تعداد میں اضافہ کے متعلق مانگ کی جارہی تھی۔ اس کے تحت زیادہ سے زیادہ عوام کو یوجنا کے تحت فائدہ حاصل ہونے

سرکاری کاروبار کے لیے پین لازمی:

ریاستی سرکار سے متعلق اقتصادی کاروبار کے لیے آئندہ پین نمبر لازمی ہوگا۔ محصول چوری کی روک تھام کے لیے نائب وزیر اعلیٰ اجیت پوار کی زیر صدارت منعقدہ میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا۔

اجیت پوار
نائب وزیر اعلیٰ

ریاست کی ترقیاتی یوجنا اور بنیادی سہولیاتی پروجیکٹوں کو تیزی عطا کرنے کے لیے ریاست کی اقتصادی صورتحال میں سُدھار پر وزیر مالیات کے ناتے شری اجیت پوار نے توجہ مرکوز کی۔ مختلف محکموں کی محصولی اضافہ کے تحت جائزہ لیاجارہا ھے۔ محصول میں اضافہ کرتے وقت خاص طور سے محصول چوری کی روک تھام کے لیے اقدامات کئے جارھے ھیں۔ آن لائن لاٹری کے ذریعہ ھونے والی محصولی چوری بہت ھے۔ آنے والے دور میں ریاست میں آن لائن لاٹری پرپابندی عائد کرکے صرف پیپر لاٹری شروع رکھنے کے لیے بھی فیصلہ کیاگیا۔ ہوٹل میں فروخت ھونے والی شراب پردوطرح کے ٹیکس وصول کئے جاتے ھیں۔ لہٰذا ہوٹل میں فروخت ھونے والی شراب پر ٹیکس ردّ کیاجائے گا اور شراب بنانے کے ٹیکس میں اضافہ کیاجائے گا۔ جس کی وجہ سے ریاست کی محصول میں اضافہ متوقع ھے۔

کے لیے اب اسپتالوں کی تعداد میں اضافہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔

شامل اسپتالوں کی تعداد دوگنا:۔ فی الوقت جن آروگیہ یوجنا کے تحت ریاست میں 492 اسپتال شامل ہیں۔ 355 تعلقوں میں سے 100 تعلقے اس میں شامل ہو رہے ہیں۔ باقی ماندہ تعلقوں کے مریضوں کو یوجنا کے تحت علاج کرانے کے لیے ضلع کے مقامات پر یا متصل تعلقوں میں جانا پڑتا ہے۔ مریضوں کو سفر نہ کرنا پڑے۔ اُنھیں ان کے ہی تعلقوں میں علاج کی سہولت دستیاب ہونے کے لیے اب ہر تعلقے میں یوجنا کے تحت ایک اسپتال کو شامل کیا جائے، اس کے لیے فیصلہ کیا گیا ہے۔ لہٰذا اب اس یوجنا کے تحت ایک ہزار اسپتالوں کو شامل کیا جائے گا۔

پڑھے جائیں گے دستور کے مقاصد:۔(دیباچہ)

بھارتیہ دستور کے مقاصد، ریاست کی سبھی گرام پنچایتوں میں، پنچایت سمیتیوں اور ضلع پریشدوں میں یوم جمہوریہ، مہاراشٹر ڈے، یوم آزادی جیسے نیشنل ڈے کے مواقع پر اجتماعی طور پر پڑھے جائیں گے۔ 26 جنوری سے ریاست میں دستور کے متعلق عوامی بیداری کے لئے یہ پروجیکٹ شروع کئے جانے کی جانکاری دیہی ترقیات کے وزیر شری حسن مشرف نے دی۔

یوم جمہوریہ، مہاراشٹر ڈے، یوم آزادی کے مواقع پر گرام پنچایت، پنچایت سمیتیوں اور ضلع پریشدوں میں یہ پروجیکٹ روبہ عمل لایا جائے گا۔ ان مقامی سووراجیہ اداروں کے عہدیداران اور شہری، دستور کے مقاصد (دیباچہ) کو پڑھیں گے۔ عوام میں ہمارے بھارتیہ دستور کے تعلق سے بیداری پیدا ہو، ہمارے حقوق اور فرائض کے تعلق سے انھیں معلومات ہو۔ نیز ہماری جمہوریت بھی مزید مستحکم کرنے کے تعلقہ نظر سے یہ پروجیکٹ شروع کیا جارہا ہے۔ 26 جنوری سے ریاست کی 27 ہزار 874 گرام پنچایتوں، 351 پنچایت سمیتیوں اور 34 ضلع پریشدوں میں یہ پروجیکٹ شروع کیا جارہا ہے۔

500 شیتکری (کسان) سنمان رہنمایانہ سیل:

کسان بھائیوں کو اپنی دشواریوں کو پیش کرنے کے لئے، مختلف یوجنا کی جانکاری حاصل ہونے اور حق کا منچ حاصل ہونے کے لئے تعلقہ، ضلع سطح پر زراعتی آفس میں شیتکری سنمان ورہنمایانہ سیل شروع کیا گیا ہے۔ اس مہم کا آغاز رائے گڑھ ضلع کے علی باغ سے وزیر زراعت داداجی بھسے کے ہاتھوں کیا گیا۔ ریاست بھر میں تقریباً 500 دفاتر میں اس طرح کے مراکز شروع کئے گئے ہیں۔

وزیر زراعت نے شیتکری سنمان ورہنمایانہ سیل شروع کرنے نیز تعلقہ سطح پر کسان رابطہ کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ ظاہر کیا تھا۔ جس کی عمل آوری کے دوران ریاست بھر میں ایسے رہنمایانہ سینٹر شروع کرنے کے لئے محکمہ زراعت مستعد ہونے کے بارے میں وزیر زراعت شری بھسے نے بتلایا۔ اس تعلق سے محکمہ کی معرفت حکومت کا فیصلہ بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ اس میں رہنمایانہ سیل اور کمیٹی کے بارے میں ہدایت دی گئی ہے۔

زراعتی مال کی پیداوار اور آمدنی کو مسلسل قائم رکھنے کے لئے حکومت کے مختلف محکمات کی معرفت کسانوں کے لئے جو یوجنا روبہ عمل لائی جاتی ہیں، ان کی عمل آوری میں رابطہ رکھنے کے لئے تعلقہ سطح پر کمیٹی اہم کردار نبھاتی ہے۔ وزیر اعلیٰ اُدھو ٹھاکرے کے، کسانوں کو فکروں سے آزاد کرنے کے مقصد کی تکمیل کے لئے محکمہ زراعت کی معرفت کسان کو مرکز مان کر یوجنا روبہ عمل لائی جارہی ہیں۔ اس نقطہ نظر سے کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کے لئے تعلقہ سطح پر کمیٹی کی ہر تین ماہ میں میٹنگ ہوگی۔ اس میں کسانوں کے مسائل پر بات چیت کی جائے گی۔ موسم

فصل کی صورتحال، مارکیٹنگ، کھاد کی فراہمی، فصل قرض، زراعتی جوڑ کاروبار، بجلی کنکشن، کسانوں کے قرض کے معاملات، جیسے امور پر اس تعلق سے کمیٹی کی میٹنگ میں بات چیت ہوگی۔

ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان کے نام سے منسوب جل بھوشن پُرسکار:۔

آبی وسائل، آبی تحفظ اور آب فراہمی کے شعبوں میں قابل ذکر کام کرنے والے افراد کو سابق وزیر اعلیٰ آنجہانی ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان کے نام سے منسوب جل بھوشن پُرسکار دینے کا فیصلہ ریاستی حکومت نے کیا ہے۔

ریاست مہاراشٹر میں اہم آبی ثقافت کے بانی سابق وزیر اعلیٰ آنجہانی ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان کے جنم شتابدی سال کے موقعہ پر یہ فیصلہ کیا گیا۔ انہوں نے ''پانی روکو، پانی جذب کراؤ، کا اعلان کرکے ریاست کو خشک سالی سے آزاد کرانے کے لئے آبی ثقافت کو پیش کیا۔ ریاست میں کئی آبپاشی پروجیکٹ ان کی کوششوں کی وجہ سے مکمل ہوئے ہیں ۔ خشک سالی سے آزاد کرانے کے لئے ان کے خیالات آج کی نسل تک پہنچنا ضروری ہے۔ ان کی خدمات اور تجاویز کا پرچار اور تشہیر کرنے کی ہدایت ریاستی حکومت نے دی ہے۔ اسی کے ایک حصّہ کے طور پر جل بھوشن ایوارڈ دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ جل کرانتی کے متعلق خیالات کو فروغ دینے کے لئے ریاست ی حکومت کی جانب سے حوالہ جات کتاب اور لوک راجیہ کے خصوصی شماروں کا اجراء کیا جائے گا۔

ناندیڑ شہر کے وشنو پوری پروجیکٹ کے قریب سابق وزیر اعلیٰ آنجہانی ڈاکٹر چوہان کا اسمارک تعمیر کرنے اور ناندیڑ ضلع کے بھوکر میں پولیس ٹریننگ سینٹر شروع کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔ ناندیڑ شہر میں لائبریری، مقابلہ جاتی امتحان رہنمایانہ سینٹر اور لڑکے۔لڑکیوں کے لئے ہاسٹل قائم کرنے جیسے کام بھی زیر غور ہیں۔ اس کام کے فنڈ کے لئے متعلقہ محکموں کو ضروری تجویز کرنے کے احکام بھی حکومت نے دیئے ہیں۔

ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان کا جنم 14 جولائی 1920 کو ہوا۔ 15 جولائی 2019 سے 14 جولائی 2020 تک ان کا جنم شتابدی سال ہے۔ اس موقع پر ریاستی حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ اسمبلی کے آئندہ بجٹ اجلاس میں ودھان پریشد اور ودھان سبھا کے دونوں کی ایوانوں میں آنجہانی ڈاکٹر شنکر راؤ چوہان کی خدمات کی پذیرائی کی تجویز پیش کرنے کا اعلان بھی اس سے قبل ہی کیا گیا ہے۔

مہاراشٹر کے 54 پولیس اہلکاروں کو صدر جمہوریہ پولیس میڈل :

قابل ذکر کارکردگی کے لئے تفویض کئے جانے والے صدر جمہوریہ پولیس میڈل مرکزی وزارت داخلہ نے ظاہر کئے ہیں۔ ملک میں 1040 پولیس افسران اور ملازمین کو صدر جمہوریہ پولیس میڈل کا اعلان ہونے سے ان میں مہاراشٹر کے 54 پولیس افسران اور ملازمین شامل ہیں۔

☆☆

''شکشم (فعال) ابھیان :۔

پیٹرولیم اشیاء کی حفاظت کے تعلق سے عوامی بیداری پیدا کرنے کے لیے پیٹرولیم سنوردھن سنشودھن سنگھٹنا کے ذریعہ (PCRA) منعقدہ ''شکشم ابھیان' 2020 (تحفظی شمتا مہوتسو) پروگرام کا افتتاح وزیر ابرائے غذا وشہری رسد اور تحفظ صارفین چھگن بھجبل کے ہاتھوں یشونت راؤ چوہان پرتشٹھان میں عمل میں آیا۔

شکشم ابھیان 2020 کے افتتاح کے موقعہ پر حلف لیتے ہوئے وزیر برائے غذا وشہری رسد اور تحفظ صارفین چھگن بھجبل، ان کے ہمراہ محکمہ غذا وشہری رسد اور تحفظ صارفین کے پرنسپل سکریٹری مہیش پاٹھک، انڈین آئیل کارپوریشن کے علاقائی رابطہ کار سجیت رائے۔

ترقیات کی جانب تیز گامی کے ساتھ پیش رفت کرنے والے ہمارے ملک کی اور ریاست کی بجلی کی بڑھتی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے پیٹرولیم اشیاء کی درآمد (امپورٹ) پر منحصر رہنا پڑتا ہے۔

ان حالات میں بجلی لوازمات کا کفایت شعاری کے ساتھ استعمال ملک اور ریاست کی حتمی ترقی کے لیے اور ماحولیات کے فروغ کے لیے اہم اقدام ثابت ہوتا ہے۔ ریاستی سرکار پیٹرولیم اشیاء کو بطور متبادل غیر روایتی توانائی کا اور دیگر لوازمات کا استعمال کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہیں۔

''شکشم ابھیان 2020'' (تحفظی گنجائش کا مہوتسو) یہ ابھیان 16 جنوری تا 15 فروری 2020 کے دوران شروع رہے گا اس ابھیان کا نعرہ ایندھن زیادہ نہ صرف کریں، آؤ ماحولیات کو بچائیں، اس طرح ہے۔

ٹرانسپورٹ انسٹی ٹیوٹ پُرسکار :۔ قومی سطح کا دوسرا بہترین راجیہ پریوہن سنستھا پُرسکار بیسٹ کے چیف رجسٹرار شری لاڈ کو اور بیسٹ کے باندرہ ڈپو کو بہترین ڈپو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ریاستی سطح پر بہترین ٹرانسپورٹ ایوارڈ مروڈ (رائے گڈ) پنچ وٹی (ناسک)، ایوت محل، شری وردھن (رائے گڈھ)، پین (رائے گڈ)، پربھنی، پی ایم پی ایم ایل، پونہ کے بالے واڈی ڈپو کو بہترین ڈپو ایوارڈ سے نوازا گیا۔ پی سی آر اے کے شکشم ۔تحفظی شمتا مہوتسو، اس وین کا بھی افتتاح عمل میں آیا۔

ریاست کے مفاد کی کئی یوجناؤں کو کابینہ میں منظوری دی جاتی ہے۔ ایسے کچھ فیصلوں کا تفصیلی جائزہ...

کابینہ میں طے ہوا...

انڈومل میں واقع اسمارک :

بھارت رتن ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے اندومل کے اسمارک میں مجسمہ کی اونچائی 350 فٹ تک کرنے کا فیصلہ میٹنگ میں کیا گیا۔ اس سے قبل اس مجسمہ کی اونچائی 250 فٹ طے کی گئی تھی۔ اس فیصلہ کی وجہ سے اس اسمارک کا چبوترا 100 فٹ اور مجسمہ 350 فٹ اس طرح اسمارک کی کل اونچائی زمین سے 450 فٹ ہوگی۔

اس پروجیکٹ کے لیے ممبئی میٹروپولٹن ریجنل ڈیولپمینٹ آتھارٹی نے اصلاحی تجویز کے تحت پیش کردہ اندازاًاخراجات کو منظوری دی گئی۔ یہ اخراجات آتھارٹی کی معرفت کئے جائیں گے۔ اس کی ادائیگی حکومت کرے گی۔ یہ پروجیکٹ تین سال میں مکمل ہونا متوقع ہے۔ اس کے لیے 9 فروری 2018 کو کام کے احکام دیئے گئے ہیں اور سبھی مرتب کردہ پروگرام کے 100 فیصد کام مکمل ہوکر تمام ترضروری اجازت نامے بھی حاصل ہوگئے ہیں۔ مجسمہ کی اونچائی بڑھانے کے فیصلہ کی وجہ سے تمام ترضروری اجازت نامے فوراً حاصل کئے جائے ایسے احکام بھی جاری کئے گئے ہیں۔

مجسمہ کی اونچائی میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اس کے لیے درکار برانز اور لوہے کی مقدار میں اضافہ ہوگا نیز مجسمہ کے پیروں میں بھی اضافہ ہوگا۔ اس اسمارک میں بودھ کی طرز پر گنبد، میوزیم اور نمائش منعقد کرنے کی سہولت ہوگی۔ نیز 6.0 میٹر وسیع راؤنڈ راستہ ہوگا۔ اس اسمارک میں 68 فی صد جگہ کھلی (گرین) سرسبز جگہ ہوگی۔ اس جگہہ 400 لوگوں کے بیٹھنے کی گنجائش والا تقریر یا بیان کرنے کے لیے کلاس اور ورکشاپ منعقد کرنے کی سہولت والا دھیان گرہ (میڈیٹیشن ہوم) ہوگا۔ نیز 1000 لوگوں کی گنجائش والا جدید آڈیٹوریم ہوگا۔

ماھر ڈائرکٹروں کے تقرر ردّ:

کُرشی اتپن بازار سمیتیوں پر کئے گئے خصوصی

بھارت رتن ڈاکٹر باباصاحب امبیڈکر کے انڈو مل میں مجوزہ اسمارک کی تصویر کا معائنہ کرتے ہوئے سینئر لیڈر شرد پوار، سماجی انصاف کے وزیر دھننجے منڈے اور دیگر۔

فصل بیمہ یوجنا :

ربیع فصل2019 کے لیے بیمہ کمپنی کی نامزدگی نہ ہونے والے 10 اضلاع میں کاروباری پالیسی ساز فیصلے کرنے کے بارے میں اقدامات کے لیے کابینی میٹنگ میں منظوری دی گئی۔ یہ کمیٹی خریف فصل2020 میں ایسے ہی حالات رونما ہوئے تو فصل بیمہ اور پھل فصل بیمہ یوجنا کے متعلق ضروری اقدام کا مشورہ دے کر فیصلہ کرے گی۔ نیز موجودہ حالات میں یوجنا کے تحت مختلف خامیوں کو دور کرنے کے لیے اقدامات کا مشورہ دے گی۔

غیر یقینی موسم کے پیش نظر کسانوں کو حتمی آمدنی کی ضمانت ملنے کے نقطہ نظر سے علاقہ کو جزو مان کر قومی زراعتی بیمہ یوجنا روبہ عمل تھی۔ اس یوجنا کے تحت ترمیم کر کے ریاست میں 2016 سے پردھان منتری کرشی بیمہ یوجنا کی عمل آوری کی جارہی تھی۔ ای۔ٹینڈر سسٹم کے ذریعہ ضلعی سطح پر یوجنا عمل آوری مشنری کا انتخاب مرکزی حکومت کے طے کردہ 18 بیمہ کمپنیوں کے تحت کیا جاتا ہے۔ آئی سی آئی سی آئی لومبارڈ انشورنس، ٹاٹا اے آئی جی جنرل انشورنس، چولا منڈلم جنرل انشورنس اورشری رام جنرل انشورنس ان چار بیمہ کمپنیوں نے یوجنا کے تحت قومی سطح پر تعاون روک دیا ہے۔

یوجنا کی عمل آوری میں دشواریوں کی وجہ سے بیمہ کمپنی کے ٹینڈر پروسیس کی حمایت ہر فصل کے دوران کم ہورہی ہے۔ نیز پردھان منتری فصل بیمہ یوجنا کے تحت کسانوں کے تعاون میں اضافہ ہورہا ہے۔ بیمہ قسط امداد میں اضافہ ہورہا ہے۔ ان حالات میں کسانوں کو فصل بیمہ حاصل نہ ہونے کے تعلق سے شکایت بڑے پیمانے پر حاصل ہورہی ہیں۔

ربیع فصل2019 کے لیے بیمہ کمپنیوں سے حمایت حاصل نہ ہونے کی وجہ سے 10 اضلاع میں اب تک یوجنا لاگو کرنا ممکن نہیں ہوسکا۔ دوبارہ ٹینڈر جاری کرنے کے بعد بھی بیمہ کمپنی کی جانب سے حمایت حاصل نہیں ہوئی۔ جس کی وجہ سے ان 10 اضلاع میں فصل جوکھم مینجمنٹ کرنا ضروری ہے۔ آئندہ خریف فصل میں بھی ایسی ہی صورتحال رونما ہوئی تو مناسب اقدام کرنا ضروری ہونے سے کابینہ کی ضمنی کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

مدعوین (ماہر ڈائرکٹرس) کے تقرر رد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ماہر ڈائرکٹر تقرر کرنے کے لیے مہاراشٹر کرشی اُتپن پنن (وکاس ووی نیمن) ایکٹ 1963 کے تحت اس تعلق سے تجویز بھی خارج کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

اس ایکٹ کے تحت 13 جون2015 سے ماہر ڈائرکٹرس کے تقرر کے لیے تجویز مختص کی گئی تھی۔ یہ تجویز منسوخ کرنے کے بارے میں آرڈیننس جاری کرنے کی تجویز گورنر کو روانہ کرنے کے لیے منظوری دی گئی ہے۔ ممبئی ہائی کورٹ کے اورنگ آباد بینچ کے دیئے گئے فیصلے کے پیش نظر اب تک کی گئی تقرریوں کے معاملات کے تحت رد کرنے کے بارے میں فیصلہ کرنے کے لیے بھی منظوری دی گئی۔

یک رکنی وارڈ سسٹم: نگر پریشدوں میں ملٹی ممبر (ہمہ رکنی) وارڈ سسٹم کی بجائے یک رکنی وارڈ طریقہ کار کو اپنانے کے لیے ایکٹ ترمیم کے لیے آرڈیننس جاری کرنے کے لیے منظوری دی گئی ہے۔

مہاراشٹر نگر پریشد، نگر پنچایت اور صنعتی شہری ایکٹ1965 کی دفعہ 10(2) کے تحت نگر پریشد الیکشن کے لیے وارڈ سسٹم اور اراکین کی تعداد کے تعلق سے تجویز ہے۔ 2017 میں کی گئی ترمیم کے تحت موجودہ صورتحال میں نگر پریشد علاقہ میں ہمہ رکنی وارڈ سسٹم اپنائی جاتی ہے۔ اس تجویز کے تحت وارڈ میں ممکن ہوتو وہاں 2 لیکن 3 سے زائد نہ ہو، اتنے پریشد اراکین چُن کر آتے ہیں۔ نگر پریشد علاقہ کے وارڈ کی ترقی تیز گام کرنے کے لیے یک رکنی سسٹم لاگو کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ملٹی ممبر وارڈ سسٹم کی کی گئی تجویز میں مجوزہ مہاراشٹر نگر پریشد (اصلاحی) ایکٹ2019 کے شروع کے الیکشن تک ہی لاگو ہوگی۔ اس فیصلہ کی عمل آوری کے لیے لاء اینڈ جیوڈیشل محکمہ کے مشورہ کے تحت ضروری ترمیم کے ساتھ آرڈیننس مسودہ طے کیا جائے گا۔

زراعتی اور زراعتی جوڑ کاروبار سے منسلک سبھی گروپ کی ہمہ جہت ترقی کے لیے ورلڈ بینک کے تعاون سے مہاراشٹر راجیہ کرشی کاروباری ودیھی (گرامین) پری ورتن پروجیکٹ کی عمل آوری کے تعلق سے کابینی میٹنگ میں رپورٹ پیش کی گئی۔

اس پروجیکٹ کے لیے ورلڈ بینک کے تعاون سے تقریباً2100 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی جائے گی۔ اس میں ورلڈ بینک کے قرض کا شیئر 1470 کروڑ روپے، ریاستی حکومت کا شیئر 560 کروڑ روپے اور سی ایس آر میں 70 کروڑ روپے ہوگا۔ اس پروجیکٹ کی عمل آوری کی مدت سات سال مقرر کی گئی ہے۔

اسمارٹ پروجیکٹ کے تحت زراعتی مال کی مارکیٹنگ کے تعلق سے بنیادی سہولیات کی فراہمی پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ اس میں زراعتی مال مارکیٹ داخلہ کا اندراج، معیار، جانچ، کمپیوٹرائزیشن، زراعتی مال نیلام سسٹم، ذخیرہ کی سہولیات، ایکسپورٹ سہولیات کی فراہمی، موجودہ سہولیات کی جدید کاری اور استحکامی نیز زراعتی اتپن بازار کمیٹیاں اور پرائیوٹ بازار کمیٹیوں کو ای۔ٹریڈنگ پلیٹ فارم کے ذریعہ ایک مربوط بازار نیٹ ورک کے ذریعہ جوڑنے کی سہولت شامل ہے۔ اسی طرح کسان

پیداواری گروپ کی تشکیل اور ان کے سرگرم تعاون سے کسانوں کو مارکٹ سے جوڑنے ، زراعتی مال آنے کے بعد مینجمنٹ اور پرائمری پروسیس کے ذریعہ نرخ میں اضافہ کرنے، صارفین کے لیے محفوظ خوردنی اشیاء (Safe Food) دستیاب کرنے میں مدد کرنے اور ان تمام پروجیکٹوں کے ذریعہ کسانوں کی آمدنی میں اضافہ کرکے ان کے لیے زندگی گذارنے کے ذرائع دستیاب کرنے جیسے اس پروجیکٹ کے اہم مقاصد شامل ہیں۔

پروجیکٹ کے ذریعہ سیلف ہیلپ گروپ، گرام سنگھ ، پربھاگ سنگھ، کسان پیداواری کمپنیاں، عام سیلف گروپ، کسان سوار سیہ گٹ، قائم کرنے کے ساتھ اُنھیں مستحکم کرنے اور اسکل ڈیولپمنٹ تشکیل کیاجائے گا۔ اس کے تحت قائم کردہ اداروں کی سالانہ ٹرن اوور میں اضافہ کرنے اور اُنھیں قائم شدہ پرائیوٹ پیشہ وارانہ افراد سے جوڑنے کے لیے معاون ثابت ہونے والی ویٹ (ویلیو ایڈیڈ) زنجیر تشکیل کی جائے گی۔

عہدوں کی تشکیل: دیگر پسماندہ، سماجی وتعلیمی پسماندہ طبقات، وِمکت ذات، بھٹکیہ جماعت، خصوصی پسماندہ طبقات بہبود ان طبقات کے لیے جوائنٹ سکریٹری نیز ڈپٹی سکریٹری کے عہدے تشکیل کرنے کے لیے کابینہ نے منظوری دی۔ جوائنٹ سکریٹری کا ایک عہدہ نیز ڈپٹی سکریٹری کیڈری کا ایک عہدہ، اس وجہ سے تشکیل پائے گا۔ اس محکمہ کے پاس کل 52 ر عہدوں کی گنجائش ہے۔ اس محکمہ کے لیے از سر نو 37 عہدے ریگولر اور دو عہدے باہری ذرائع سے دستیاب کرانے کے لیے اس سے پہلے ہی منظوری دی گئی ہے۔

صدر بلدیہ کا انتخاب: نگر پریشد اور نگر پنچایتوں کے صدور بلدیہ کا انتخاب، منتخب کردہ میونسپل کارپوریٹروں سے کیا جائے گا۔اس کے لیے مہاراشٹر نگر پریشدوں، نگر پنچایتوں اور صنعتی شہری ایکٹ 1965ء میں اصلاح کرنے کا فیصلہ کابینہ کی میٹنگ میں کیا گیا ہے۔ فی الوقت صدور بلدیہ کا الیکشن راست عوام سے کیا جاتا ہے۔

قانون میں مجوزہ ترمیم کے لیے آرڈیننس جاری کرنے کے لیے گورنر سے درخواست کرنے اور لاء اینڈ جیوڈیشیل محکمہ کے مشورہ سے آرڈیننس کا مسودہ کو حتمی شکل دینے کے لیے منظوری دی گئی ہے۔

پروفیسر کی تنخواہ میں اضافہ (انکریمینٹ): ریاست میں نان اگریکلچر یونیورسٹی اور الائیڈ (منسلکہ غیر سرکاری امدادی کالجوں میں جن پروفیسر نے یکم جنوری 1996 سے قبل پی ایچ ڈی مکمل کیا ہے انھیں 27 جولائی 1998 کی بجائے یکم جنوری 1996 سے دو پیشگی انکریمینٹ دینے کے لیے منظوری دی گئی ہے۔

اصلاحی تنخواہ: آل انڈیا ٹیکنالاجی

ناگ ندی کی آلودگی کی روک تھام:

ناگ ندی آلودگی روکنے کے پروجیکٹ کے لیے ضروری فنڈ کے قرض کی ادائیگی کے لیے ریاستی حکومت کے شیئر کی رقم کو ضمانت دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز پروجیکٹ کی عمل آوری اور نگرانی کے لیے رابطہ کمیٹی نامزد کی جائے گی۔

مرکزی ماحولیات اور جنگلات وزرات کی معرفت نیشنل ندی ایکشن یوجنا کے تحت ندی کناروں پر شہروں کے آلودہ پانی سے ندی کی آلودگی روکنے کے لیے کوشش کی جارہی ہے۔ اس کے تحت نیشنل ندی فروغ ڈائرکٹوریٹ، مرکزی جل شکتی منترالیہ نے نیشنل ندی فروغ یوجنا کے تحت ناگ ندی کی آلودگی کو روکنے کے لیے 2412.64 ر کروڑ روپے کی تجویز کو منظوری دی ہے۔ پروجیکٹ کی عمل آوری ناگپور میونسپل کارپوریشن کرے گی ۔ ندی میں شامل ہونے والے آلودہ پانی کو روکنے، موڑنے، پروسیس کرنے، جیسے کام اس پروجیکٹ کے ذریعہ کیے جائیں گے۔

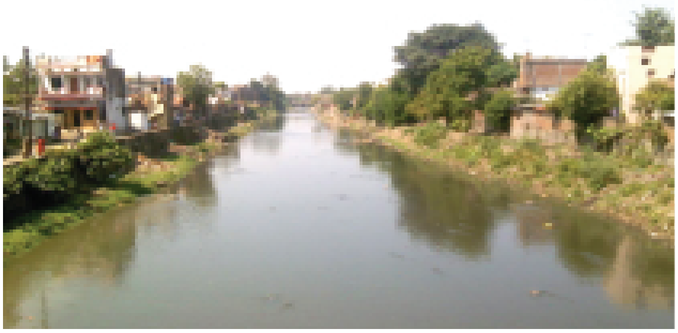

پروجیکٹ میں مرکزی حکومت، ریاستی حکومت اور ناگپور میونسپل کارپوریشن کا بالترتیب 60:25:15 ر اس طرح حصّہ ہوگا۔ جو بالترتیب 1447.51 کروڑ روپے 603.16 کروڑ اور 361.89 کروڑ روپے ہے۔ یوجنا کے لیے مرکزی حکومت جائیکا، اس ادارے سے 1864.3 کروڑ روپے قرض حاصل کرے گی۔

اِس قرض کی ادائیگی میں مرکزی حکومت کا حصّہ 1460.4 کروڑ (قرض کی رقم کا 78.34 فیصد) ہوگا اور ریاستی حکومت کا حصہ 403.9 کروڑ۔ (قرض کی رقم کا 21.66 فیصد) ہوگا۔ ریاستی حکومت کے حصّہ کی 603.16 کروڑ (25 ر فیصد) رقم میں سے 403-9 کروڑ روپے مرکزی حکومت جائیکا ادارے سے حاصل کرے گی۔ اس قرض کی ادائیگی (کل قرض کی 21.77 فیصد) نیز ریاستی حکومت کے حصّہ کی بقایا رقم 199.26 کروڑ زائد رقم کی ضمانت بھی مرکزی جل شکتی وزارت نے دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس پروجیکٹ کی عمل آوری اور نگرانی کے لیے ناگپور کے نگراں وزیر اور وزیر توانائی ڈاکٹر نتن راؤت کی زیر صدارت رابطہ کمیٹی نامزد کی جائے گی۔ اس کمیٹی میں وزیر داخلہ انیل دیشمکھ، اسپورٹس اینڈ یوتھ ویلفیئر کے وزیر سنیل کیدار، ماحولیات کے وزیر آدتیہ ٹھاکرے کو شامل کیا گیا ہے۔ ناگپور مہاپالیکا کے کمشنر کمیٹی کے ممبر سکریٹری ہوں گے۔

ٹیچرس کے لیے ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ:

ملکی وبین الاقوامی سطح پر ہونے والی جدید تعلیمی سسٹم میں تبدیلی کے پیش نظر اعلیٰ تکنیکی تعلیمی محکمہ کے ماتحت ٹیچرس اور پروفیسر کی ٹریننگ کے لیے کمپنی ایکٹ کے تحت ٹیچر ترقیاتی ادارہ قائم کرنے کا معاملہ کچھ ترمیم سمیت منظوری دی گئی۔ اس ادارہ کو خودمختاری ملنے کے تحت کمپنی قانون کے تحت یہ ادارہ قائم کیا جائے گا۔ اس میں حکومت مہاراشٹر کے تعاون سے 40 فی صد، مہاراشٹر راجیہ تکنیکی ایجوکیشن بورڈ کا شیئر 5 فی صد، ریاست کے سبھی یونیورسٹی کا شیئر 40 فی صد، تعلیمی ادارے اور صنعت کا شیئر 5 فی صد نیز سیلف ہیلپ ادارے اور کاروباری اداروں کا شیئر 10 فی صد ہوگا۔ یونیورسٹی نیز کالج، اداروں کی جانب سے رکنیت فیس لی جائے گی اور کارپوریٹ اور بزنس ہاؤس کی جانب سے حاصل ہونے والے فنڈ کا کارپس فنڈ تیار کیا جائے گا۔ اس ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کے کام کاج جاری رکھنے کے لیے انتظامیائی کمیٹی قائم کی جائے گی۔ اور چیف سیکریٹری اس کے صدر ہونگے۔

ادارے کے مقاصد ● اعلیٰ تعلیم فراہم کرنے والے اداروں میں اساتذہ کو صنعت/کاروبار اوران کے تعلق سے شعبوں کو جدید نالج، تعلیمی سسٹم ٹیکنالوجی سے آراستہ کرنے۔ ● طلباء کی تعلیمی مہارت میں کی گئی تبدیلی کے تحت ٹریننگ کی موثر جانچ تربیتی طریقہ سے ضرورت کے تحت تبدیلی کرنے۔ ● صنعتی شعبہ میں دستیاب ہونے والے روزگار مواقع کے تحت نئے کورس ڈیولپ کرکے ویسی تبدیلی کورس میں کرنے کے لیے تعلیمی اداروں کی رہنمائی کرنے۔ ● تعلیم کے معیار میں اضافہ کے لیے موثر سیکھنے اور سکھانے کی سسٹم قائم کرنے اور تعلیمی شعبہ میں ریسرچ کو حوصلہ دینے۔ ● تعلیمی اعتبار سے ترقی پذیر ممالک میں اور دیگر ریاستوں میں تعلیمی سسٹم کا مطالعہ کرکے جدید ٹیکنالاجی سے آراستہ اور روزگار لائق مطالعہ سسٹم کے بارے میں حکومت کو سفارش کرنے/مشورہ دینے۔ ● بنیادی/متعلقہ اور جدید تربیت کا انعقاد کرنے ● اداروں میں کورس اور جدید ٹیکنالاجی، قیادت کو فروغ اور متعلقہ جامع تعلیم اس طرح 5 معیاری مراکز زیرغور ہیں۔ اس کے ذریعہ جامع تربیت فراہم کرنے اور کمزور طبقات، خواتین اور معذور افراد کی تعلیم کے تحت حساسیت پیدا کرنے کا مقصد ہے۔

پریشد کی سفارشات کے تحت سرکاری وغیر سرکاری امدادی ڈگری وڈپلوما انسٹی ٹیوٹ کیمیکل ٹیکنالاجی انسٹی ٹیوٹ، سرکاری اہمیت یونیورسٹی (ڈِم یونیورسٹی)، ماٹونگا نیز ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر ٹیکنیکل سائنس یونیورسٹی لونارے کے ٹیچرس اور مساوی عہدوں کو ساتواں پے کمیشن کے تحت اصلاحی پے مینٹ لاگو کی جائے گی اس تعلق سے کابینہ میں اس سے پہلے میٹنگ میں منظوری دی گئی۔

اشیاء اور سروس ٹیکس اصلاحی

مہاراشٹر گڈس اینڈ سروس ٹیکس (اصلاحی) ایکٹ، 2019 میں متعلقہ اصلاح کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ مہاراشٹر گڈس اینڈ سروس ٹیکس (اصلاحی) ایکٹ، 2019/کی دفعہ 2، دفعہ 7، دفعہ 10، دفعہ 13، اور دفعہ 14 تا 20/میں تجویز کی عمل آوری گڈس اینڈ سروس ٹیکس پریشد شفارش کرے گی اس تاریخ سے منظوری دی گئی۔ اس تجویز کی عمل آوری کے لیے آرڈیننس جاری کرنے کیلئے اجازت دی گئی ہے۔

☆☆

کرشی اتپن بازارسمیتی:

کرشی اتپن بازار سمیتوں کے الیکشن میں اہل کسانوں کو ووٹ کا حق دینے کے لیے 2017 میں کی گئی اصلاح رد کرکے پہلے کی طرح ہی مختلف ایکزیکیٹو سروس اداروں سے اراکین کو منتخب کرنے کے لیے اور اس نقطہ نظر سے آرڈیننس جاری کرنے کے لیے کابینہ کی میٹنگ میں منظوری دی گئی۔

کرشی اتپن بازار سمیتی کے الیکشن منعقد کرنے کے لیے کسانوں کو ووٹ دینے کے حقوق حاصل ہیں۔ جس کی وجہ سے ووٹروں کی تعداد میں بڑے پیمانے پر اضافہ ہوا ہے۔ بازار سمیتیوں کے الیکشن کے اخراجات بھی بڑے پیمانے پر بڑھے ہیں۔ ان سمیتیوں کو حکومت کی جانب سے کوئی بھی امداد نہیں دی جاتی ہے۔ صرف مارکٹ فیس سے یہ سمیتیاں اپنا خرچ پورا کرتی ہیں۔ بازار سمیتیوں کے الیکشن بروقت منعقد نہ کرنے سے ہائی کورٹ نے بھی ناراضگی کا اظہار کیا۔ جس کی وجہ سے کسانوں کو دیے گئے ووٹ کے حقوق کے تعلق سے دوبارہ غور کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اب پہلے کی طرح ہی مختلف ایکزیکیٹو سروس کو آپریٹیو سوسائٹیوں کے اور ہمہ مقاصد کو آپریٹیو سوسائٹیوں کی مینجمنٹ کمیٹی کے اراکین سے منتخب کردہ 11، گرام پنچایتوں کے اراکین سے 4، اس طرح کل 15/کسان نمائندوں کو منتخب کرنے کی تجویز برقرار رکھی جائے گی۔ 2017 میں مارکٹ علاقہ میں رہنے والے کم سے کم 10/آر زمین ہولڈرس اور بازار سمیتی میں زراعتی پیداوار کی فروخت کرنے والے کسانوں کو ووٹ دینے کے اختیار دینے کی اصلاح کی گئی تھی، وہ اب آرڈیننس کے ذریعہ رد کی جائے گی۔

تربیتی کیمپ میں ہونے والی بارش اسی تربیتی سینٹر کے علاقوں میں ہی روکنے کی گنجائش پیدا کرنے میں کامیابی ملی۔ پرانے 3 آبی ذخائر، نئے 16 ذخائر، ایك نیا کنواں تعمیر کر کے لاکھوں۔ کروڑوں لیٹر پانی کا ذخیرہ تربیتی مرکز کی حدود میں تشکیل کر کے، کی تکیمل کرنا ممکن ہوا۔ درختوں کی مکمل 100٪ فیصد ضرورت کی تکمیل کرنا ممکن ہوا۔

تحفظ آب کے کاموں کی وجہ سے بارش کا پانی اس طرح سے ذخیرہ کیا جارہے

آبی قلت ختم ہوئی

نامدیوگیان، دیوچوہان

عالمی درجہ حرارت میں اضافہ کے مخالف اثرات قدرتی ماحول اور انسانی زندگی پر مرتب ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے روز بروز قدرتی املاک کو نقصان ہو رہا ہے۔ اس کے مضر اثرات کی روک تھام کے لیے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے ریاست اور مرکزی حکومت کی جانب سے اور سماجی خدمتگار اداروں کی جانب سے مختلف پروجیکٹ روبہ عمل ہیں۔ اس کے لیے فنڈ بھی مہیا کرایا جاتا ہے۔ اس میں ریاست میں پولس نے بھی اپنا تعاون درج کرایا ہے۔ پولس ٹریننگ سینٹر کی حدود میں سرکاری، نیم سرکاری اور نجی اداروں سے رابطہ قائم کرتے ہوئے نئی تجاویز روبہ عمل لائی گئیں۔ نتیجتاً پولس ٹریننگ سینٹر، جالنہ میں تربیتی مراکز میں سبھی بیرونی طبقات، اندرونی طبقات کے افسران، انسٹرکٹر اور ان کی ٹیم اور ٹریننگ سینٹر میں اپنی مرضی سے تعاون فراہم کرنے والے سبھی زیر تربیت امیدواروں کے اجتماعی تعاون سے یہ شرم زمتی جل سوراجیہ پروجیکٹ کا آغاز کیا گیا۔

آبی قلت کومات:

جالنہ شہر میں کم مقدار میں بارش ہونے سے خشک سالی جیسے حالات پیدا ہو گئے تھے۔ پولس ٹریننگ سینٹر میں واقع آبی کنوئیں اور بورویل خشک ہو گئے تھے۔ علاقے کے درختوں کو زیر تربیتی امیدواروں نے یومیہ کم سے کم آٹھ ٹینکر پانی باہر سے لاکر فراہم کرنا پڑا۔ پانی نہ ہونے سے ان ٹریننگ سینٹرس میں تربیت پانے والے نئے داخل شدہ پولس کانسٹیبل، جیل کے ٹرینی، مہاراشٹر سیکیوریٹی فورس کے ٹرینی (کل 926) کو دیگر جگہوں پر روانہ کیا جاتا تھا۔ بار بار رونما ہونے والے خشک سالی کے حالات کے تحت درج ذیل ہفت نکاتی پروگرام مرتب کیا گیا۔

■ جانوروں کو چرانے پر پابندی، اس کام میں تربیتی سینٹر کی حد پر گہری چروائی کے لائق احاطہ کی تشکیل۔ ■ پان لوٹ آب گیرہ۔ (وہ علاقہ جہاں کا پانی بہہ کر دریا یا ندی میں جاملتا ہے) علاقوں میں پانی جگہہ پر ہی رکوانے کے کام کنٹورچری۔

■ کنٹورچری (گہرے گڑوں، یا ذخیرہ آب) سے چھلک کر بہنے والے پانی کو رکوانے کے کام میں چھوٹے مٹی کے باندھ اس کے بعد بڑے متوسط مٹی کے باندھ۔ ■ مٹی کے باندھ میں پانی کو روکنے کے لیے نالوں کو گہرا کرنے کے کام۔

■ علاقے میں پانی کے نالوں میں ہارویسٹنگ،

عمارتوں میں پانی کی رین واٹر ہارویسٹنگ اور علاقے میں بورویل کو دوبارہ پُر کرنا۔

■ تمام پان لوٹ علاقوں میں، نالوں کو دوطرفہ، ٹریننگ سینٹر میں ہی تیار کردہ کڑوے لیمو اور کرنجی کے 35000 درخت اٹل گھن ون پروجیکٹ کے تحت 60,000 درخت لگائے گئے۔ کل 95000/ شجر کاری اور ان کی نگرانی کی گئی۔

■ نالوں کے ارد گرد واقع چار کنوؤں کو 40 انچ وسیع اور 80/ انچ گہرا کرنے۔

مذکورہ بالا سبھی پروگرام مرحلہ در مرحلہ ہم نے روبہ عمل لانے کا آغاز کیا۔ اس کام میں محنت کش افراد کا تعاون بے حد اہم ثابت ہوا ہے۔ انھوں نے اپنی محنت اور تعاون کی وجہ سے 95/ فیصد پروجیکٹ مکمل ہوئے۔

شجرکاری: حکومت کی 33/ کروڑ شجر کاری یوجنا کے تحت پولس ٹریننگ سینٹر کو دیے گئے نشانہ کے تحت ٹریننگ سینٹر کے علاقہ میں 10,000، کرنج، شیشم، املی، کڑوا لیمو، بانس جیسے درخت لگائے گئے۔ پولس ٹریننگ سینٹر میں انتظامیائی عمارت کے پیچھے کے علاقے میں گرین جالی لگا کر سنکلپ نرسری کی تشکیل کی گئی۔ دودھ کی خالی تھیلیوں کو یکجا کیا گیا۔ ان تھیلیوں میں کالی مٹی اور کھاد ڈال کر مختلف اقسام کے بانس، کڑوے لیمو، کرنج کے 35000 پودے تیار کیے گئے۔ ڈیویژنل فاریسٹ آفیسر، سوشل فوریسٹ محکمہ، جالنہ کے تعاون سے پولس ٹریننگ سینٹر کے علاقے میں 2/ ہیکٹر اراضیات پر ''اٹل آنند ون گھن ون'' پروجیکٹ روبہ عمل لایا جارہا ہے۔ اس میں کم سے کم 18 مقامی، ملکی ذات کے 60,000 مختلف درخت لگائے گئے۔ کل، امسال ٹریننگ سینٹر، جالنہ کے علاقہ میں 95,000 درختوں کی دیکھ بھال جاری ہے۔

ذخائر آب میں اضافہ:

دوسرے مرحلہ میں صنعتی کالونی کے قریب سے گزرنے والی سڑک یا راہ گزر کو اونچا کیا گیا۔ 520/ میٹر طویل، 60/ میٹر وسیع اور 2.5 میٹر گہرے تالاب تعمیر کیے گئے۔ ان کے پان لوٹ علاقہ میں چھوٹے باندھ کنٹور، چری (خلیج) شجر کاری کر کے پڑوس کے محکمہ جنگلات کی حدود میں شامل نالوں کے مکمل پانی اندر، ان باندھ میں شامل کر کے ذخیرہ کی گنجائش والے تالاب تعمیر کیے گئے۔ اس کے علاوہ ٹریننگ سینٹر کے گیٹ 1/ اور 2/ کے اپارٹمینٹ کے پیچھے چھوٹے نالوں پر زائد 6/ متوسط مٹی کے باندھ تعمیر کر کے ذخیرہ آب کرنے کے نظام کیے گئے۔ اس طرح کے اس حد میں سبھی نئے 25/ پانی کے ذخیرے قائم کیے گئے۔ وہ سبھی آج پانی سے لبریز ہیں۔

کنٹور، چریاں، باندھ، نالوں کو گہرا کرنے کے کام نیز نرسری اور پودے تیار کرنے کے تعلق سے تفصیلی معلومات ملازمین کو فراہم کر کے اس کام کو مکمل کیا گیا۔ ٹریننگ علاقہ کا احاطہ وسیع ہے۔ اس علاقہ کے میدان میں پانی سنچین یوجنا، ملازمین اور افسران نے خود شرمدان (محنت) کر کے چھوٹے، متوسط اور بڑے تالاب تیار کیے ہیں۔

ٹریننگ بارش رکوا کر اس کے ذریعہ ذخیرہ آب تشکیل کیا گیا ھے

دوبارہ ہونے والی بارش کے دوران جالنہ شہر میں توقعات سے زیادہ بارش ہوئی۔ اس بارش کی وجہ سے مرحلہ در مرحلہ کنٹور چر، تالاب، چھوٹے باندھ، بڑے باندھ اور گہرا کیے گئے نالے پانی سے لبریز ہوئے اور ٹریننگ سینٹر میں جو بورویل، کنوئیں پانی کی کمی سے بند ہو گئے تھے۔ ان میں دوبارہ پانی آیا۔

سیلف ہیلپ اداروں کا تعاون:

پولس ٹریننگ سینٹر میں تحفظ آب کے کیے گئے مذکورہ بالا کی طرح کام دیکھ کر جالنہ شہر کے آنندنگری ہمہ مقاصد سماجی خدمتگار اداروں کے ورکرس، عہدیداران ہمارے پاس آئے۔ انھوں نے ان کے پاس کا پوکلینڈ مشین کم داموں میں ایک ماہ کے لیے پولیس ٹریننگ سینٹر میں فراہم کیا۔ مذکورہ جے سی بی کے ذریعہ شروع میں دیوگیری اور ویروڑ کالونی سے متصل نالے کو وسیع اور گہرا کیا۔ ٹریننگ سینٹر کے باہر کے علاقہ میں بہہ نکل کر جانے والے پانی کو رکوایا گیا۔

ٹریننگ سینٹر میں ہونے والی بارش کو مکمل طور پر ٹریننگ سینٹر کے علاقہ میں ہی رکوانے کی گنجائش اس پروجیکٹ میں ہے۔ پرانے 3/ آبی ذخائر، نئے 16/ ذخائر، ایک نیا کنواں تعمیر کر کے لاکھوں، کروڑوں لیٹر پانی کا ذخیرہ ٹریننگ سینٹر کی حد میں تشکیل کر کے، ٹریننگ سینٹر کی درختوں کی مکمل 100/ فیصد ضرورت ہم خود اس سے پوری کر رہے ہیں۔ ☆☆

پرنسپل، پولس ٹریننگ سینٹر، جالنہ

اسرائیل بہت ہی ، موقع کی جگہ پر ، افریقہ اور ایشیا براعظم کے وسط میں آباد ہے ۔ قدرتی خوبصورتی ، مختلف ثقات کا سنگم اور خوشگوار موسم کی دین اسرائیل کو ملی ہے ۔ اسرائیل میں کئی سیاحتی مقامات ہیں ۔ جس کی وجہ سے ملکی اور غیرملکی سیاحوں کی توجہ اسرائیل کی جانب ہمیشہ مرکوز رہتی ہے ۔ بے حد ناموافق حالات میں اسرائیل نے حاصل کی ترقی ، وہاں کی جدید ٹیکنالوجی اور سیاحتی مقامات کی وجہ سے اسرائیل بہت تیزی سے سیاحت کے عالمی نقشہ پر نمودار ہوتا دکھائی دے رہا ہے ۔

چھوٹا دیش، بڑی اڑان

انئے جوگلیکر

اسرائیل کی ترقی کا نقطہ نظر اور ترقیاتی نقطہ نظر سے ان کے ترجیحی اعتبار سے موضوعات کے بارے میں اظہار خیال فرماتے ہوئے اسرائیل کے قونصل جنرل شری یاکوفنکلشٹائن نے بتلایا کہ اسرائیل نے ہمیشہ سبھی ممالک کے لئے روشنی کا سفیر بننے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔(شاید یہ کسی کو جھوٹ محسوس ہوگا)اسرائیل اس جانب ایک چیلنج اور ذمہ داری کے طور پر دیکھتا ہے۔متواتر نئے اور انوکھے پن کی آرزو میں پوری دنیا کو خوبصورت بنانے کی اس ملک کی خواہش اور کوششیں ہوتی ہے۔پانی،زراعت بجلی ہیلتھ جیسے شعبوں میں مختلف مسائل پر نہایت نئے نئے حل تلاش کرکے اور تجربات کے ذریعہ اسے صرف خود تک محدود نہ رکھتے ہوئے دنیا بھر کو اس سے مستفید ہونے کی اس ملک کی پالیسی ہے۔

اسی کے ساتھ دفاع،فزیکل سیکیوریٹی تا سائبر سیکیوریٹی جیسے مختلف موضوعات پر جدید ٹیکنالوجی ڈیولپ کرنے کے لئے ترجیح دی ہے۔اسرائیل کی شناخت ہی بنیادی آزادی، نئے نظریات اور صنعتی کاروباری ہے جس کی بدولت اس ملک کو ''دی اسٹارٹ اپ نیشن'' کا خطاب ملا ہے۔اس نقطہ نظر سے کئی لوگ ایسا کہتے ہیں کہ اسرائیلی ''آوٹ آف دی باکس'' سوچتے ہیں۔

اس ملک کو اس تعلق سے اسرائیل کے قونصل جنرل شری یاکوفنکلشٹائن ایسا کہتے ہیں کہ، میں اس جانب ایسے دیکھتا ہوں کہ ہم باکس دیکھتے ہی نہیں، اسی لئے اسرائیل آج وسطی مشرق میں نئے پن، جدید ریسرچ اور ترقی، سائبر سیکیوریٹی، اسمارٹ سٹی اور آٹومیٹک ٹیکنالوجی کے لئے ''سلی کون ورڈی،کل کی ٹیکنالوجی حاصل ہونے کی خواہش رکھنے والے ملٹی نیشنل کمپنیوں کے لئے ایک اہم سینٹر بن گیا ہے۔

انوکھی روایت :

1948 میں ہمارے آباواجداد نے آزادی کا اعلان کرتے ہی جس جمہوری حکومت کا ارادہ کیا تھا، اسے حاصل کرنے کے لئے ہم ہماری انوکھی روایت کا جمہوری اقدار سے سنگم کرا رہے ہیں۔

اسرائیل سرکار اس کے سبھی رہائش پذیر افراد کے فائدہ کے لئے ترقی کو تیزی دے گی۔ یہ سرکار اسرائیل کے بانی کے نظریہ کے تحت ملک کو فروغ دینے کے لئے آزادی، انصاف اور امن کی راہ اپنائے گی۔ مذہب، ذات، جنس کا بھید بھاؤ نہ کرتے ہوئے، اپنے تمام شہریوں کو یکساں سماجی اور سیاسی حقوق حاصل ہونے کے لئے یقین کرائے گی۔ ایسا اس اعلانیہ میں کہا گیا ہے۔

اپنے پڑوسی ممالک کے ساتھ امن کے ساتھ رہنے کی اسرائیل کی کوشش ہوتی ہے۔ مشرق وسطیٰ میں امن وامان قائم کرنے کے لئے اقتصادی ترقی اور جدت پسندی کا تعلیم اور رابطہ سے سنگم ہونا ضروری ہے۔ یہی مشرقی وسطیٰ میں امن کی اہم کنجی ہے۔ ایسی اسرائیل کی سوچ ہے۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ مصر میں (اِجپت) شروع تبدیلی کا جذبہ اب عرب اور دیگر مسلم ممالک میں پھیل رہا ہے وہ اسرائیلی ٹیکنالوجی اسپورٹس اور ہمارے ساتھ دوطرفہ پارٹی تعلقات قائم کرنے کے لئے خواہش کا اظہار کررہے ہیں۔ لہٰذا ہمارے علاقے کے مستقبل کے لئے میں پُرامید ہوں۔

مختلف ثقافت کا سنگم :

اسرائیل میں کئی سیاحتی مقامات ہیں جس کی وجہ سے ملکی۔ غیرملکی سیاحوں کی توجہ اسرائیل کی جانب ہمیشہ متوجہ رہتی ہے۔ بے حد ناموافق حالات میں اسرائیل نے حاصل کی ترقی، وہاں کی جدید ٹیکنالوجی اور وہاں کے سیاحتی مقامات کی بدولت اسرائیل بہت تیزی سے سیاحت کے عالمی نقشہ پر نمودار ہوتا ہم دیکھ رہے ہیں۔ اس پس منظر میں اسرائیل کے سیاحتی کاروبار اور وہاں کی سیاحت کے متعلق مواقع کے بارے میں پوچھے جانے پر اسرائیل کے قونصل جنرل نے کہا، اسرائیل بے حد موقع کا مقام پر افریقہ اور ایشیا دو براعظم کے وسط میں آباد ہے۔ اس وجہ سے ہی قدرتی خوبصورتی، مختلف ثقافتی کا سنگم اور افلاطون فضاء کی دین اسرائیل کو ملی ہے۔ ہمارا علاقہ چھوٹا ہے صرف بائیس ہزار مربع کلومیٹر یعنی عموماً بھارت کی منی پور ریاست کی طرح ہمارا ملک چھوٹا ہے ایک تا دو گھنٹے کے ڈرائیو کے بعد انسان آرام سے تل ابیب کے چمکدار سمندری کنارے سے اور وہاں کی جگمگاتی نائٹ زندگی سے نکل کر جیروسلم کے تاریخی مقامات سے یا وہاں نظر آنے والی دیوار تک پہنچ سکتا ہے۔ وہاں جا کر مختلف کھیلوں کی اقسام یا ریگستان میں بیداؤ مہمان یا گیلیلی پہاڑ پر کوہ پیما یا آئی میں ایلی ایٹ میں اسکوبا ڈائیونگ یا زمین کے سب سے نیچے کے کنارے والے موت کے سمندر میں حیرت انگیز اسپا کی خوشی حاصل کر سکتے ہیں۔

ان تمام مقامات کے درمیان واقع آرام دہ سفر کی سہولت اور علیحدہ علیحدہ دلکش مقامات کی نزدیکیوں کی بڑھتی تعداد میں سیاحوں اسرائیل کی جانب متوجہ ہو رہے ہیں۔ گزشتہ سال چالیس لاکھ سیاح نے اسرائیل کا دورہ کیا۔ اس میں بزنس اور آرام یہ دونوں ہی نقطہ نظر سے اسرائیل کا دورہ کرنے والے بھارتیوں کی تعداد زیادہ ہے۔ بہت پہلے ہی ممبئی سے راست فضائی سروس دستیاب تھی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اب نئی دلی، گوا اور کوچین سے بھی اسرائیل کے لئے فضائی سروس شروع ہونے سے اب اسرائیل جانا بھارتیوں کے لئے آسان اور سستا ہو گیا ہے۔ ممبئی میں ہمارے ٹورسٹ آفس ہیں۔ وہ محکمہ ہمیشہ سیاحوں کے لئے دلکش یوجنا مرتب کرتا ہے۔ جس کے نتائج بے حد واضح ہیں۔ 2018ء میں اسرائیل آنے والے بھارتیہ سیاحوں کی تعداد میں 21 فیصد اضافہ ہوا۔ جنوری تا دسمبر 2018ء کے دوران 70800 بھارتی سیاحوں نے اسرائیل کا دورہ کیا۔ لہٰذا اسرائیل کا دورہ کرنے والے سیاحوں کی تعداد کے مطابق بھارت اب بارہویں نمبر پر پہنچ گیا ہے۔ 2019-2020ء میں اس تعداد میں اور اضافہ ہوگا۔ ایسا ہمیں یقین ہے۔

باہمی معاہدہ :

شری یاکو فنکلشٹائن اسرائیل کے قونصل جنرل کے طور پر ممبئی آنے پر انھوں نے دونوں ہی ممالک میں دوستانہ تعلقات میں اضافہ کے نقطہ نظر سے نیز تجارت وکاروبار میں اضافہ کے نقطہ نظر سے کئی تعمیری اقدامات کئے ہیں۔

اس تعلق سے جانکاری دیتے ہوئے انہوں نے کہا، جنوری 2018 میں ہمارے وزیر اعظم بینجامن نیتن یاہو نے بھارت کے دورے کے دوران میں ممبئی میں فائز تھا۔ یہ میں میری خوش نصیبی سمجھتا ہوں یہ تاریخی دورہ تھا۔ کیونکہ اسرائیل کے وزیر اعظم پہلی بار ممبئی کا دورہ کررہے تھے۔ بھارت کی مغربی ریاستوں میں ہمارے تعاون کی پالیسی کو اس دورے کی وجہ سے تیزی ملی۔ اس ریاست اور اسرائیل کے درمیان اقتصادی، ثقافتی نیز ٹیکنالوجی کے متعلق تعاون کو انھوں نے زبردست تیزی دی۔

اس دورے کے بعد فوراً ہی مہاراشٹر سرکار اور اسرائیل میں نیشنل واٹر کمپنی کے مابین مراٹھواڑہ واٹر گرڈ پروجیکٹ کے تعلق سے ماسٹر پلان تیار کرنے کے نقطہ نظر سے باہمی معاہدہ ہوا اس کے تحت اسرائیل کی ڈیولپ کردہ ٹیکنالوجی کا استعمال کر کے مراٹھواڑہ کے ۱۱ باندھ کو جوڑا جائے گا۔ جس کی وجہ سے مراٹھواڑہ مستقل طور پر خشک سالی سے آزاد ہوگا۔ ہمارے وزیر اعظم کے اس دورے کے دوران بالی ووڈ کے کئی معروف مثلاً امیتابھ بچن، کرن جوہر، ایشوریا رائے اور سارہ علی خان، 'شالام بالی ووڈ' ثقافتی پروگرام کے تحت ہمارے وزیر اعظم کے استقبال کے لئے ایک ساتھ آئے تھے۔ اس وقت وزیر اعظم نیتن یاہو نے بالی ووڈ کو اسرائیل آنے اور

وہاں فلموں کی شوٹنگ کرنے کے لئے مدعو کیا۔ اس نقطہ نظر سے اب اقدام کئے جا رہے ہیں۔ ''ڈرائیو'' سنیما کے لئے جیکلن فرنانڈیس اور سشانت سنگھ راجپوت پر شوٹنگ کردہ ایک چھوٹا سین ''نیٹفلکس'' پر جاری کیا گیا ہے۔

اسمارٹ سٹی، اسمارٹ موبلیٹی، سائبر، اعلیٰ تعلیم اور اسٹارٹ اپ ایکو سسٹم کے موضوعات پر تعاون میں اضافہ کے لئے ہم ریاستی سرکاری اور پرائیویٹ شعبوں سے ہاتھ ملا کر کام کر رہے ہیں۔

معیاری جمہوری نظام :

متواتر خونریز سنگھرش، غیر یقینی صورتحال کا سامنا کرتے ہوئے اسرائیل ترقی کی راہ پر گامزن رہا ہے۔ اس کی آئندہ سرگرمی کیسی ہوگی، آئندہ دس سالوں میں اسرائیل سیاسی، سماجی اور ثقافتی اعتبار سے کس طرح ڈیولپ ہوگا یہ اسرائیل کے قونصل جنرل سے ہی جاننا ضروری تھا۔ ان سے اس تعلق سے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ'' ہمیں فخر محسوس ہوتا ہے کہ اسرائیل میں تیزی سے ڈیولپ ہونے والا اقتصادی نظام اور بے حد معیاری جمہوریت نظام موجود ہے۔ آزاد صحافت اور سیاسی تنازعات ہماری خصوصیات ہیں۔ آزادی ملی تب ہماری آبادی چھ لاکھ تھی۔

آج ہم 90 لاکھ سے زائد ہوگئے ہیں اور 2024 تک ہماری آبادی ایک کروڑ تک بڑھ جائے گا۔ ایسا ہمارا اندازہ ہے۔ بنجر زمین، بے حد کم بارش، زرخیز زمین کی کمی اور تحفظی چیلنج والا ہمارا ملک آج ترقی کی راہ پر اتنا آگے بڑھ گیا ہے اور ترقی کی نئی نئی چوٹیاں سر کر رہا ہے۔ یہ کوئی چمتکار سے کم نہیں۔ ہماری ثقافت بیدار ہے۔ کیونکہ اسرائیل میں جو لوگ ہیں جو کل 70 ممالک سے آئے ہیں اور یہاں آتے وقت وہ متعلقہ ممالک کی خوردنی ثقافت، سنگیت اور ثقافتی اثرات لے کر آئے ہیں۔

ان کا یہاں کی اصل ثقافت سے بہ آسانی ملاپ ہوگیا ہے۔ وہ اس میں گھل مل گئے ہیں۔ مستقبل میں جدید تحقیق اور ٹیکنالوجی اور عالمی مسئلہ کے حل کے لئے اسرائیل ایک اہم مرکز بن جائے گا یہ طے ہے۔ اسرائیل نامی یہ چمتکار آپ خود آ کر دیکھئے۔ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں آپ یقیناً خوش ہوں گے۔

☆☆

نرم گوشہ :

آج بڑی تعداد میں بھارتیہ نژاد جیو(یہودی) نسل سماج اسرائیل منتقل ہوگیا ھے۔ لہٰذا اسرائیل کے لئے سبھی بھارتیوں کے دلوں میں ھمیشہ ایک نرم گوشہ ہوتا ھے۔ اس تعلق سے بھارت اور اسرائیل کے مابین دو طرفہ (دو فریقین والے) تعلقات ھیں۔ ایسا پوچھنے پر قونصل جنرل شری یاکو فنکلشٹائن نے کہا، بھارتیہ وزیر اعظم مودی اور اسرائیل کے وزیراعظم نیتن یاھو نے ایک دوسرے کے ممالک کا دورہ کرنے کے بعد دونوں کی ممالک مابین پالیسی ساز تعلقات آج سبھی سطح پر ھے۔ لیکن ھمارے تعلقات نئے نہیں ھیں۔ جیو اور بھارتیوں کے مابین تاریخی تعلقات ھیں۔ کل دو ھزار سالوں سے بھارت میں رھنے والے جیو سماج کی وجہ سے ان تعلقات کا پایہ مضبوط بن گیا ھے۔ 29 جنوری 1992کو دونوں ھی ممالک میں مکمل سیاسی تعلقات قائم ھونے تک یہ تعلقات لگاتار ڈیولپ ھوتے رھے۔ یہ تعاون یا تعلقات تھری ھیں (تین طرفہ ھیں)۔ وہ دو سرکار میں یعنی " گورنمنٹ ٹو گورنمنٹ " جیسے ھیں۔ نیز دونوں ھی ممالک میں کاروبار میں یعنی "بزنس ٹو بزنس" ایسے بھی ھیں اور سب سے اھم یعنی دونوں ھی ممالک میں شھریوں میں یعینی "پیپل ٹو پیپل" سطح پر بھی ھے۔ دونوں ھی ممالک میں بیوپار (تجارت) 1992 میں دو سو میلین ڈالر تھا وہ 2018 میں بڑھ کر 5.8 بیلین ڈالر سے اوپر تک پہنچ گیا ھے۔ آج کئی بھارتیہ کمپنیاں خاص طور سے انفارمیشن ٹیکنالوجی، سائبر سیکیوریٹی، اسمارٹ موبیلٹی، زراعت، آبی نظام اور اسمارٹ سٹی جیسے شعبوں میں اسرائیلی ٹیکنالوجی نیز ریسرچ اینڈڈیولپمنٹ سسٹم میں سرمایہ کاری کرنے لگی ھیں۔ اسرائیلی یونیورسٹی میں بھارتیہ طلباء کی تعداد میں اضافہ ھورھا ھے۔ آج اسرائیل میں زیر تعلیم غیر ملکی طلباء میں سب سے زیادہ طلباء بھارت کے ھیں۔ سیاحت نیز ثقافت میں بھی لین دین میں بھی اضافہ ھوا ھے۔

تربیتی کیمپوں میں ہونے والی بارش مکمل طور سے تربیتی مراکز کے علاقوں میں ہی روکنے کی گنجائش اس پروجیکٹ میں ہے۔ پرانے 3 آبی ذخائر، نئے 16 ذخائر، ایک نیا کنواں تعمیر کرکے لاکھوں ۔ کروڑوں لیٹر پانی کا ذخیرہ تربیتی مراکز کی حدود میں تشکیل کرکے، تربیتی مراکز اور درختوں کی مکمل 100 ؍فیصد ضرورت ہم خود اس سے شیوشاہی میں کل 25 ؍سال حکومت کی راجدھانی کا اعزاز فخریہ طور پر پانے والا راج گڑ یہ شیو پریمی اور دُرگ پریمیوں کا پسندیدہ پہاڑی قلعہ ہے۔ شیوکالین کے کئی تاریخی واقعات کا شاہد، بے لاگ، مضبوط، پائیدار اور چھترپتی شیواجی مہاراج اور راج ماتا جیجاؤ صاحبہ کی رفاقت حاصل ہوئی، ایسی کئی باتیں ہمیں قلعہ کی جانب متوجہ کرتی ہیں۔ گرمی میں اپنی مضبوطی کو ظاہر کرنے والا، بارش میں ہریالی سے آراستہ و پیراستہ اور سردی میں دھند میں گُم ہونے والا یہ راج گڑ۔ پہاڑ سے تورنا، پرتاپ گڑ، رائے گڑ، لنگانا، سینہ گڑ، پُرندر، وجر گڑ، ملہار گڑ، روہڑا، رائے ریشور اور لوہ گڈ، وساپور قلعے دکھائی دیتے ہیں۔ لہٰذا سوراجیہ کا درشن کرنے کے لیے راج گڑ پر آنا بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ پوری کررہے ہیں۔

قلعوں کا راجہ: راج گڑھ

سارنگ کھانا پورکر

تورنا حاصل کرکے شیوارایا نے سوراجیہ (حکومت) کا سنگ بنیاد رکھا۔ اسی تورنا پر پائے گئے مال، جائداد کا منصوبہ بند طریقہ سے استعمال کرتے ہوئے شیوارایا نے مُرمب دیوتا کا پہاڑ پر بُلند اس طرح راج گڑ تعمیر کیا۔ بے حد بلند، تین مضبوط بازو اور درمیانی حصّہ میں بلند شیٹ (چادر)، اس طرح قدرتی تحفظ حاصل ہوئے پہاڑ پر شیوارایا نے مضبوط سرحد بندی، ماچیاں اور بالے قلعہ کی تعمیر کی اور اسے ناقابلِ تسخیر بنایا۔ سوراجیہ (حکومت) کی پہلی راجدھانی کا اعزاز حاصل ہونے کے بعد اس قلعہ نے کئی خوشیوں، دکھ اور تناؤ کے واقعات کو دیکھا۔ راجہ رام مہاراجہ کا جنم دیکھنے والے اس قلعہ نے شیواجی راجہ کی اہلیہ سئی بائی کے انتقال کا دکھ برداشت کیا ہے۔ افضل خان کو ہلاک کرنے کے لیے مہاراج اسی قلعہ سے پرتاپ گڑ گئے۔ آگرہ سے رہائی کے بعد انہوں نے پہلا قدم راج گڑ پر ہی رکھا۔ اسی قلعہ سے کام کاج دیکھا اور شیوارایا نے سوراجیہ (حکومت) کو بڑھایا۔ عیسوی سن 1648 تا 1672 اس طرح 25 ؍سال مہاراج نے یہاں قیام کیا۔ بعد میں راجدھانی رائے گڑ منتقل کی۔

پدماوتی چوٹی: قلعہ پر سب سے زیادہ ہمواریت اسی چوٹی پر ہے۔ اسی وجہ سے یہاں شیوارایا کا واڑا، شیبندی کے روم، صدر، سئی بائی کی سمادھی، پدماوتی کا مندر، پدماوتی تالاب اناج اور شراب کے گودام ہیں۔ چوٹی کے نیچے حصّہ میں پدماوتی تالاب اور چور دروازہ ہے۔ درمیانی حصّہ میں ریسٹ ہاؤس، شنکر مندر، اور پدماوتی آئی کا مندر ہے۔ مندر کے سامنے ہی سئی بائی کی سمادھی ہے۔

سنجیونی چوٹی: پدماوتی چوٹی کے مغربی جانب سنجیونی چوٹی ہے۔ تین مراحل میں اُترنے والی سنجیونی چوٹی ڈھائی کلومیٹر طویل وسیع ہے۔ ان مراحل میں کل 19 ؍بُرج آتے ہیں۔ راج گڑ پر سُوویٹرا اور سنجیونی چوٹی کے ان سرحد سے باہر ایک اور مضبوط چڑھاؤ ہے۔ یہ ایک میں ایک ہونے سے بُرج میں آنے جانے کے لیے راستہ ہے۔ دوہری سرحد بندی راج گڑ کی خصوصیت ہے۔ اس چوٹی پر کئی پانی کی ٹنکیاں ہیں۔ سنجیونی چوٹی پر آڑو دروازہ سے بھی آیا جاسکتا ہے۔

انگریزی ایس کی طرح یہاں سرحد بندی ہونے سے آڑو دروازے کے باہر کا دروازہ اندر سے دکھائی نہیں دیتا اور باہر سے اندر کا دروازہ دکھائی نہیں دیتا۔

سُویڑا چوٹی: مشرقی سمت میں ہونے سے اس چوٹی کو سُویڑا اس طرح نام ہے۔ پدماوتی تالاب کے بازو سے اوپر گئے کہ، رامیشور مندر اور پدماوتی مندر ہے۔ آگے جانے پر ایک راستہ بالے قلعہ کی جانب، ایک بائیں جانب سُویڑا چوٹی کی جانب اور تیسرا دائیں جانب سنجیونی چوٹی کی جانب جاتا ہے۔ سُویڑا

چندر تالاب ہے۔ تالاب کے سامنے شمالی بُرج ہے۔ اس علاقہ سے پورا راج گڈ کا وسیع علاقہ دکھائی دیتا ہے۔ اس شمالی بُرج کے بازو میں برمہرشی کا مندر ہے۔ بالے قلعہ پر کچھ ٹوٹی ہوئی حالت میں عمارتیں چوتھرے، واڑیوں کے باقیات پائے جاتے ہیں۔

دیکھنے جیسے دیگر مقامات: پدماوتی تالاب:۔ پدماوتی چوٹی پر آنے کے بعد بہترین تعمیر کا وسیع تالاب پایا جاتا ہے۔ تالاب کی دیوار صحیح اور درست ہے۔ تالاب میں جانے کے لیے ان کی دیوار ہی میں

قلعہ کی تعمیر:

راج گڈ میں پدماوتی، سُویڑا، اور سنجیونی اس طرح تین چوٹیاں ہیں قلعہ کے درمیان میں اونچائی پر بالے قلعہ ہے۔ ہر چوٹی (ماچی) پر علیحدہ دروازہ ہے۔ پدماوتی چوٹی (ماچی) پر آنے کے لیے پالی دروازہ، سنجیونی ماچی کے لیے اڑو دروازہ اور سُویڑا ماچی پر آنے کے لیے گنجو نے دروازہ ہے۔ اس کے علاوہ ہر جگہ چور دروازے ہیں۔ اس قلعہ پر آنے والا ہر اہم راستہ پدماوتی چوٹی (ماچی) پر لا کر چھوڑتا ہے۔ پالی دروازہ، راج مارگ ہونے سے پالکی لائی لے جاسکے اتنا وسیع اور اونچا ہے۔ مہادروازے پر بُرج پر جانے کے لیے سیڑھیاں ہیں۔ اوپر کے دروازے کے بُرج پر نیچے پورا راستہ نظر کے مرحلہ میں آتا ہے۔ داخلی دروازہ کی حفاظت بلند بُرج سے کی گئی ہے۔ دروازے سے اندر داخل ہونے پر دونوں ہی بازو پہرداروں کی دیوڑیاں (طاق) ہیں۔ اس دروازے کے ذریعہ قلعہ پر آنے پر ہم پدماوتی چوٹی (ماچی) پر پہنچتے ہیں۔

ماچی سے گزرتے وقت راستہ نیموڑتی ہوتے ہوئے جاتا ہے اور آگے ایک ٹیکری (چٹان) ہے۔ اُسے ڈُبا کہتے ہیں۔ ڈُبا سے ٹرن لے کر جھنجھار بُرج سے آسکتے ہیں۔ یہ بُرج چوٹی کے دو حصّے کرتا ہے۔ سویڑا ماچی کے درمیان میں ایک کاتڑ بنایا گیا ہے۔ سامنے سے اس کی سائز ہاتھی جیسی معلوم ہوتی ہے اس شہد کی مکھیوں سے کھوڈ نکالنے کی کوشش کرنے والوں کی پچھتاوے کی کئی مثالیں ہیں۔ لہٰذا زیادہ چیخ وپکار نہ کریں۔ سُویڑا چوٹی کے آخری مرحلہ میں شیر کی کاریگری ہے۔

بالے قلعہ: یہ راج گڈ کا سب سے اونچا حصّہ۔ اس بالے قلعے کی جانب جانے والا راستہ مشکل اور تنگ ہے۔ چڑھاؤ ختم ہونے کے بعد بالے قلعہ کا بڑا دروازہ آتا ہے۔ چھ میٹر اونچائی والا اس داخلی دروازے پر کنول، سواستک کے نشانات کنندہ ہیں۔ بالے قلعہ کی سرحد بندی کی گئی ہے۔ خصوصی فاصلہ پر بُرج بھی ہیں۔ دروازے سے اندر جانے پر جنی مندر،

ایک کمان تیار کی گئی ہے۔ ■ گنجو نے دروازہ: یہ دروازہ یعنی تین داخلی دروازوں کی ایک سیریز ہے۔ پہلا دروازہ سادہ سا ہے لیکن مضبوط ہے۔ دوسرا داخلی دروازہ کو خصوصی کمان ہے۔ یہاں نقش ونگاری دیکھنے جیسی ہے۔ اس داخلہ دروازہ سے اندر آنے پر پدماوتی چوٹی آتی ہے۔ ■ آڑو دروازہ: سنجیونی چوٹی پر آنے کے لیے یہ راستہ تھا۔ تورنا سے راج گڈ پر اسی راستے سے آنا جانا کیا جاسکتا ہوگا۔

قلعہ دیکھتے وقت: راج گڈ دیکھنے لائق قلعہ ہے۔ یہ قلعہ ایک بڑی تاریخ کا گواہ ہے۔ لہٰذا قلعے پر جاتے وقت آس پاس احتیاط سے دیکھتے ہوئے جائیں۔

قلعہ پر کیسے پہنچیں گے؟

پونہ سے فاصلہ:48 کلومیٹر

سطح سمندر سے اونچائی:1394 فٹ

پونہ ستارا راستہ پر نسرا پور پھاٹے سے اندر جانے پر آگے راج گڑھ کی جانب جانے کا راستہ ہے۔ کرجت، پالی، پونہ، گنجونے، بس ڈپو سے جانے والی مہاراشٹر راجیہ پریوہن منڈل کی ایس ٹی گاڑیاں دستیاب ہیں۔

قلعہ پر جانے کے لیے راستہ، خفیہ دروازہ:۔ واجے گھر گاؤں اتر کر راج گڈ آسکتے ہیں۔ بابودا چھاپا سے ایک گھنٹہ کے فاصلہ پر ریلنگ ہے۔ ریلنگ کی مدد سے راج گڈ پر جاسکتے ہیں۔

پالی دروازہ:۔ پونہ۔ ویلہے ایس ٹی سے ویلہے کے راستے سے پابے، گاؤں اُتریں۔ کانندی پار کر کے پالی دروازہ پار کریں۔ یہ راستہ سیڑھیوں کا ہے اور اسی لیے سب سے آسان ہے۔ اس راستے سے قلعہ پر جانے کے لیے تین گھنٹے لگتے ہیں۔

گنجو نے دروازہ:۔ پونہ۔ ویلہے اس راستے پر مارگا سنی گاؤں اُتر کر ساکھر کے راستے گنجونے گاؤں جاسکتے ہیں۔ یہ راستہ ذرا پیچیدہ ہے۔ لہٰذا جانکار کے بغیر اس راستے سے نہ جائیں۔

رہائش کی سہولت:۔ قلعہ پر پدماوتی مندر میں رہ سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ ٹورسٹ رہائشی روم ہیں۔ کھانے کی سہولت آپ ہمیں اپنے طور سے کریں۔ قلعہ پر پانی کی ٹنکیاں ہونے سے بارہ ماہ پانی دستیاب ہے۔

قلعہ کی تعمیر بے حد دیکھنے لائق ہے۔ اس سے شیواجی مہاراج کی دوراندیشی دکھائی دیتی ہے۔ دشمن سے کئی لوگوں نے راج گڈ کا تذکرہ بے حد مشکل اور ناقابل تسخیر ایسا کیا ہے۔ راج گڈ پر سرحد بندی کئی لوگوں کا تعجب خیز موضوع ہے۔ قلعہ کا رقبہ زبردست ہونے سے قلعہ کا محاصرہ کرنا دشمن کے لیے ناممکن تھا۔ اسی میں پیچیدہ راستہ، گھنا جنگل، اونچے اونچے کنارے، مضبوط سرحد بندی اور دشمن کو گمراہ کرنے والی قلعہ کی تشکیل، جس کی وجہ سے یہ قلعہ کا راجہ تھا۔ اس میں تعجب محسوس ہونے لائق کوئی بات نہیں۔ ☆☆

کوئی بھی فلاحی یوجنا کے لئے، ترقیاتی کاموں کے لئے فنڈ کی ضرورت ہوتی ہے۔ علیحدہ علیحدہ اقسام کے ٹیکسوں میں حکومت کو یہ فنڈ حاصل ہوتا رہتا ہے۔ لہٰذا واجب الادا ٹیکس صحیح طور سے اور بروقت ادا کرنا ہر شہری کا فرض ہے۔ اسٹیمپ ڈیوٹی بھی ٹیکس ہے جو دستاویزات پر ادا کرنا ہوتا ہے۔ ہمارے دستخط کردہ دستاویزات پر اسٹیمپ ایکٹ کے تحت اسٹیمپ فیس واجب الادا ہے تو اسے ادا کرنے کا یقین کرنا ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔

ذمہ داری اور ابھئے یوجنا

نینا بودارڈے۔ گُروو

مناسب اسٹیمپ کردہ :
مہاراشٹر اسٹیمپ ایکٹ کے ساتھ منسلکہ گئے پیرا میں درج کردہ زمرہ میں سے کسی دستاویز یا دستاویزات تیار کرنے (Deed) ہمیں بنانے ہیں تو ان دستاویزات کو متعلقہ پیرا میں دی گئی شرح کے تحت اسٹیمپ دینا ہوتے ہیں۔ کچھ دستاویزات کی معاملہ کے لئے طے کردہ شرح (جیسا کہ، حلف نامہ (یعنی ڈیویٹ) کے لئے -/100) ہے اور کچھ دستاویزات کے معاملہ میں، دستاویز میں درج کردہ قیمت پر کچھ فیصد شرح (جیسے کہ، مارگیج Deed) پر، قرض کی رقم کا 0.5 فیصد) ہے۔

اسٹیمپ فیس کی ادائیگی: ہمیں اپنے دستاویزات کے لئے دی جانے والی اسٹیمپ ڈیوٹی کی رقم معلوم ہونے پر اسے کس طرح ادا کرنی ہے۔ کب ادا کرنا ہے، یہ بھی معلوم کرلیں جو بہت ضروری ہے۔ اگر اسٹیمپ کی رقم -/500 روپئے سے زیادہ نہ ہو تو فرینکنگ کا متبادل دستیاب ہے۔ اس کے علاوہ حکومت مہاراشٹر کی GRAS سسٹم کے ذریعہ ای۔ چالان یا کچھ منتخبہ بنکوں میں حاصل ہونے والا ای۔ ایس بی ٹی آر، یہ دو متبادل فی الوقت زیادہ استعمال میں ہیں۔ اسٹیمپ ایکٹ کے تحت تجویز کے مطابق، اسٹیمپ دستاویزات کوئی بھی فریق (پارٹی) کے نام سے خریدنا ضروری ہوتا ہے۔

اسٹیمپ پیپر کی ویلیڈیٹی کی مدت: کوئی بھی اسٹیمپ پیپر پہلے خریدیں لیا گیا ہو تو، خریدنے کی تاریخ سے چھ ماہ کے اندر، اس پر تحریر کرکے دستخط کی جاسکتی ہے۔

اسٹیمپ پیپر کی غیر قانونی نوعیت: اگر کوئی بھی دستاویز مذکورہ بالا کی طرح ''مناسب اسٹیمپڈ'' نہ ہو تو مستقبل میں تنازعہ پیش آیا تو، کوئی بھی کورٹ اس دستاویزات کو بطور ثبوت قبول نہیں کرے گی۔ نیز کوئی بھی سرکاری آفس یا مقامی سوراجیہ ادارے میں کوئی کام کے دوران پیش کیا گیا تو، وہاں کے افسران متعلقہ دستاویزات کے تحت کام نہیں کرسکتے۔

دوسری بات یہ کہ، ایسے نامکمل اسٹیمپڈ دستاویزات کو کم پائی جانے والی اسٹیمپ ڈیوٹی ادا کرنے کے لئے فریقین کو متعلقہ اسٹیمپ ضلع کلکٹر آفس میں پیش کیا گیا یا اسٹیمپ ضلع کلکٹر آفس کی کارروائی کے دوران ایسے دستاویزات کا پتہ چلا تو، کم پائی جانے والی اسٹیمپ ڈیوٹی کے ساتھ ہی جرمانہ بھی ادا کرنا پڑتا ہے۔

ابھئے یوجنا / جرمانہ سہولیاتی یوجنا : کم اسٹیمپ آویزاں کردہ دستاویزات کے تعلق سے مذکورہ بالا تذکرہ کردہ کی طرح جرمانہ کی تجویز ہے پھر بھی ریاستی حکومت نے شہریوں کو خاص طور سے کم اور متوسط آمدنی گروپ والے شہریوں کی فلاح کے لئے ''جرمانہ سہولت یوجنا'' حال ہی میں نافذ کی ہے۔ یہ یوجنا ایک معلومات کے طور پر ہے۔ تفصیلی معلومات کے لئے : Igrmaharashtra.gov.in ویب سائٹ، اشاعت/ اعلامیہ/ اسٹیمپ/ ابھئے یوجنا 2019 کے لئے دستیاب ہے۔ عوام نے دستاویزات کے لئے کم دی گئی اسٹیمپ ڈیوٹی برائے نام جرمانہ کے ساتھ ادا کرنے کی یہ عوامی ویلفیئر یوجنا ریاستی حکومت کے ذریعہ روبہ عمل ہے۔ متعلقین اس یوجنا سے فائدہ حاصل کریں، ایسی اپیل محکمہ رجسٹریشن اینڈ اسٹیمپ کی جانب سے کی گئی ہے۔

☆☆

(جوائنٹ رجسٹریشن انسپکٹر جنرل اسٹیمپ سپرنٹنڈنٹ (ہیڈ آفس) پونہ)

صاحب تشریف لائے اور ابرار کاشف نے ان کا اور اُن کی نائب چیف ایکزیکیٹو میڈم جے شری مکھرجی کا مجلس میں استقبال و خیر مقدم کیا۔

اُس کے بعد جناب قمر صدیقی صاحب کو دعوت دی گئی، اُنھوں نے اپنے مخصوص لہجے میں اشعار سنائے ؎

مشہور ہیں ہم دونوں اس طرح زمانے میں
تم آگ لگانے میں ہم آگ بجھانے میں

یہ شعر سنتے ہی لوگوں نے خوب داد و تحسین سے نوازہ۔ سامعین کے ریلے کو مسلسل اچھے کلام سنانے کی غرض سے ممبئی کے مشہور شاعر عبید اعظم اعظمی صاحب کو مدعو کیا۔ عبید اعظم اعظمی نے بھی سما باندھا ؎

مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکاڈمی کا کل ہند مشاعرہ

مہاراشٹر اُردو ساہتیہ اکاڈیمی میں کوئی سیاستداں نہیں ہوگا: نواب ملک

26 / جنوری 2020ء کو اِس سال بھی گیٹ وے آف انڈیا کے ساحل پہ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو اکادمی نے کل ہند مشاعرے کا انعقاد کیا۔ ہندوستان کے کئی شہروں سے شاعر اور شاعرات نے اِس میں شرکت کی۔ پروگرام کے آغاز میں جناب شعیب ہاشمی (سپریٹنڈنٹ ایکزیکیٹو آفیسر) نے مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکاڈمی کا تعارف اور اس کی اسکیمیں پیش کیں۔ انھوں نے بتایا کہ 1975ء میں اکاڈمی عمل میں آئی اور 2008ء سے اردو اکاڈمی محکمہ اقلیتی ترقیات کے تحت کام کررہی ہے اور انھوں نے اردو اکاڈمی کی تشکیل سے اب تک تک 45 سالہ کارکردگی پر طائرانہ نظر ڈالی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ریاست مہاراشٹر میں اردو زبان کی ترقی و ترویج کے لیے اکاڈمی نے نہایت اہم رول ادا کیا ہے۔ شعیب ہاشمی نے بتایا کہ اردو ساہتیہ اکاڈمی کا ایک اہم مقصد ریاستی زبان مراٹھی اور اردو کو قریب تر لانا بھی ہے۔ اس کے بعد کل ہند مشاعرے کے آغاز کا اعلان ہوا۔ مشاعرے کے ناظم ابرار کاشف نے دعوتِ سخن جناب ساگر تر پاٹھی کو دی۔ انھوں نے محفل کا آغاز نعتِ پاک سے کی جو امیر خسرو کی زمین میں لکھی ہوئی ہے۔

رسولِ حق نے خلوصِ دل سے نبھائے سارے فرائض اپنے
قیامِ دینِ خدا کی خاطر نادن کو دیکھا نہ دیکھی رتیاں

نعت کے اشعار سماعت کر کے لوگوں سے بھری محفل عقیدت سے کھل اٹھی۔

گیٹ وے آف انڈیا پہ ہندوستان کا ترنگا لہرا رہا تھا۔ ناظمِ مشاعرہ نے اپنی علمی اور ادبی گفتگو سے ماحول کو تبدیل کیا اور اس کے بعد یوسف دیوان کو مائیک پہ آنے کی زحمت دی۔ اُنھوں نے غزل پیش کی ؎

مصلحت نے میرے ہونٹ پر لگایا پہرہ
میری خاموشی کو اقرار نہ سمجھا جائے

اس دوران وزیرِ اقلیتی ترقیات، اوقاف صدرِ اردو اکادمی، جناب نواب ملک

سب کی خاطر دکھ سہہ سب کا رکھے دھیان
میری ماں کے پیار سا میرا ہندوستان

شاعر کے ایسے اشعار نے ماحول کو چھٹپٹا دیا گویا کہ اُنھیں کے دل کی بات تھی جو اسٹیج پر بولی جارہی تھی۔ ان کے بعد حامد اقبال صدیقی صاحب نے مائیک سنبھالا اور کل ہند مشاعرے کو رونق بخشی ؎

اگر نظر پر نہیں اعتبار مت سوچو
کہ یہ بدن ہے نفس اشتہار مت سوچو

سنجیدگی نے سامعین اور اسٹیج پہ موجود شاعر اور شاعرات اپنے دامن میں لے لیا تھا۔ اِس سنجیدگی سے گھرے ہوئے ماحول میں ہنسی و مزاح کو ضروری سمجھتے ہوئے ناظمِ مشاعرہ نے شولاپور کے مزاحیہ شاعر سراج شولاپوری کو مسکراہٹیں بکھیرنے کے لیے آواز اور انھوں نے اپنا سکّہ جما دیا ؎

ہزاروں میں نظر آتا وہ بلوان تھا میں بھی
کنواری لڑکیوں کی جان تھا ارمان تھا میں بھی
جو میری عمر کی بوڑھیا ہے اُسی کو پوچھ لو جاکر
جوانی کے دنوں میں ہوبہو سلمان تھا میں بھی

سامعین اور سامنے بیٹھے مہمانان اور اسٹیج پر موجود شعرا سب کے سب گدگدانے لگے۔ اسی وقفے میں جناب اسلم شیخ (وزیر برائے ٹیکسٹائل، فشریز، بندرگاہ و نگراں وزیر ممبئی شہر) بھی تشریف فرما چکے تھے۔ مہمانِ خصوصی محترمہ کشوری پیڈنیکر (میئر ممبئی)، عالی جناب اروند ساونت (ممبر آف پارلیمینٹ) عالی جناب راہل نارویکر (ایم ایل اے) کسی نجی مصروفیت کے سبب مشاعرے میں حاضر نہیں ہوسکے۔ ان کی غیر موجودگی کا احساس محفل میں موجود تمام ذمہ داران کو تھا۔

ٹھیک اس کے بعد کل ہند مشاعرے کے ناظم ابرار کاشف نے شبینہ ادیب کو

زحمت دی کیونکہ ہندوستان کی خواتین کسی طرح کسی سے کم نہیں ہے۔شاعرہ نے اپنے لہکتے ترنم سے مشاعرے میں موجود ہر انسان کو اپنی طرف متوجہ کرلیا

یہ دھرتی ماں ہماری جان ہے اتنا ہی کافی ہے
یہیں مرجاتی یہی ارمان ہے اتنا ہی کافی ہے

اُن کے فوراً بعد گل بوٹے میگزین کے بانی فاروق سید نے اسٹیج پر آکے تقسیم انعامات کا اعلان کیا۔اُنھوں نے عالی جناب نواب ملک اور عالی جناب اسلم شیخ صاحب کی تعریف کرتے ہوئے بتایا کہ محترمہ جئے شری مکھرجی جو نواب ملک صاحب کی جوائنٹ چیف ایگزیکیٹو ہیں وہ بھی کل ہند مشاعرے میں موجود ہیں۔

عالی جناب اسلم شیخ صاحب نے اپنے تقریر میں کہا کہ ''اردو زبان کی چاشنی کو سمجھیں تو اس کی مٹھاس صرف یہاں ہی نہیں پوری دنیا میں پھیل جائی گی کیونکہ زبان میں ہی نہیں اس زبان کو جاننے والے پڑھنے والوں میں بھی مٹھاس ہے۔''

اُنھوں نے آگے بتایا کہ وہ کس طرح ممبئی کو ہر طرح سے Develop کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ممبئی میں خوبصورتی موجود ہے اُسے سامنے لانے کی ضرورت ہے۔اُنھوں نے کہا اگر عوام کے پاس کوئی رائے ہے تو ہو مجھ کو دیں کیونکہ ہم مل کر ہی اسے خوبصورت بنا سکتے ہیں۔

جناب قاسم امام صاحب نے اپنے خاص انداز میں جناب نواب ملک صاحب کی تعریف کرتے ہوئے عوام کو بتایا کہ 2009ء میں یہاں مشاعرے کی شروعات نواب ملک نے ہی کروائی تھی۔یہ نہیں ہوتے تو یہاں مشاعرہ شروع نہیں ہوتا۔جناب نواب ملک کہا کہ ''اردو زبان کہیں دوسری زبان ہے، کہیں تیسری، سب سے زیادہ اسکول مہاراشٹر میں ہیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔انھوں نے کہا مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکادمی اردو زبان کو اور اردو رائٹرز کو آگے بڑھانے کے لیے کوشاں ہے۔اس لیے اب جوئنٹ کمیٹی بنے گی اُس میں کوئی سیاست داں نہیں ہوگا۔اردو کی خدمت اردو والے ہی کر سکتے ہیں اور کوئی دوسرا نہیں۔انھوں نے کہا کہ وہ چیف منسٹر سے بات کریں گے کہ ممبئی میں Festival کریں تا کہ دور دور سے لوگ ممبئی آئیں اور اس میں شامل ہوں۔''

اس کے بعد جناب نواب ملک اور جناب اسلم شیخ کے دستِ مبارک سے گلدستوں اور شالوں سے تمام شعرا کو نوازا گیا اور نواب ملک صاحب کے ہاتھوں انعامات دیے گئے۔

اس کے بعد مزاحیہ شاعر ابراہیم ساگر صاحب کو آواز دی گئی، اُنھوں نے اپنے کلام سے محفل میں ہنسی کے بلبلے چھوڑے۔

یاد آتے ہیں مجھے اسکول کے ساگر وہ دن
شعر غالب کے لکھا کرتا تھا یونیفارم پہ

جناب نعیم فراز بھی اسٹیج پہ موجود دیگر شعرا سے کم نہ تھے جب اُن کو موقع ملا وہ وہ بھی چھا گئے۔

ہمارے دیش پر نفرت حکومت کر نہیں سکتی
ابھی کچھ لوگ زندہ ہیں محبت بانٹنے والے

شعر کے معزز و محترم شاعر جناب عرفان جعفری سامعین کے روبرو آئے۔

خوشبو ہمارے ہاتھ کو چھو کر گزر گئی
ہم پھول بانٹ کے پتھر کے ہوگئے

محترمہ قمر سرور صاحبہ نے بھی سامعین کو دھیان میں رکھ کر شعر سنائے۔

خوشی میں غم میں کہیں بھی نظر نہیں آتے
یہ اونچے لوگ غریبوں کے گھر نہیں آتے

یوسف دیوان نے بھی اپنے اشعار سے محفل کو رنگین بنادیا۔

اندھیری رات پہ احسان کرکے دیکھتے ہیں
ہم ایک صبح کا اعلان کرکے دیکھتے ہیں

یوسف دیوان کے منظر بھوپالی نے بھی اپنے اشعار پیش کر حاضرین کی خوب داد وصول کی۔

ہم اُس کے آگے جھکیں، منکر خدا بن جائیں
یہی تو ہم سے یہ ظالم زمانہ چاہتا ہے

اس کے بعد صدرِ مشاعرہ جناب شہپر رسول نے مائیک سنبھالا اور اپنے اشعار سے سامعین کو مدہوش کردیا

ہر ایک شخص ہی جب سے عظیم ہوگیا — عظیم لفظ جیسے کہ یتیم ہوگیا

صدر محترم کے بعد مشاعرے کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

رپورٹ: طاہر قریشی

کابینہ

	قلمدان	آفس کا پتہ	نگراں وزیر
شری اُدھو بالا صاحب ٹھاکرے، وزیر اعلیٰ	جنرل ایڈمنسٹریشن، انفارمیشن ٹیکنالوجی، اطلاعات ورابطہ عامہ، لاء اینڈ جیوڈیشیری اور دیگر کوئی بھی وزیر کو سونپے نہ گئے امور/ محکمے۔	منترالیہ مین بلڈنگ، 6واں منزلہ، روم نمبر 601	
شری اجیت اننت راؤ پوار، نائب وزیر اعلیٰ	مالیات، منصوبہ بندی۔	منترالیہ مین بلڈنگ، 6واں منزلہ (شمالی جانب)	پونہ
شری سُبھاش راجہ رام دیسائی	صنعت، معدنیات (Mining)، مراٹھی بھاشا	منترالیہ مین بلڈنگ، پانچواں منزلہ (درمیانی سمت) روم نمبر 502	اورنگ آباد
شری اشوک شنکر راؤ چوہان	تعمیرات عامہ (عوامی انڈرٹیکنگ کے علاوہ)	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، دوسرا منزلہ، روم نمبر 205 تا 207	ناندیڑ
شری چھگن چندرکانت بھجبل	غذا، شہری رسد وتحفظ صارفین	منترالیہ مین بلڈنگ، دوسرا منزلہ (درمیانی سمت) روم نمبر 202	ناسک
شری دلیپ دتاتریہ ولسے۔ پاٹل	محنت، اسٹیٹ اکسائز	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، 5واں منزلہ، روم نمبر 507	سولاپور
شری جینت راجہ رام پاٹل	آبی وسائل اور کمانڈ ایریا ڈیولپمنٹ	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، 6واں منزلہ، روم نمبر 607	سانگلی
شری انیل وسنت راؤ دیشمکھ	داخلہ	منترالیہ مین بلڈنگ، پہلا منزلہ، روم نمبر 101	گوندیا
شری وجے عرف بالا صاحب بھاؤ صاحب تھورات	محصول	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، پہلا منزلہ، روم نمبر 108	-
ڈاکٹر راجندر بھاسکر راؤ شنگنے	فوڈ اینڈ ڈرگس انتظامیہ	منترالیہ مین بلڈنگ، پہلا منزلہ، روم نمبر 103	بلڈانہ
شری راجیش انکوش راؤ ٹوپے	صحت عامہ وخاندانی بہبود	منترالیہ مین بلڈنگ، چوتھا منزلہ، روم نمبر 403	جالنہ
شری نواب محمد اسلام ملک	اقلیتی ترقیات واوقاف، اسکل ڈیولپمنٹ وانٹرپرینرشپ	منترالیہ مین بلڈنگ، دوسرا منزلہ، روم نمبر 203	پربھنی
شری حسن میاں لال مشرف	دیہی ترقیات	منترالیہ مین بلڈنگ، تیسرا منزلہ، روم نمبر 302	احمد نگر
ڈاکٹر نتن کاشی ناتھ راوت	توانائی	منترالیہ مین بلڈنگ چوتھا منزلہ، (درمیانی جانب) روم نمبر 402	ناگپور
شریمتی ورشا ایکناتھ گائیکواڑ	اسکولی تعلیم	منترالیہ مین بلڈنگ، تیسرا منزلہ، روم نمبر 303	ہنگولی
ڈاکٹر جتیندر ستیش آوہاڈ	ہاؤسنگ	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، دوسرا منزلہ، روم نمبر 201، 202، 212	-
شری ایکناتھ سمبھاجی شندے	شہری ترقیات، تعمیرات عامہ (پبلک انڈرٹیکنگ)	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، تیسرا منزلہ، روم نمبر 302 تا 307۔	تھانہ اور گڈچرولی
شری سُنیل چھترپال کیدار	مویشی پالن، ڈیری ترقیات، اسپورٹس اینڈ یوتھ ویلفیئر	منترالیہ مین بلڈنگ، دوسرا منزلہ، روم نمبر 201	وردھا
شری وجے نامدیو راؤ وڈیٹی وار	دیگر پسماندہ طبقات، سماجی وتعلیمی پسماندہ طبقات، وِمکت ذات، بھٹکیہ جماعت اور خصوصی پسماندہ طبقات بہبود، کھارا راضیات ترقی ڈساسٹر مینجمنٹ، امداد وباز آبادکاری۔	منترالیہ مین بلڈنگ، تیسرا منزلہ، روم نمبر 301	چندر پور
شری امیت ولاس راؤ دیشمکھ	طبّی تعلیم، ثقافتی امور	منترالیہ مین بلڈنگ، چوتھا منزلہ، روم نمبر 401	لاتور
شری اُدئے رویندر سامنت	اعلیٰ وتکنیکی تعلیم	منترالیہ مین بلڈنگ، 5واں منزلہ، روم نمبر 501	سندھودُرگ
شری دادا جی دگڑو بھُسے	زراعت، سابق فوجی بہبود	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، چوتھا منزلہ، روم نمبر 407	پال گھر

شری سنجے ڈلیچند راٹھوڑ	جنگلات، زلزلہ بازآبادکاری	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، چھٹواں منزلہ، روم نمبر 601	ایوت محل
شری گلاب راؤ رگھوناتھ پاٹل	آب فراہمی وصفائی (سوچھتا)	منترالیہ مین بلڈنگ، گراؤنڈ فلور، روم نمبر 1	جلگاؤں
ایڈوکیٹ کے۔سی پاڈوی	آدی واسی ترقیات	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، 5واں منزلہ، روم نمبر۔502	نندوربار
شری سندیپان راؤ آسارام بھُمرے	روزگار ضمانت، پھل پیداوار	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، تیسرا منزلہ، روم نمبر 316	-
شری شام راؤ عرف بالا صاحب پانڈورنگ پاٹل	امداد باہمی، مارکیٹنگ	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، دوسرا منزلہ، روم نمبر 241	ستارا
ایڈوکیٹ انیل دتاتریہ پرب	ٹرانسپورٹ (نقل وحمل) پارلیمانی امور	منترالیہ مین بلڈنگ، پانچواں منزلہ، روم نمبر 503	رتناگیری
شری اسلم رمضان علی شیخ	ٹیکسٹائل، مچھلی کاروبار، بندرگاہوں کو فروغ	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، چوتھا منزلہ، روم نمبر 402	ممبئی شہر
ایڈوکیٹ یشومتی ٹھاکور (سونونے	خواتین وبہبود اطفال	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، پانچواں منزلہ، روم نمبر 540	امراوتی
شری شنکر راؤ یشونت راؤ گڈاکھ	سوائل کنزرویشن	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، پہلا منزلہ، روم نمبر 115-117	عثمان آباد
شری دھننجے پنڈت راؤ منڈے	سماجی انصاف وخصوصی امداد	منترالیہ مین بلڈنگ، پہلا منزلہ، روم نمبر 102	بیڑ
شری آدتیہ اُدھو ٹھاکرے	سیاحت، ماحولیات، پروٹوکول	منترالیہ مین بلڈنگ، ساتواں منزلہ، روم نمبر 717	ممبئی مضافات
شری عبدالنبی ستار	محصول، دیہی ترقیات، بندرگاہ، کھاراراضیات ترقیات، خصوصی امداد	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، تیسرا منزلہ، روم نمبر 340	دھولیہ
شری ستیج عرف بنٹی ڈی پاٹل	داخلہ (شہر)، ہاؤسنگ، ٹرانسپورٹ، انفارمیشن ٹیکنالوجی، پارلیمانی امور، سابق فوجی بہبود	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، پہلا منزلہ، روم نمبر 139	کولہاپور
شری شمبھوراج شیواجی راؤ دیسائی	داخلہ (دیہی) مالیات، منصوبہ بندی، اسٹیٹ اکسائز، اسکل ڈیولپمنٹ وانٹرپریزشپ مارکیٹنگ	ودھان بھون	واشم
شری اوم پرکاش عرف بچّو بابا راؤ کڈو	آبی وسائل، کمانڈ ایریا ڈیولپمنٹ، اسکولی تعلیم، خواتین وبہبودیٔ اطفال، دیگر پسماندہ طبقات، سماجی وتعلیمی پسماندہ طبقات، ومکت ذات، بھٹکیہ جماعت اور خصوصی پسماندہ طبقات بہبود، محنت۔	ودھان بھون	اکولہ
شری دتاتریہ وٹھوبا بھرنے	تعمیرات عامہ (پبلک انڈرٹیکنگ کے علاوہ) سوائل کنزرویشن، جنگلات، مویشی پالن، ڈیری ترقیات ومچھلی پالن، جنرل ایڈمنسٹریشن	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، ساتواں منزلہ روم نمبر 700۔701	-
ڈاکٹر وشوجیت پتنگ راؤ کدم	امداد باہمی، زراعت، سماجی انصاف، فوڈ، شہری رسد وتحفظ صارفین، اقلیتی ترقیات واوقاف، مراٹھی بھاشا۔	منترالیہ ایکسٹینشن بلڈنگ، ساتواں منزلہ، روم نمبر 703-704	بھنڈارا
شری راجندر شام گونڈا پاٹل یڈراؤکر	صحت عامہ وخاندانی بہبود، میڈیکل ایجوکیشن، فوڈ اینڈ ڈرگس انتظامیہ، ٹیکسٹائل، ثقافتی امور	ودھان بھون	-
شری سنجے بابوراؤ بنسوڈے	ماحولیات، آب فراہمی وسوچھتا، تعمیرات عامہ (پبلک انڈرٹیکنگ)، روزگار ضمانت، زلزلہ بازآبادکاری، پارلیمانی امور۔	ودھان بھون	-
شری پرجاکت پرسادراؤ تنپورے	شہری ترقیات، توانائی، آدی واسی ترقیات، اعلیٰ وتکنیکی تعلیم، ڈساسٹر مینجمنٹ امداد وبازآبادکاری	ودھان بھون	-
کماری آدیتی سنیل تٹکر	صنعت، کان (Mining) سیاحت، پھل پیداوار، اسپورٹس اینڈ یوتھ ویلفیئر، پروٹوکول، اطلاعات ورابطہ عامہ	منترالیہ مین بلڈنگ، گراؤنڈ فلور، روم نمبر 2	رائے گڑھ

حوالہ جات: www.maharashtra.gov.in :

सत्यमेव जयते
महाराष्ट्र शासन

لوک راجیہ

مستند اور صحیح معلومات

ملک میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والا ماہنامہ

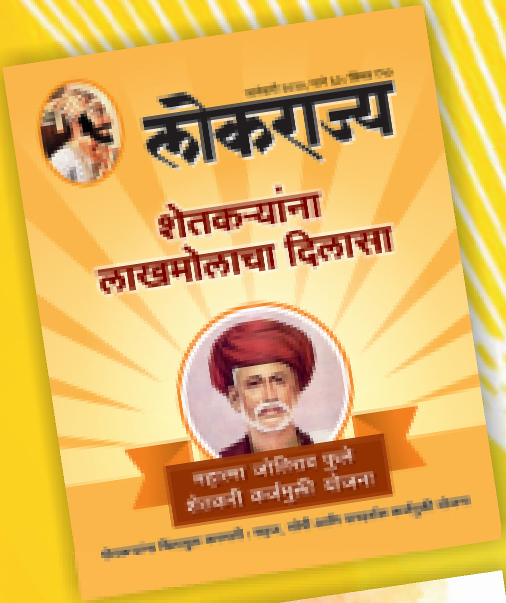

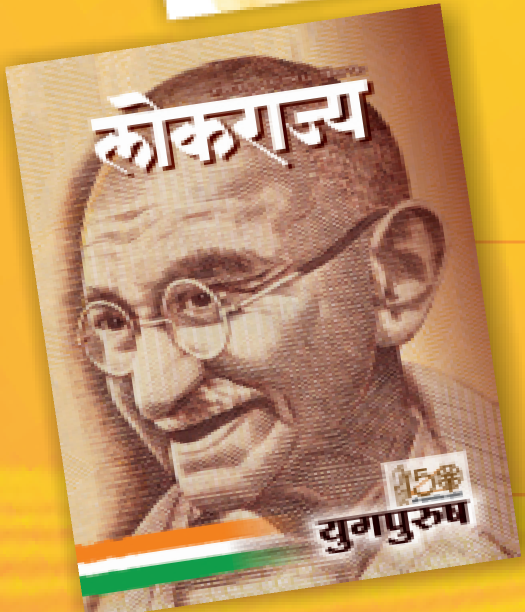

اے بی سی نے ثبت کی مستند مہر

لوک راجیہ (مراٹھی)

6,29,792

ویشا (ملیالم)
3,40,980

انن داتا (تیلگو)
3,43,366

ملیالم منورما
2,41,193

گرہ لکشمی (ہندی)
3,04,203

محکمہ اعلانات و رابطہ عامہ، مہاراشٹر سرکار

RNI NO. MAHURD/2007/22846
Postal Registration No. MCS/213/2020-22, Date of Publication : 20th of every Month
Posted at Mumbai Patrika Channel Sorting Office On 21th Of every month.

LOKRAJYA
Urdu Monthly
FEBRUARY - 2020
Pages 52

محکمہ اطلاعات ورابطہ عامہ حکومت مہاراشٹر

Visit: www.mahanews.gov.in | Follow Us: /MahaDGIPR | Like Us: /MahaDGIPR | Subscribe Us /MaharashtraDGIPR

Lokrajya O.I.G.S

لوک راجیہ

To

From
Anil Aloorkar
(Deputy Director, Publications)
Directorate General of Information and Public Relations,
Lokrajya Shakha
Thackercy House, 2nd floor, Mumbai Port Trust House,
ShoorjiVallabh Bhai Marg,Ballard Estate, Mumbai, 400001

On behalf of the Government of Maharashtra, Monthly Urdu Lokrajya
Printed at : TACO Visions Pvt. Ltd. 38, A&B, Govt. Industrial Estate,
Charkop, Kandivali. (W) MUMBAI - 400 067
and Published from the Office of the Directorate General of Information
and Public Relations, Mantralaya, Mumbai - 400 032,
Printer and Publisher Anil Aloorkar.
Director General of Information and Public Relations,
Chief Editor - Dilip Pandharpatte